ناول

انارکلی

ایک عجیب تاریخی فسانہ

جس میں

شمس النسا یعنی انارکلی اور شہزادہ سلیم یعنی شہنشاہ جہانگیر

کے عشق کا حال ایک دلکش پیرایہ میں مندرج ہے

مصنفہٗ

خاکسار محمد الدین فوق

مصنف

کام خانہ بربادی - ناصح مشفق - غریب الدیار - غم نصیب سٹوڈنٹس

رام کہانی - حرف مطالب وغیرہ وغیرہ

جسیں کو

حکیم رام کشن مالک کتب خانہ تجارتی و کارخانہ جڑی

بوٹی لوہاری دروازہ کٹڑہ تارکشاں لاہور نے

سنہ ۱۹۱۴ء میں

صرف زرکثیر پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں طبع کرایا

نایاب کتب

طب متعلقہ عدالت - یہ رسالہ اہل پیشہ طب اور ڈاکٹروں کے لئے جان ہے مگر پولیس اور وکیلوں اور حاکم وقت کا بادی گارڈ ہے - اس میں نہایت عمدہ اور قابل قدر مضمون درج ہیں - چند مضمون کی ناظرین کے پیش نظر ہے - ڈاکٹروں حکیموں کو گواہی کس طرح دینی چاہیئے - شناخت عمر بحالت حیات و بعد مرگ - شناخت جنسیت و پیشہ بعد مرگ - خضاب شدہ بالوں کی شناخت - بجلی اور بندوق کی روشنی میں آدمی کی شناخت - ضرب و اقسام - و بیان و تشریح و شناخت خودکشی - جلے ہوئے کی پہچان - شناخت موت معہ علامات شناخت موت لاحق - شناخت پھانسی دئے کی - پانی میں لاش کا رہنا - اور غرق شدہ کی شناخت - وباہ کا بیان - دوا کی شناخت - غرضیکہ اس میں صدہا ترکیبیں درج ہیں - یہ ایک بڑا بھاری مجموعہ ہے - قیمت صرف (۱۲/)

مجموعہ لوازمات - اس قابل قدر کتاب میں مربے - حلوے - آچار - چٹنیاں - اور ریتے اور جاہیں بنانے کی نہایت نفیس خوش ذائقہ ترکیبیں درج کی گئی ہیں - قیمت (۸/)

ربڑ سٹیمپ میکر - اس کتاب میں ہر ایک طرح کی ربڑ کی مہریں بنانیکا طریقہ تشریح و بنانے کے تمام قاعدہ وغیرہ درج ہیں - قیمت (۵/)

آئینہ حکمت معروف رسالہ فصد

یہ رسالہ بو علی سینا جیسے مشہور و معروف فاضل کی اعلیٰ تصنیف ہے - اردو خواں پبلک اس زبردست مصنف کی قیمتی تصنیف حیات انسان سے بالکل بے بہرہ تھی جسنے نہایت کوشش کے ساتھ اس کا ترجمہ اردو سلیس زبان میں شائع کیا ہے جس سے ایک معمولی آدمی بھی فصد کے معاملات اور ضرورتوں سے واقف ہو سکتا ہے - اس کے ساتھ دو رسالہ اور بھی ہیں - ایک میں صدہا مجرب نسخہ - دوسرے میں ہر ایک کا مجرب علاج لکھا گیا ہے - قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے صرف (۲/)

حکیم رام کشن مالک کتبخانہ پنجابی لوہاری دروازہ لاہور

دیباچہ طبع ششم

قدردانوں نے جو بخشا ہے اسے احسن تقبل
فوق اب اس کی شکرگزاری کے لئے حاضر ہے

اس کس مپرسی کے زمانہ میں جبکہ اکثر اہل تصنیف و تالیف کو پبلک
دانی کا رونا درپیش ہے یہ بات پبلک کے خادم نیاز مند فوق کے
کچھ کم باعث فخر نہیں ہے کہ اس کی ناچیز کتاب مالاد گل اب چھٹی
پیرایہ طبع سے آراستہ ہو کر قدردان پبلک کے قدرشناس ہاتھوں تک
ہے اس ایڈیشن میں بہ نسبت پہلے دوسرے اور چوتھے
ں کے کئی نئے باب بڑھائے گئے ہیں

ل سنہ ۱۹۰۳ء

خاکپائے اہل ذوق

محمد الدین فوق مالک اخبار کشمیری

اصحاب ناول

اکبر . . . .

سلیم . . . .

خان خاناں . . . . . .

ابوالفضل . . . .

فیضی . . . . فرشتہ [illegible]

ٹوڈرمل . . . . نادرہ [illegible]

[illegible] . . . .

ابوالفتح . . . . زعفران

سپاہی . . . . [illegible] وغیرہ وغیرہ

ابواب ناول

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱	[illegible]	۳	۱۱	[illegible]	۹۹
۲	[illegible]	۱۲	۱۲	محرم محبت کی دلداری	۱۱۱
۳	[illegible]	۱۹	۱۳	[illegible] . .	۱۲۱
۴	[illegible]	۲۸	۱۴	اضطراب	۱۳۴
۵	[illegible]	۳۱	۱۵	[illegible]	۱۴۸
۶	[illegible] . .	۴۵	۱۶	[illegible] . . .	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]	۱۷	[illegible]	
۸	[illegible]	[illegible]			[illegible]
۹	[illegible] . .	[illegible]		[illegible]	
۱۰	[illegible]	[illegible]		[illegible]	

سرکشی ۱۹۹
- 7 DEC 1372
URDU STACKS

ناول نگاری

پہلا باب

سیر بوستان و حادثۂ گلستان

چلا ہے پیر گلستاں کو ذوق نغمہ سرکچھ ایسے
لیے نہ ہوں دام و دانہ کہیں
اللہ اکبر ۔ میرا سلیم اسلوب فرخندہ
قدم شب قلم تاریخی مسافت کی تین سو
برس کی راہ سرعت سے طے کرکے اکبری
دو قبات کی اس پُر خطر منزل پر جہاں شعلہ
میں ہمارے ناول کا یہ وعدہ بکرے قیامت خیز
تاریخی واقعہ وقوع میں آیا تھا ایسے وقت داوس
میں پہنچا کہ ابھی تک تمازت شمس سے پانی
صبح کا ٹھنڈا لپٹا وقت ہے عشاق کی نادر سی سیاں
مخلوق یعنی ہر دو ان خوش الحان خوش آواز بلبلیں
میں خالق مطلق کی تسبیح و تہلیل میں مشغول
ہیں ۔ اور ۔ ابھی اپنی دلربا ضرب سے
چوٹ کھائے ہوئے پھولوں میں رنگینی اور
[illegible]
[illegible]

آتش شب برات جو لطف دیا ہار ہوئی
[illegible] نکھرا ہوئی —
نیستے ہیں کہ لطیفہ حقیقی قدرت کا تماشا دیکھ دیکھ
کر غنچہ مسکرا رہے ہیں نرگس ہے کہ اسی طرح
کیطرح آنکھیں لڑا رہی ہے سنبل ہے کہ
تلف میں حسن کی طرح بل کھا رہا ہے۔
غرض کہ شگفتگی و سرسبزی نئے نئے رنگ کی
کرشمہ سازیوں سے اہل نظر کو محویت سے
عالم میں اپنی اپنی طرف کھینچے لیتی ہیں جہاں
قدم اٹھانا دشوار ہے
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست صبح
کا دلفریب وقت ہے نہایت بہار اپنی
چلبلی سی عروس باغ کو عروسانہ لباس پہنا کر
دلہن بنا رہی ہے اور حسینانہ دل کے ابھار
میں دلفریب نگاہوں سے کام لے رہی ہے
ایسے دلفریب وقت میں جب کوئی
رنگین مزاج و محبت کے جذبات بھر
ولولوں اور اپنے حوصلوں کو دل میں
لیے ہوئے [illegible]
[illegible] چہروں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

صبح کا وہ سہانا وقت ہے۔ خزاں کی پامالی
سے بچے ہوئے درخت نسیم صبح کی آبیاری سے خوش
ہیں تر و تازگی و نضارت کا نزول ہو رہا ہے
... تیزی سے نظر فریب و دلکشا
بنا ہے ... صحبت کا عجائب ہے کہ
پھولوں کی ایک ایک پنکھڑی سحر کی رنگینی سے
... آراستہ ہے اور سبزہ خود رو ...
... کسی سبزہ رو کا دھانی دوپٹہ ہو رہا ہے۔
صبح کا دلکش وقت ہے۔ ایک حسین و جمیل
بھولی بھالی دوشیزہ لڑکی جس کا دلربا و زیبا
حسین چہرہ ایک خاص انداز رکھتا ہے
... کا ہلکا ہلکا پھیلا رہا ہے ... اختیاری
... چہرے کی ... سبزی شعاعیں پھیلا رہی
... گل پھول ... کان ... رہی ہے
اور ... ہوئی ... کو ... ہوئی
اس ... دو ... جاتی ہیں
... یا ...
صبح کا ... آفتاب
عالم تاب ... کی ...
... کو ... رہا ہے ... اور وہ ...
... ادھر ...
... کا ... ایک گلدستہ
... میں بار بار ... رہا ہے

مگر جھجک اور سہم کر پھر اس قدر کھینچ لیتی
ہے اور اپنے قصد میں کس طرح کامیاب
نہیں ہونے پاتی یہ کیوں یہ اس سبب سے
کہ جب وہ گل پیرہن اپنی نازک
اور رنگین انگلیاں گل کی پتیوں تک پہنچا
کر کے لیجاتی ہے تو پھر نہیں معلوم اسکا دل کیا
دل اسکے کانٹوں سے چبھتے ہیں ایسے کرن
نشتر پھونک دیتا ہے کہ وہ دونوں ہاتھ
اپنا ہٹا کر تھام لیتی ہے اور یہ پرورد ...
اپنے ... ارادے سے باز رہتی ہے

پھول ... گلچیں
دیکھتا ... سے

اس ... کے بڑے
آئین سے ابھی صرف چودہ برس ہی ...
میں ... رکھا ہے جسکے حسن ...
کو ... دیکھنے والے دونوں ...
... خدا کے ... میں یہ دعا
فرماتے ہیں اور ... والے حضور ...
آمین ... ہیں ... امیر مینائی

باقی ... میں کوئی ... ہو رہے
... برس ... ہے
... ہی ... کیا
اور ... صلح ... کی
عمر ... اس وقت ۲۳ سال کی ہوئی

ہے غیرت سے اسکا حسن بازغہ بھی آفتاب محشر کیسی طرح کم نہیں۔ بلکہ آفتاب میں آتش پیکا لدیا یا شعلہ جوالہ سا ہے لیکن نازک خیالان ذوی ذیوکالا ہیچ ازنا اس سراپا تجلے سراپا ناکشفے میں اس کی نگسا کو باعتبار ندی سکے رہ ظلمات ورا ورا صراط سے اس کی زلف پرخم کو باعتبار حد تری درسائی خضر طول اہل شب اخیر شب معراج غیب سرمہ۔ شب یلدا عالم بے انتہا رشتہ عمر ابد مطول ہے۔ اس کی چین مبین کو باعتبار نور افگنی کے آفتاب محشر ماہتاب ۔۔ تہم صبح ظہور مشتری زہرہ۔ صبح محشر صبح زلوح صادق سے اسکے ابرو کو باعتبار اس کی دلکشی کے طغرا۔ نون۔ قوس قزح ہلال تیغ تیج یا نون یا نون۔ کان بیہ بال نہار سے اس کی مژگان کو باعتبار اس کی نازکی نگہی کے خنجر۔ تیغ ناوک خدنگ سناں نوج شکر سے اس کی سوان ناک کو باعتبار اس کی دلکشی کے الف۔ گل بہ تیار۔ گل انار شمع حرم کی لو سے اس کے رخسار لالہ زار کو با۔۔۔ ۔۔۔ سے بال۔۔۔ ۔۔۔ ابر لال سحر۔۔۔ بہشت کی خورشید۔ نور دو ۔۔۔ ابراہیم ۔۔۔ اس کے دہن تنگ کو باعتبار کمی تنگی کے ذرہ قطرہ صبا نقطہ جیم۔ میم ماہ سفر عدم چشم سوزن۔ صدف۔ صورت سے اسکے ہونٹ لب کو باعتبار اس کی سرخی رنجان کے مرجان یاقوت رمانی لعل کانی۔ عقیق یمنی شہد غنچہ گل قند مکرر۔ لعل منقار تعل شکر پارہ نبات مصری کی ڈلی لال نایاب سے اس کے ذقن کو باعتبار اس کے عمق کے چاہ حیات۔ زمزم چاہ یوسف چاہ بابل قطرہ آب حیات سہیل۔ شیب۔ سفالو سے اس کے گلو دلبر کو باعتبار صراحی دار ہونے کے دستہ بلور تعقد نور صبح بیاض ذرہ۔ مینار کعبہ صفحہ آئینہ سے اسکے کان کو باعتبار نورد ہی کے ذرہ کمی سیدہ اسپی اس کے بازو ۔۔۔ کو باعتبار اسکی خوبروئی کے ماہی دریا شمع نور شعلہ طور سے اسکی کلائی کو باعتبار نزاکت کے تنا شاخ بلور نہال کافور سے اس کے اس کے کف دست و اسکی فرش و ۔۔۔ کی شکل بیشیم سے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو باعتبار اس کی نازکی کے شمع کافوری شاخ گل سے اس کے سینہ بے کینہ کو باعتبار اس کی فراخی کے ۔۔۔ کے تختہ عاج کا قالب آئینہ آرا

خاتہ تختہ بلور میدان نور رعنہ برہ آئینہ گلشن
سفیدہ سحر [illegible] گلشن حسن [illegible] تشبیہ [illegible]
پڑجاتی ہے پھر یہ کیا اچھا ہو۔ ناسخ
دوالی سے تجلی نگاہ جاناں [illegible]
ان دونوں سینہ ہمارا طور سینہ ہو گیا
ایسے شکل کو باعتبار صفائی و دلربائی کے
چشمہ موج چشمہ حیوان۔ موج سمندر۔ صفحہ
قرطاس۔ تختہ آئینہ۔ تختہ قائم۔ تختہ بلور۔ تختہ
الماس تختہ کافور۔ میدان حسن۔ صبح قیامت
بھی [illegible] کو باعتبار اسکے سپیدی کے [illegible]
ورطہ۔ ورطہ بحر حسن۔ گرداب بلا۔ روشن
باغ حکمت۔ چاہ زمزم۔ چشمہ زمزم۔ کاسہ [illegible]
اس کی کمر کو باعتبار اس کی نزاکت [illegible]
بیت [illegible] رگ گل۔ رگ جان۔ رگ [illegible]
تار نظر۔ تار [illegible]۔ عنقا۔ ہما [illegible]
[illegible] ہے۔ ناسخ
اس قدر پتلی کمر ہے اس پری رخسار کی
[illegible] میں [illegible] کی
اس کے آنے کا حال معلوم نہیں۔
حباب آرا [illegible] گردن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

متصل طور سے اسکی تعلق پاکر باعتبار
اس کی فتنہ افزائی کے قیامت خیز بھی اکثر
لکھا ہے [illegible] فتنہ افزائی سے اس
اس کی ناف کو باعتبار اس کی صفائی کے بھی
سے میدان حشر حسن۔ ارم۔ آئینہ [illegible] سے
[illegible] یہ کہ اسکی آفت افزائی [illegible]
[illegible] سرو شمشاد۔ صنوبر۔ طوبی۔ ستون
کعبہ۔ نہال طور [illegible] ناز [illegible]
[illegible] نخل طور شاخ۔ نخل ارم
شمع کافوری۔ الف [illegible] تشبیہ
دیتے ہیں۔
پیارے ناظرین۔ الغرض آپ ہمارے
ذوق الذکر استعارات تشبیہات کو [illegible]
شاعروں کا مبالغہ [illegible]
[illegible] جمال منتہی خصال خاتون بلا
[illegible] ایسی ہی تھی۔ اگر میرا کہا باور نہ ہو
تو اس وقت اس باغیچہ کے گل [illegible] ہی کی
کیفیت ملاحظہ فرمالیجئے۔ اگر اب بھی
آپ نہ مانیں تو آپ کو اختیار ہے
ذوق سے
[illegible] غیروں کے واسطے [illegible] لیتے ہیں
[illegible] علی [illegible] میں
[illegible]
[illegible] جمال [illegible] کمال

خاتون: نادرہ کیا کر رہی ہو کچھ بھی [illegible]
یا ناحق ہی یونہی ماری ماری پھرتی ہو۔
نادرہ: (دو تین برس کی لڑکی کا نام) [illegible] باغ
میں آئی تھی۔ اماں جان اس وقت
ایک گلدستہ بناتی ہوں مگر دل اندر ہی اندر
بیٹھا جاتا ہے۔ آج تو یہ کیفیت کسی طرح
سنبھلتا ہی نہیں۔ دیکھو تو بجھا جاتا [illegible]
ہوتا ہے۔
خاتون: یہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] آج تو [illegible]
ایسی ہی [illegible] معلوم ہوتی ہے
اور کچھ بیٹھا جاتا ہے اور دل بھی معلوم
ہوتا ہے کہیں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
رہی ہے کچھ ایسی ایسی بد [illegible] خیال [illegible]
میں کہ دل کانپ کر رہ جاتا ہے۔ [illegible]
آ جاتا ہے۔ تم [illegible]
ایا کہیں باہر جاؤ [illegible]
[illegible] ہو سکے یا اور [illegible]
منگوانا [illegible]
ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کیسی جب [illegible] تو [illegible]
کہ [illegible] آیا [illegible] بھی [illegible]
[illegible] نہ تھا اور نہ چلنا [illegible]
[illegible] کے چارہ ہی کیا تھا
تمہارے ابا کو چائے کی ایسی عادت پڑ گئی
[illegible]
ہی نہیں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نہیں آتا
[illegible] تو
[illegible]
[illegible] ہی نہیں آتی۔
[illegible] عادت [illegible]
[illegible] نیند [illegible] اور
[illegible]
نیند [illegible] عادت انسان کی دوسری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمہارے ابا واپس نہ آئے دن تو بہت چڑھ گیا ہے
دیکھنا چاہیے کتنی دیر میں وہ واپس آتا ہے

نادرہ۔ میری اچھی اماں۔ یہ آج صبح ہی
ابا جان کہاں گئے ہیں وہ تو اتنا سویرے
ماشاءاللہ سویرے کہیں نہیں جاتے ہیں۔ آج
ایسی کیا مجبوری تھی۔

والدہ۔ بیٹی کچھ ایسی ہی ضرورت ہے
جو آج تمہارے ابا مرزا حیدر علی سے ملنے
کو اتنا سویرے سے گئے ہیں۔

نادرہ۔ ۔۔ ایسی کونسی ضرورت ابھی صبح
اسقدر بے چینی تھی۔ کیا چچا جان کی خیریت
دریافت کرنے نہیں گئے۔

والدہ۔ کل دو چار دن سے کچھ ایسے متوحش ہو کے
نظر آ رہے ہیں کہ دل بے قابو ہو گیا ہے۔
آخر گھبرا کر تمہارے چچا کی خیریت دریافت کرنے
گئے ہیں۔ کیونکہ تمہارے چچا کی طبیعت
نصیب دشمنان کچھ ناساز تھی۔

نادرہ۔ یا اللہ میرے چچا جان اچھے ہوں اور
میرے ابا خیریت کی خبر لائیں۔

والدہ۔ بیٹی خدا کرے۔ آج صبح ہی سے
میری بائیں آنکھ بے طرح پھڑک رہی
ہے اس گھڑی کا پھیر کتنے مجھے کبھی راس
نہیں آتا۔

نادرہ۔ اماں جان یوں تو خدا کی مرضی
میں کسی کا چارہ ہی نہیں ہے۔ مگر آپ
متردد نہ ہوں خدا چاہے اچھی ہی خبر ملیگی۔

والدہ۔ دیکھو بیٹی تمہارے ابا آگئے ہیں
خدا کرے مرزا اچھی ہی خبر سنائیں۔

نادرہ۔ یا اللہ میرے چچا جان کی خیر سنا میں تیرا شکرانہ
چڑھاؤنگی اور خدا کی منت بھی کرونگی طاق بھی بھرونگی

والدہ۔ بیٹی تیرے منہ میں گھی شکر خدا ایسا ہی
کرے۔ بیٹی سینے سے فرزند کو کس طرح پالا
اور پرورش کیا ہے وہ مجھے تجھ سے بھی زیادہ عزیز
ہے تو اگر لاکھیں تم سب سرسبز رہو جانی۔ یا اللہ میرا
سرفراز اچھا اور خیریت سے ہو۔

نادرہ۔ میں اسکا مطلب نہیں سمجھی۔ کہ
ابا جان مرزا حیدر علی صاحب کے گھر چچا جان
کی خیریت دریافت کرنے کیوں گئے۔ کیا
خدانخواستہ ابا جان اور چچا جان میں کچھ شکر
رنجی تو نہیں ہو گئی۔ ابھی تو چند روز ہی ہوا
کہ چچا جان کا خط آیا تھا کہ بیماری سے مگر نہ
نجات نہیں ہی۔ پھر مرزا صاحب کے یہاں
جانیکی ضرورت ہی کیا تھی۔ سو اللہ علم
یہ کیا معما ہے

والدہ۔ بیٹی ان لکھا ادھر ان بن کیوں
اور کس بات پر ہونے لگا۔ بات تو یہ ہے۔ کہ
تمہارا چچا جانتا ہے کہ خوش قسمت و
خوش نصیب ہیں جنکی عزیز صحبت
ایسا عزیز بھرا رہتا ہے اور ہمارا پھیرنا
بھائی بھائی کو خدا نخواستہ اپنے نفس کا غم

سے رخصت فرمایا۔ ورنہ آجکل کے بھائی تو یوسف علیہ السلام کے سے بھائیوں کو بھی تعریف جھٹلواتے ہیں ایسا ہی تمہارا چچا بھی مقدر کا دھنی ہے کہ جسنے غیب سے ایسا مہربان شفیق بھائی ملا جو باپ سے بھی زیادہ پیار لاڈ شفقت و محبت کرتا ہے بھلا پھر خدانخواستہ نہیں تو نمک نگوڑی سی اپنا منحوس منہ کیونکر دکھا سکتی ہے

نادرہ۔ اماں پھر مرزا صاحب کے یہاں ابا کیوں خیریت پوچھنے گئے کیا چچا جان سے بذریعہ خط وکتابت یہ بات ناممکن یا محال تھی مجھے تو تعجب ہے۔ کہ مرزا صاحب کو چچا صاحب کی خیریت معلوم ہو اور اباجان کو نہ معلوم ہو یہ بالکل انہونی بات ہوئی بات معلوم ہوتی ہے کیا چچا جان کو مرزا صاحب میرے اباجان سے زیادہ عزیز ہیں۔

والدہ بیٹی ابھی تم تمام خدا بالکل بچہ ہو ابھی تمہیں اتنی سمجھ کہاں۔ جو تم ان معاملات کی تہ کو پہنچ جاؤ۔ خدا رکھے اس کے لئے عمر باید۔ جان من بات یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا بھائی دوسرا نثار علی ان دونوں اکبر آباد سے بھائی دوسرا شاید آیا ہے۔ انہیں اور تمہارے چچا میں ایسی دوستی ہے جیسے دانت کاٹی روٹی کہتے ہیں۔ پس اسکا لئے تمہارے اباجان مرزا صاحب کے یہاں گئے ہیں۔ کہ اگر مرزا نثار علی آگیا۔ تو اس سے مفصل حالات معلوم ہو جائیں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نثار علی آگیا ہے ورنہ اتنی دیر تمہارے ابا وہاں ہرگز نہ ٹھہرتے بلکہ واپس چلے آتے اور اب تک آگئے ہوتے چونکہ اکبر آباد میں تمہارے چچا اور مرزا نثار علی ہمسایہ ہیں۔ ان کا مکان سے مکان ملا ہوا ہے اور شاید تمہارے چچا نے بھی یہ لکھا ہے کہ مرزا نثار علی سے میرے مفصل حالات معلوم ہونگے اسلئے تمہارے اباجان کو مرزا صاحب کے یہاں جانا اور مرزا نثار علی سے کچا چٹھا معلوم کرنا ضروری ہوا۔ وہ تو ضرور ہیں صبح ان کی جستجو میں گئے ہیں۔ خدا خیر کرے اچھی خبر لائیں۔ مگر دل کی کیفیت بالکل تابو سے نکلا جاتا ہے۔ خدا ہی خیر کرے

نادرہ۔ خدا کرے مرزا نثار علی آ گئے ہوں۔ اور مژدہ خیریت لائے ہوں۔

والدہ۔ آمین خدا ایسا ہی کرے

نادرہ۔ دیکھئے والدہ کو تو دیکھکر [illegible] وہ اباجان آگئے ہیں۔ [illegible] اور کسی قدر رنجیدہ سے آ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں کیوں اشکبار ہیں۔ کیوں ابا آپ کیوں ایسے [illegible]

خاتون - میں ناورہ کے ابا خیریت تو ہے
ہائے ہائے آج صبح ہی سے میری بائیں آنکھ
کمبخت بے طرح پھڑک رہی ہے اور ماتھا
ٹھنک رہا تھا دل نگوڑا خود بخود گھبرا رہا تھا
جی بستہ ہوا جاتا تھا۔ پایا یہ آتا تھا کہ آج کچھ نہ کچھ
جھگڑا ضرور پیدا ہوگا اور کوئی نہ کوئی آفت
لا محالہ اپنا منحوس منہ دکھائیگی - کہو تو سرفراز
خیریت سے تو ہے اور میرے نوجوان دیور
اور میرے عزیز بھائی اور میرے عزیز بانکے چھوٹے اور
جگر گوشے کے پاس سرفراز خدا تجھے سلامت
رکھے اور تو جہاں رہے پھولتا پھلتا رہے
اللہ کہو کہو جلد کہو۔ میرا پیارا سرفراز اچھا
تو ہے ورنہ کلیجہ الٹا کر اور دل پھٹ کر
منہ کو آ جائیگا۔

(اعجاز بیگ - دیہ نادرہ کے ابا کا نام ہے)
ہائے ہائے اب کیا کیا۔ میں کمبخت میں بد
نصیب میں واژوں مقدر میں بد قسمت
کہیں کا نہ رہا۔ ہائے ہائے ہائے اس
فلک کینہ ور اور اس چرخ جفا شعار نے کہیں
کا نہ رکھا۔

قیامت ٹوٹ پڑی آسمان پھٹ پڑا فلک ستمگار
نے مجھ سے میرے ٹکڑے کو جدا کیا آہ میری روح
رواں میری جان میرا پیارا میرا دل آرا میرا
عزیز بھائی۔ جو کہ مجھے تمام دنیا میں پیارا
تھا [illegible] نصیب [illegible] نادرہ
تیرا پیارا چچا تجھ سے ہمیشہ کیلئے روٹھ گیا ہائے
میرا بازو ٹوٹ گیا۔ پیارے سرفراز کیا تو نے مجھ
کیلئے منہ پھیر لیا اور کیا تو ہمیشہ کیلئے ہمیں داغ
مفارقت دے گیا ہائے ہائے کیا اب تو قیامت تک
اپنا منہ نہ دکھائیگا اور کیا تو روز حشر تک اپنا منہ
ہمیں نہ دکھائیگا ہائے ہائے ہائے ہائے واویلا

لا کے مدتیں فلک آزار گوارا وہ ستم
ایک تیرے تم مگر وہ جدائی دیتا

نادرہ (نادرہ سسکیاں لیکر اور آنکھوں میں
آنسو بھر کر) ہائے مجھ اکلوتی بھتیجی کا
پیارا چچا کیا ہوا۔ ہائے کاش زمین پھٹ
جاتی اور میں اس میں سما جاتی مگر یہ دن نہ دیکھتی
لئے میرے چچا کے عوض میری جان جاتی
یا اللہ تو مجھے اٹھا لے کہ میرا ننھا سا دل یہ صدمہ
نہیں اٹھا سکتا عجب نہیں کہ میں بھی اس
کی فرقت میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں ہائے فلک کو
یہ کیا کیا ناحق میرے پیارے چچا کو مجھ سے چھین لیا

کون سے دن تیرے عوض زیر رہی
ہمیشہ ظالم تیری مہر و در چھری تیز رہی

فرخندہ بیگم (اصلی نام اعجاز بیگ کی بی بی کا)
یا نادرہ کی والدہ کا ہے جس سے ایسا
نیک خاتون کے نصیب سے یاد کیا ہوئے دو
میرے پیارے دیور [illegible] کی بے وقت
کی موت نے سارا جہان میری آنکھوں میں
اندھیرا کر دیا [illegible] بے وقت کی اچانک میری

خونچکاں ہو اشکبار آنکھ کیوں ہوئے خون نیا دیا
تیرے بیوقت منہ پھیر لینے سے مجھے بیکمال
دندان اور بیگانہ رخسار نظر آتا ہے تیرے
بیوقت کے اٹھ جانے سے میرا دل تو مردہ
مثل سنبل اور ریحان سیج پیچ و تاب کھاتا ہے
آہ میرے پیارے دلدار میں نے تجھے بگولہ
کی طرح پالا تھا۔ یہ تو نے مجھ سے کیسی
بے وفائی اور کیسی بے اعتنائی کی مجھکو تو
تجھ سے ہرگز یہ امید نہ تھی۔ آہ میرے بیٹے
میرے دل کے ٹکڑے تو نے بھی مجھ سے
اس طرح یک بیک منہ پھیر لیا سچ ہے
پیارے سچ ہے۔ آتش

رفیق حال میرے وقت پر نہیں کوئی
شریک جنگ میں شمشیر کا نیام نہیں

اٹھا رہی۔ میرے قوت بازو میرے بڑھاپے
کے ساتھی میرے باغ درخت کے شریک
میرے جانی نادرہ کے عزیز بھائی میں
تجھے کہاں ڈھونڈوں کہاں تلاش کروں
میرے یوسف ثانی تو ست ے کسی ایسا
کنوئیں میں بصورت ناشاد و نامراد
گرا کہ اب کہاں پاؤنگا۔ تیری مفارقت
میں روتے روتے آنکھوں کو دیدہ یعقوب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کو میرے کہ اس صدمہ اور درد و ایذا
سے نجات ہو جاتی مگر نہیں میں کیا
سینہ کوبی کروں میرے لئے یہی تو آخر
دن ہی ہے اور تیرے ایسا ذوق
کریں جدائی کا اس کس سے غم ہم آ ذوق
کہ ہونیوالے ہیں ہم سے عنقریب جدا
نادرہ سے آنسو پونچھ لیں میری بیٹی
بس رونا تو زندگی بھر ہے اسوقت تو ذرا
صبر تو چاہئے پر دھرو اور صبر کرو کیونکہ اللہ ہمیشہ
صبر والوں کے ساتھ ہے یا اللہ میری بچی کو صبر
جمیل عطا کر دے ورنہ اسکا ننھا سا معصوم
کلیجہ دہل جائیگا اور یہ سہم کر بیمار پڑ جائیگی
نادرہ۔ کہے ہیں پیارے چچا میں نہیں کیا
اور کسطرح ڈھونڈتی پھروں۔ آہ
اے ظالم اجل جیسا تو نے میرے ناشاد و پور
کو مجھ سے جدا کیا ویسا ہی اجر تو خدا سے پائے
اور تیری بھی آگے اسکے الٹا کرے تیری بھی کامیاب دیکھے
تو مراد اپنی نہ پائے خدا کرے

فرخندہ بیگم۔ آہ آہ میرے جگر کے بچے دلبر
تیری کیسی پیاری دلکش باتیں تیری دل لبھانیوالی حرکتیں
جب فرخندہ پراگندہ کو یاد آتی ہیں تو جی پر قیامت
اور پھر کیا اجل بھی چل بسا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی ٹوٹ گئی۔

اعجاز بیگم۔ اُسے اب صبر سے چارہ اور شکر کے سوا یارا ہی کیا ہے حیف اے فیروز تم تو سدھ اتنی

برسات نحیف ہو مردی گرتے چلے

نگاہ تم ہوئے ندوں کو دیکھا نہ کاٹ

فرخندہ بیگم۔ ہائے اسے میرے تو ہوش اس موت کی خبر کے سنتے ہی اُڑ گئے اتنا بھی ہوش نہ رہا کہیں ہاتھنی اس مرحوم کی کچھ روداد کیفیت بھی پوچھتی اس حال اس سانحہ جگر دوز کی کچھ روداد کیفیت سے۔ کہ تجہیز و تکفین کیونکر ہوئی کس نے کی اور اس دلدوز سانحہ کو کے دن ہوئے موت کمبخت کیونکر ہوئی۔

اعجاز بیگم۔ ہائے اور کیفیت کیا پوچھتی ہو۔ ہرسٹے والا مر گیا۔ نگہمیں دم ملاقات زندگی بھر کے لئے دشت گیا۔ بس اب اسکے حق میں یہی دعا اور صبر کرو۔ کہ وہ غفور الرحیم اس کی مغفرت اور اسے غریق رحمت کرے۔ تجہیز و تکفین اچھی طرح ہو لی البتہ یہی تو یہ حسرت ہے۔ کہ آخری دیدار نصیب نہ ہوا ہے۔ ا سے گردلیا دل سے تاق۔

ہم کمپنی پر کیا ہمدردی بیمار سلگتا تھا

... پاس تھا تو ... تھا

فرخندہ بیگم۔ ہم تم نے پیٹے تو ... ہی ... بیمار کی ... میں

خود بھی نہ اس کے پاس پہنچ سکی ہوتی ہائے مرتے وقت بھی اس مرحوم کی دید نہ میسر ہوئی نا اُس کے یہ نقولہ تو مجھے تازیست سگیات سرو

دل کے دل ہی میں ارمان رہے دل کے

پھوٹنے پائے نہ افسوس پھپھولے دل کے

اعجاز بیگم۔ حالت نازک ہے کیا کچھ دیر لگتی ہے اور یوں ہی تو پہلے ہی ہے۔ نازک اندام نحیف و مضمحل تھا بیماری کمبخت نے اور بھی رہا سہا خون چوس لیا ہوگا پھر کیا تھا موت ظالم کا داؤں چل گیا

نادرہ۔ حیف میرے چچا اب میں قسمت جلی کسے چچا کہکر پکاروں گی۔ اُف اُف کلیجہ منہ کو آتا جاتا ہے اور دل خون ہو کر آنکھوں سے بہا جاتا ہے۔

اعجاز۔ چلو بیٹی مکان کے اندر چلیں اس وقت یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ گو مکان کی چار دیواری کاٹے کھاتی ہے در و دیوار سے وحشت برس رہی ہے دل امنڈا آتا ہے۔ جگر شق ہوا جاتا ہے مگر اسوقت اندر چلنا ہی مناسب ہے کیونکہ اگر لوگوں کو خبر لگ جائیگی تو پھر ناحق سے لوگوں کا تانتا لگ جائے گا۔

اعجاز بیگم کے ایما و اشارے سے یہ دونوں ماں بیٹی سیاپا کرتی گھر میں گئیں۔ اس مکان کا احاطہ

اتنا بڑا اور وسیع تھا کہ اسمیں ایک
چھوٹے سے باغیچہ کے علاوہ پانچ سات
اور گھر بھی بنے اور آباد تھے اعجاز بیگ کا
مکان اور باغیچہ ان گھروں سے کسیقدر فاصلہ
پر تھا۔ یہاں وجہ ہے کہ رونے پیٹنے اور آہ و بکا
کی آواز ابھی تک اسی مکان تک محدود تھی
اس لئے کسی اور کو اس حادثہ کی خبر نہ ہو پائی۔
پہلے غم سے مضطر عورتیں زنانخانہ میں آکر ماتم عظیم سے
قیامت برپا کرنے لگیں۔ آخر تیکھے بین و بکا کی آواز
نے مکان سے نکلکر احاطہ کی اور اور عورتوں
کا دل دہلایا۔ یہ وہ درد انگیز بین اور
قیامت خیز نالے تھیں جنکو سنکر اور ...
کی وجہ معلوم کر کے تمام گریاں و دل بریاں ان کے
شریک حال و شریک ملال ہوئیں۔

بیچارا اعجاز بیگ مغموم مردانے مکان میں
بیٹھا ہوا ہے۔ آنسو بہا رہا ہے۔ کہ تھوڑی دیر
بعد وہاں بھی یہی حسرت انگیز و اثر خیز
منظر نظر آنے لگا۔

دوسرا باب

سیر و شکار

چلا آج جو تو سیر و شکار کو مضطر
کرے نہ تیر نظر کا تجھے شکار کوئی

تمام ہونے کو ہے مغل سوار ہو کے
گھوڑے پر سوار ہے۔ سب تخلیہ سے

طوفان نمودار ہے بگولے بلند ہو ہو کر چاروں
چاروں طرف اندھیرا پھیلا رہے ہیں۔ بیچارے مسافر
راہ ہو یقین غبار کے تودوں اور ہوا کے تھپیڑوں
سے بلبلا رہے ہیں گرد میں اکثر کان ناک
کے ساتھ وہ سلوک کیا جو رنگ گل کی ہچکی نسیم سحر
بلبل کے ساتھ یا ملک عاشق کے کمال کے
ساتھ کرتی ہے۔ ہمرد و عزیز البیار اس تند
اور تیز آندھی سے پہلے ہی منزل پہونچ گئے۔ یا
کسی آتیں پناہ گزین ہو گئے وہ گویا بہت ہی اچھے
رہے اور قسمت کے دھنی نکلے مگر پیچھے آتا بیچارے
خوف سے جہاں کھڑے تھے وہیں کانپ رہے تھے لرزاں
کر کانپ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے ع

رسید و بلائے ولے بخیر گذشت

مگر جیہا ہے مصیبت کے مارے
ابھی راہ ہی میں تھے ان بیکسوں کی تو وہ
مٹی پلید ہوئی کہ خدا کی پناہ۔ ہزار رکھا سکتے تھے
ہیں الغرض منکا دینے میں چھپنے میں آنکھیں
تھے میں منہ کو دونوں ہاتھ سے چھپا سکتے ہیں۔ مگر ریت
کے ذرہ اس بلا کے تھے کہ بندوق کی
گولیوں کی طرح آتے تھے اور سیاہی چشم کو
چاندماری بناتے تھے جن سے اکثر آنکھ ناک قربان
ہو جاتے تھے
تمام ہونے کو ہے۔ مگر آفتاب عالمتاب
وقت سے پہلے ہی اس طوفان سے غروب ہو
ہو کر اپنے نور کی چادر پر گرد کی اتھاہ تہ اوپر

نقاب ڈال لی ہے اور اسکی زہرہ شہ چھپنے والی کرنیں
بھی جو ابھی عالم امکان کو بند کئے ہوئے ہیں سہم سہم کر نہاں
سے گوشوں کی طرح سمٹ گئی ہیں تاریکی نے چشم زدن میں
زمین و آسمان پر اپنا قبضہ کر لیا اور کون و مکان میں
سکہ بٹھا دیا اونکے باقی ماندہ حصہ کو بھی شب کا شب
رنگ لباس پہنا کر ظلمت کدہ بنا دیا ۔ طرفتہ
العین میں تمام جہاں تیرہ و تار کا شامت
ظلمت بار ہو گیا ۔ یا اللہ یہ طوفان ہے
یا قیامت کا سامان ہے ۔

شام ہو چکی ہے ۔ ہوا کے تند و تیز جھونکے
اس خاک کو جو ابھی اونٹوں کی لمبی لمبی
قطاروں ہاتھیوں کے زبردست اور چوڑے
چوڑے پاؤں گھوڑوں کے سموں گاڑیوں
چھکڑوں پہیوں کے پہیوں اور کثیر تعداد
انسانوں کی دبی دبی چالوں سے روندی
جا رہی تھی ۔ اڑا اڑا کر آسمان پر پہنچا رہے
جس سے چرخ نیلی فام نیچے ہوئے دل
بادل سے شامیانے کو بالکل چھپے بادل
میں چھپا لیا ۔ اب دیکھنے والوں کو اصلی
آسمان کے نیچے ایک اور آسمان نظر
آنے لگا ۔

شام ہو چکی ہے ۔ لیکن اس قیامت خیز
محشر انگیز طوفان میں نظر بازوں کو کچھ
ایک نظر آ رہے ہیں [illegible]
[illegible]

ان کے شور و غل ہنگامہ دار و گیر اور رفتار سے
زمین دہل جاتی ہے اور پامال ہو ہو کر ہمسایہ ہو چلی
ہے ۔ انکے سپاہیانہ اطوار صاف بتا رہے ہیں کہ یہ
ریگستان میں چلنے والے مسافروں کی طرح سر سے
پاؤں تک خاک آلودہ ہو کر گرد و غبار سے سراپا سیاہ
گزار ہو رہے ہیں ۔ اور زمین کے طبقوں کو چشم کر شمہ کا
اڑا اڑا کر فلک فرسا کر رہے ہیں ۔ یہ سوار و
پیدل و تیر تلوار وغیرہ اور ڈھال بندوق
وغیرہ سے اونچی بیٹھے ہوئے ہیں علاوہ ان کے
شکار کے اور بھی سامان تیار ہیں اور یہ
کل کے کل عزیمت سیر و شکار ہیں ۔

شام ہو چکی ہے اس ظلمت بار آندھی
میں جوان مردوں کو سہم کر تیوالی جو اکثر دلوں
کی صاعقہ بار تلواریں چمک رہی ہیں یہ وہ برق
برق وشیں ہیں جو معرکہ رزم کو اپنی شعلہ
یا برق وشی سے روشن نہیں کرتیں ۔
بلکہ یہ وہ شوخ چنچل تاب وطیع پر کالہ
آتش ہیں کہ جو اپنے عاشق کش حسن کی
چمک دمک سے ان و اعصیاں اس بجلی کی
طرح جو گھٹا ٹوپ اندھیری میں مرتب
التیز ہو کے تابانہ ادھر ادھر پھر رہی ہیں
اور شب کی تاریکیاں آسمان و زمین منور
ہو جاتے ہیں اس غبار سے [illegible]
[illegible]
شام ہو چکی ہے [illegible]

دہلا دینے والی ظلمت بار آندھی میں یہ چمک کیسی ہے کیا ان
ہی تاریکل آسکے نہیں جنہیں اس غبار کی تاریکی
چونکا کر خوفناک سانپ دکھا دکھا کر دہوکا دے رہے ہیں
وہ ان خونخوار تلواروں کی چمک ہے جو نا برق کا
کام دے رہی ہیں۔ اور وہ اور خوبی سے کچھ بھی یہ
کہ ہم قیامت اشتہار دہی کم نہیں بلکہ دشمن کی خرمن ہستی پہ
بجلی کی طرح گرتے اور شہاب ثاقب کی طرح
لوٹتے میں دو چار قدم آگے ہی ہیں غرضکہ
یہ وہ خوفناک سین ہے کہ جہاں متاع ہستی
کو جلاتے اور چمک چمک کر نگاہوں
کو خیرہ کرنے والی برق بھی بار بار تڑپ
کر دلی دہلا رہی ہے۔ اس منظر سے
لطف یا کیفیت کی ہیبت کچھ اور ہی
دلیر سپاہی کے بہی دل سے
پوچھئے۔ کہ جو معرکہ کارزار کے میدانی
ہیبت دہلانے والے معرکوں میں سینہ سپر
ہوا ہو۔ مختصر یہ کہ اسوقت یہ میدان بالکل
میدان گرد و غبار سے پر غبار ہو رہا ہے
جیسے ہوائے تند کی طوفان سے تیز ہی
گویا ابھی تمام ہونے کو ہے۔ اور گو
دن بھی موجود ہے۔ مگر اس باقی دن کو
تاریکی کے قبضہ میں لا کر گویا شامہ
ڈراونی رات کر دیا ہے۔ کیونکہ تاریکی
چہار طرف کالی کالی گھٹاوں کی طرح
چھا رہی تھی۔ اور غبار کے غبار سے ہوا
کے زبردست تھپیڑوں سے تہ و بالا ہو ہو کر بگولی کی
ہوائی زلزلوں کی طرح پھرتے تھے ادھر ادھر مار مار
پھرتے تھے۔ ریگستان کے ذرہ جو اڑ اڑ کر آنکھوں میں
سما گئے تھے وہ آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک کر
ہر ایک کو بار خاطر ہو رہے تھے اسپ صبا رفتار برق
گرد اور بھی گرد و غبار سے نکالنے کے لئے بار
بار کھاتے تھے اور گلے صاف کرتے تھے مگر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

انکی تمام کوششیں رائگاں جاتی ہے۔
آخر رحم خداوندی نے جوش میں آکر اور
ان تمام آفتوں کو سر میدان شکست
فاش دیکر انکا رخ پھیر دیا۔ اب کیا تھا
آندھی سے تند ہوا اور تند سے معمولی ہوا
رہ گئی مگر اسکے ساتھ ہی رعد کی کڑک
بجلی کی چمک اپنا رنگ جمانے لگی اسی
عالم میں ہماری پیش رو دور بین نظر نے شہزادوں
صاحب زادوں۔ درباریوں رؤسا و
عظام و معززین کی جمعیت میں ایک ایسی
رشک مہتاب و مہر دلعزیز صورت دیکھی
جسے دیکھتے ہی بیاختہ منہ سے نکل گیا

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارہ بلندی

یہ وہ پاکیزہ صورت تھی۔ جس کی نورانی
پیشانی سے جاہ و جلال نمایاں صورت
و اقبال عیاں تھے چہرے سے شاہی

رعب و داب ٹپک رہا تھا قیافے سے سطوت و طنطنہ کشور کشائی ظاہر ہو رہا تھا۔

اب ہم آپکو انتظار کی زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتے اور عرض کئے دیتے ہیں کہ یہ سکندر صولت دارا حشمت خاندان چغتائیہ کا ہمایوں قدم میمنت لزوم جمشید حشم وغیرہ اور کشور ہند کا شہنشاہ فلک بارگاہ جلال الدین اکبر ہی جان تھا اور اسکے ہمرکاب یہ جناب علامہ عصر ابوالفضل، فیضی، خانخانان، کوکلتاش وغیرہ وغیرہ حکیم ابو الحسن، حکیم ابو الفتح، بیربل اور راجہ ٹوڈرمل خاص مصاحب

یہی ارکین سلطنت اکبری نورتن سے تشبیہ پا کر رتن التاج سمجھے جاتے تھے۔ اور یہی وہ یکتائے روزگار و یکتائے دیار تھے کہ جنکے علم و فضل کا طوطی قیامت تک شکر فشان عالم رہیگا۔

اس طوفان کی مصیبت و تکلیف جس طرح اکبری نورتن کو پہنچ رہی تھی۔ ویسا ہی شاہ ذیجاہ بھی محسوس فرما رہے تھے کیونکہ آپ کے ناک، کان، منہ وغیرہ بھی خاک سے گوہر غلیظان ہو رہے تھے۔ اسی جھنجلاہٹ و غیض و غضب کی حالت میں شاہ ذیجاہ کی زبان در فشان سے بہت ہی سخت و نالائم کلمات بے ساختہ نکل رہے تھے۔

اب آندھی کچھ کچھ کم ہو چلی تھی۔ اور ہوا معمولی سے کچھ تیز چل رہی تھی۔ لیکن کبھی کبھی ہوا کا تند و تیز جھونکا بھی آجاتا تھا اور بجلی بھی چمک چمک جاتی تھی بادل بھی گرج رہے تھے جس سے انسان حیوان تک سب دہل جاتے تھے۔

شاہ ذیجاہ نے راجہ مان سنگھ کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ابھی راجہ صاحب بہادر یہیں ہمارا ورد کی نسبت آپ ہی ان مصائب کے بانی مبانی و ذمہ وار ہیں اور آپ ہی اس خطا کے خطاوار ہیں۔ یہ سنتے ہی راجہ صاحب کے طائر ہوش پران ہو گئے۔ اور سارے مصائب کے آلام سفر کافور۔ مگر واہ ری جرأت! سنبھل کر وہ معقول جواب عرض کیا۔ کہ جس کا جواب ہی نہیں۔

خداوند نعمت! جب خدام حضور گھر سے روانہ ہوئے تھے تو نہ آندھی تھی نہ طوفان نہ گرد تھی۔ نہ غبار بلکہ مطلع مطلع انوار ہو رہا تھا۔ آسمان کسی کے جوبن کیطرح نکھرا ہوا تھا۔ سورج کسی کے روئے انور کیطرح منور تھا۔ کسے خبر تھی۔ کہ اس صحرائے بیابان جنگل و میدان میں عین واپسی کیوقت ناگہاں یہ آفت خیز طوفان آجائیگا۔ پس اگر ایسا ہوا بھی تو مشیت ایزدی رضائے خداوندی کا اقتضا و تقدیر فرمانا چاہیئے کہ جسمیں کسیکا چارہ ہی نہیں غلام غیب دان

تو تھا ہی نہیں جو حضور انور سے پہلے ہی عرض کر دیتا بھلا غیب کی باتیں کوئی جان سکتا ہے جو طرح جان لیتے خیر کچھ گزشت اب حضور کے سر دوال اکبر کی برکت سے سندھی وغیرہ سب پر فتح و نصرت ہو گئی اور شہید طلبا بھی اب غالباً قریب ہی ہو ۔ انشاء اللہ آپ ہم بہر صورت فتح جاتے ہیں ۔ ظل سبحانی سایہ سلطین فرماتے بھلا یہ تو فرمائیے عجب سا یہ تو ارشاد ہو کہ ان اتفاقیہ آفات سماوی حادث ارضی کا کوئی ذمہ وار ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ۔ ہاں جو کچھ حضور پسند فرماویں ۔ اس پر مجھے سر تسلیم ہی خم کرنا واجب نہیں ۔ نہیں !! فرض کیا ۔ بلکہ عین فرض ہے ۔ جبکہ قضا کا کفارہ ہی نہیں ۔ مگر یہ بھی عرض کر دیتا شاید یہ جہاں پناہ ۔ خدا کی مرضی میں کوئی دخل نہیں ہو سکتا ۔ بس مجھے کیا خبر تھی ۔ کہ یہ کمبخت طوفان حضور انور کی فتح عالی کو منحوس کر دیگا ۔ ورنہ میں بھی نشکار نا بکار کا نام تک نہیں لیتا [illegible]

[illegible]

شمس تو ختم کر دیا مگر لطف شکار نے ساری کسر بھی نکالدی ۔ ماشاء اللہ آج تو شیر چیتے وغیرہ کے شکار سے ما بدولت و اقبال سب ہی محظوظ و مسرور ہوئے اور چشم بد دور آپ نے بھی خوب جوہر دکھائے ۔

راجہ ۔ یہ سب حضور ہی کے اقبال اور حضور ہی جوہر شناسی کی برکت ہے ورنہ میں کیا اور میرے جوہر ہی کیا ۔

شاہ ذیجاہ ۔ اے راجہ صاحب کیسی دلچسپ بات یاد آ گئی ۔ جس سے جگر ترو تازہ ہو گئی ۔ سرفراز نہیں رشن خیال زرین مقال علی بولے [illegible]

[illegible]

آنسوؤں کے بدلے خون رو دیا۔ آنکھوں سے جو شے
خون تیائے تو بجا ہے۔

اتنے میں بجلی پھر زور سے چمکی بادل کی گرج اور علی
کی کڑک نے دل ہلا دیا اور ساتھ ہی موسلا دھار پانی بھی
برسنے لگا شاہ عالم پناہ نے فوراً کوچ کا حکم دیدیا
سواروں نے گھوڑوں کو بگٹٹ چھوڑ دیا۔ اب
گھوڑے اس قدر تیز جاتے تھے کہ ان کا پیٹ زمین
تک لگ جاتا تھا اور بمشکل آدھ گھنٹہ میں [illegible]
میں کل ارکین سلطنت ہمایوں منزلت مع شاہزادہ
پایہ تخت کے شہر [illegible] داخل ہوگئے شاہ عالم پناہ
نے انارکلی محل میں [illegible] منزل کی۔

اب یہ واقعہ [illegible] کو ملکہ [illegible] نے
شکست فاش دیکر تمام عالم میں اپنا
[illegible] کر لیا تھا اور ملکہ مخدومہ کا ڈنکا بجتا
تھا۔ سلطان [illegible] نے بھی [illegible]
[illegible] دیکر [illegible] کوہ میں پناہ لی تھی
اور بارہ [illegible] کی تیاری یا [illegible] کر لیا تھا
اکبر منزل میں [illegible] اور تھا [illegible] خاص
[illegible] دربار شاہی [illegible] گھربار کے [illegible]
اور [illegible] تھی۔ یہ منزل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شاہ [illegible]

بارگاہ کو چونکہ ہر مذہب و ہر ملت کے حالات کی
تفتیش سے دلچسپی تھی اسلئے اس بیان کو روشنی
میں لانے کیلئے فخر ہند و آفتاب جہاں
یادگار دہلی شمس العلماء مولانا آزاد دہلوی کی
تحریر سے چند فقرے ہدیہ ناظرین کئے
جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ چند روز
کے بعد قبلہ عالم سے مہا بلی بن گئے
اسلام کی رسموں کو سلام کر کے [illegible] داڑھی
رخصت کر دیا۔ عیدوں سے زیادہ یہ جشن
نوروزی اور ہندی تہواروں کی دھوم
دھام ہونے لگی جشن کے روز قبا اور [illegible]
کے ساتھ عمامہ بڑھا کر جامہ پہنا کمر کی
[illegible] سر سے باندھی مبارک گھڑی
یا [illegible] دیکھ کر پوجا کی برہمن نے پیشانی
پر ٹیکا لگایا [illegible] کنگن ہاتھ میں باندھ
کر [illegible] شاہ نے تخت پر قدم رکھا ادھر
رسم جشن ہندو کے مطابق گڑھی میں بڑا اور
پھول [illegible] لگا [illegible]
قلعے کے برجوں پر شراب رکھی جاتی
[illegible] گوشت [illegible] پیاز وغیرہ اور بہت سی
[illegible]
[illegible]
اہل دربار کو [illegible] کرایا [illegible] آتش پرستی
کی وہ آگ [illegible] [illegible]
آتش کدے بنے اور حکم ہوا کہ آگ اس کی

قیامت تک نہ پہنچ پائے صدا فرنگ سے پہنچ گیا
اور پایا آسکے اور کتب آسمانی پیش کر کے انکے مطلب
بیان سنے اور زرتوفی تصویریں پیش کیں۔ شاہ
ذیجاہ کا دل چونکہ گوناگون عجائب و بوقلموں غرائب
کا نمونہ تھا اسلئے اکبر منزل کی تمام نمائش و زیبائش بعد
تمام تقاضائے شیشے و آلات خاص انگریزی طرز کے
تھے۔ کرسیوں کے درمیان ایک بہت بڑی
خوبصورت میز ابھی دلفریب نمائش
دکھا رہی تھی۔ جس پر اکثر انگریزی
دعوت ہوا کرتی تھی۔ اور تمام انگریزی
نفیس و لذیذ کھانے چنے جاتے تھے
اس مطبخ کا مہتمم بھی ایک اعلے درجہ
کا انگریز ہی تھا۔ اور یہ تمام کھانے اسی
لیق تجربہ کار انگریز کے اہتمام سے واقعی
میں تیار ہوئے تھے۔

پس اسوقت بھی شاہ سکندر دستگاہ کے پہنچتے
اور حکم ہوتے ہی کھانا تیار کیا گیا۔ اور
سب نے طبیعت خاطر کھایا۔ جب کھانے سے
فراغت ہوئی تو شاہ عالم پناہ کے دل میں
مثل میں پھر مرحوم و مغفور سرفراز بیگ کا
خیال [illegible] آیا اور آخر مجبور ہو کر اپنے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کو اسکا علم البدل یہ دیا جائے کہ اسکے بھائی کی معزز
کرسی کی مرمت کی جائے جن حضرات کو میری رائے سے
اختلاف ہو وہ اپنی آزادانہ رائے ظاہر کریں مطلق نہ ڈریں
تمام اراکین [illegible] عابدین عاقبت بینی نے
یک زبان ہو کر عرض کیا کہ قبلہ عالم و عالمیان سرفراز بیگ
کی جانبازی کا [illegible] کی بیوقت موت کا صدمہ کسی
کافر سنگدل ہی کو نہ ہوگا۔ ورنہ یہاں تو کوئی
فرد بشر ایسا نظر نہیں آتا۔ جو اسکے غم سے
مغموم اور جدائی سے مغموم نہ ہو
الٹ گئے فلک کجرفتار جفا شعار تیرے ہیں
جرات۔ شجاعت۔ دلیری۔ سپہ گری۔
بہادری۔ جوانی۔ خوبصورتی۔ بذلہ سنجی۔
لطیفہ گوئی۔ حاضر جوابی۔ بزم آرائی۔ رزم آرائی
ذہانت۔ لیاقت کی جیتی جاگتی
تصویر چھین لی۔ اگر مرزا عباس بیگ کو سرفراز کی
قائمقامی [illegible] کی قدر افزائی و
شرفا نوازی کرے تو اسے اپنے بھائی
عزیز کی بے وقت موت کا صدمہ تریاق
اکسیر ہو جائے۔ بیچارے کے آنسو بھی پونچھ
جائیں۔ یہاں حضور [illegible] کی اس
[illegible] کس کیفیت [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اشتیاق تو ہے نہیں۔ آپکی یہ خاموشی بے سبب نہیں۔

راجہ۔ (مودب ہو کر) ظل سبحانی حضور والا کی رائے سے کچھ خادم فرمانبردار کو ذرہ برابر بھی اختلاف ہو سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ جانتا ہوں کہ ہمیں سرفراز بیگ کا بھائی۔ اعجاز بیگ ہر طرح اس سرفرازی کا مستحق ہے۔ اور حضور اس کے یہ رعایت بجا فرماتے ہیں۔ تاکہ اعجاز بیگ کو حضور پر نور کے الطاف و عنایات کی دلجوئیاں و دلسوزیاں مرہم کا کام دیں۔

شاہ ذیجاہ۔ سنئے راجہ ٹوڈرمل صاحب بہتر تو یہی ہے کہ آپ صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے اپنا فرض تصور فرما کر یہ کام کیجیے کہ صوبہ لاہور کے نام ایک فرمان بایں مضمون صادر فرمائیے کہ وہ مرزا اعجاز بیگ کو معہ اہل و اطفال رنجبانب کے دربار میں حاضر ہونے اور خلعت و منصب مصاحبت سے سرفراز ہونے کا مژدہ دے۔

یہ فرما کر شاہ کیوان جاہ نے دربار برخاست کیا۔ چونکہ اب بارش بھی اپنا زور [illegible] تھا سمجھا تک چلی گئی تھی۔ اس لئے سب اکبر کے بیٹے اپنے قیام کو مخطوظ و مسرور رخصت [illegible] ٹوڈرمل نے مزید [illegible] سلطان ہندوستان کے حکم [illegible] کی تکمیل یعنی صوبہ لاہور کے نام فرمان [illegible] بھیج دیا جسکا مضمون ناظرین [illegible] سے مخفی یا پوشیدہ نہیں۔

تیسرا باب

بگڑی بن گئی

بگڑی بن جاتی ہے جب نصیب جاگتا ہے۔ تاہم پھر [illegible] سیر تو ہاں [illegible] مکینوں کے حالات و خیالات سننا چاہتے ہیں جنہیں آپ نے [illegible] چھوڑا تھا اور جس باغیچہ اور محل کا تو آپ پہلے باب میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

پھر بھی بارش لگتی ہے جسمیں [illegible] [illegible] [illegible]

ہو ٹھیک جسطرح کسی حسین نے بے نقاب ہو کے
مدت بعد اپنا چہرہ اٹھایا ہو اشتیاق آمیز تبسم کیا ہو یا جسطرح محبت
بھری نگاہوں سے مشتاق انتظار عرصہ کے بعد دیکھا ہو
اور پھر ہاتھ بڑھاتے شوق سے گلے لگا لیں
تمام ہو چکا ہے سب کچھ [illegible] میں [illegible] کر
کی آنکھوں کے سامنے [illegible] جاتی ہیں کہ ایک عجب سماں ہے
تن من پر [illegible] ہے [illegible] دیکھنے کے دھڑکن
پیدا [illegible] ہو رہی ہیں [illegible] دل
باد دل کی ندیدی نظریں ہنسی کی سیاہ اور
گھنگر والے لمبے گیسوؤں کی بلائیں
لینے کے لئے بڑی بے قراری سے دوڑی
جاتی ہیں۔ مگر وہ دست انداز سے دو ٹوک
بل رہے ہیں۔ انہیں خاطر
میں نہیں لاتے۔ کہ یہ ہیں کون بلائیں
تمام کا وقت ہے [illegible]
تپ [illegible] ہیں۔ ہنسی کی پیاری
پیاری آنکھوں پر [illegible] نہیں رہا
[illegible] ہنسی [illegible]
کے ساتھ [illegible] پیدا کرنے والے سے کھول
[illegible] ہے اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے
شرگین آنکھیں [illegible] کھولتی ہیں کسی [illegible]
سامنے [illegible] جلوہ نظر آیا ہے
سینکڑوں مشتاقان جمال کی مشتاق نظریں
[illegible]

نگاہ شوق پردہ کرتی ہے [illegible] میں
اپنے [illegible] کے روز میں [illegible]
[illegible] جاتی ہیں لیکن [illegible] کی چادر کی
چشم میں [illegible] کی طرح [illegible] ایسا مقبول نظر آیا
[illegible] بھی [illegible] دیتا ہے [illegible]
[illegible] ہے اور ایک [illegible]
[illegible] کا خون [illegible] ہے اگر [illegible]
دریا [illegible] ہیں کہ [illegible]
ہونٹوں کی طرف دیکھ لیں تو ابھی [illegible]
[illegible] بھی دکھا رہی ہے۔ مگر [illegible]
[illegible] سے ذوق۔
[illegible] عاشق سے [illegible]
اور [illegible] ہے
تمام کا وقت ہے [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] کی شب [illegible] سے [illegible]
کی [illegible] ہے ایک عجیب [illegible]
[illegible] ہیں ہے۔ [illegible]
کی [illegible] دل [illegible] رہے [illegible]
[illegible] کا امتحان ہے
دیکھیں تو [illegible] کیونکر [illegible] کے دل پر [illegible]
[illegible] اچھا [illegible]
[illegible] شوق [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]
ہو جانے کا خوب [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible] نگاہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible]

میں چھپا لیا جاتا ہے۔
ہائے یہ کیسا دلربا روح افزا سین ہے کہ جسے دیکھکر
حسن پسند دل کی کلی جا بجا پھڑک پھڑک جاتی ہے
اے بے نصیبی تو کیسی دشمن ہے بھی تو ایسے نہ ہونگے
جنکو اپنے نصیبوں پر رحم یاد میں آتا ہوا اور انکے
درد دل و کوفت جگر پا شکستہ غم گوش دل سے سنتے ہوں
اے بے عشق انہیں سنگدل کی بے اعتنائی و بے پروائی
کا خنجر بے نیام ہے۔ جو آرزو مندوں کی
آرزوں اور نامرادوں کی امرادوں کا خون
بڑی بے دردی و بے رحمی سے بہا دیتا ہے
اور عاشق جگر تھام تھام کر یہ پکار اٹھتے
ہیں سے ذوق

پہلے بتوں کے عشق میں ایمان پر بنی
پھر ایسی آ بنی کہ میری جان پہ بنی

تمام کار رقت سے ایک خوش جمال خاتون اور
ایک فرشتہ خصال لڑکی ایک پلنگڑی پر
بیٹھی ہوئی ہے ایکدوسرے پلنگ پر ایک
وجیہ خوش وضع خوش اخلاق خوش مذاق
خوش سیرت خوش طینت۔ شریف النسب
جوان بیٹھا ہوا حقے سے شغل کر رہا ہے
مگر اس معصوم صفت ملکوت صورت لڑکی
کے پیارے پیارے چہرے سے رنج کے آثار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے گو وہ اس وقت ایک بھولی بھالی غمگین و ماتم نشین ہو رہی
ہے مگر اسکا دلربا انداز پکار پکار کر کہہ رہا ہے
کہ کبھی ہماری دلربایانہ ادائیں عالم سوز
شرارتیں سحر سامری کے چلبلے غمزے دل
عالم پامال کرنے میں قیامت ڈھائینگی
اور فتنہ خفتہ جگا دینگی سے مصرع

ابھی گو عالم طفلی ہے لیکن پھر بھی فتنہ ہے
یہ عالم اور آفت ڈھائیگا عہد جوانی ہوگا

والد اگر آپ ایک حسن پسند شیفتگی اس حور وش
کو دیکھیں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا
کہ ناز انداز غمزہ کرشمہ شوخی ادا۔
حیا۔ اس نا طور دلفریب دوشیزہ
جامہ زیب کے جادو بھرے حسن پر اپنی
جانیں نثار کر رہے ہیں۔ گو لکھنؤیت نے
اس حور لقا حسن کو (فداتا) دلربائی سے
محروم کر رکھا ہے مگر جب کوئی جانباز
دلدادہ سر بکف و بیتاب ہو کر اسرعت
ہوس دراز کرے تو پھر دیکھیئے کہ یہ پیاری
پیاری صورت کیسی قیامت افزائی
کرتی ہوئی ایک ننھی نویلی پری پیکر دلہن
کیطرح جھجھک جھجھک کرتی ہوئی گھونگٹ
سے باہر نکل آتی ہے [illegible] جلوہ آپکے دلوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جس طرح چاند ستاروں میں ایک ہے
یوں ہی میرا مہ جبین بھی شہزادیوں میں یکتا ہے
ناظرین نکتہ بین آپ تو خود ہی تاڑ گئے ہونگے
کہ یہ فرشتہ خصال نازنین نادرہ بیگم ہے۔ اور
وہ خوش جمال خاتون فرخندہ بیگم کی والدہ محترمہ
اور خوش رو خوش خلیق حمید مرزا۔ اعجاز بیگ
اسکا دل مغموم ہے ان تینوں جیتوں ان تینوں
پتلوں ان تینوں جیتوں تین صورتوں سے غم و
الم کی ایک ہی حالت ہویدا ہے اور یہ انفاس
شماری اس وقت بالکل تصویر بنے ساکت
و صامت بیٹھے ہیں۔ کسی کو لب کو
بھی حرکت نہیں۔ آخر انکی اس سکوت
کے غنچہ کو اعجاز بیگ کی نسیم کلامی
کی بیاری نے یوں شگفتہ کیا۔
اعجاز بیگ۔ (اپنی غمخوار بی بی سے) کیوں جی
سرفراز بیگ نے جو آگرہ۔ دہلی۔ فتح پور سیکری
میں مکان بنوائے ہیں۔ نہیں معلوم ان کا
کیا انتظام و اہتمام کیا گیا اور آپ وہ کس
حالت میں ہیں۔ شاہ عالم پناہ نے بھی مجھے
یاد نہ فرمایا۔ اور میں خود تحریر کرنا نہیں چاہتا
کیونکہ مجھے شرم ایسا کرنے سے روک رہی
ہے حیران اور ششدر ہو رہا ہوں۔ کہ کیا کروں
کیا نہ کروں کیا انہیں نادرشاہی چپراسی دولت خانہ
سے نکلوا دیا ہوں تمہاری کیا رائے ہے۔
فرخندہ بیگم۔ میری رائے میں صلاح تو یہ ہے کہ آپ
خود شاہ ثریا جاہ کے در دولت پر حاضر ہو کر شاہ
کیوان جاہ کی قدمبوسی حاصل کریں اور دیکھیں کہ
شاہ عرش بارگاہ کا کیا ارادہ ہے کہ اپنی طرف سے
اس معاملہ میں کوئی حرف زبان پر نہ آنے
پائے میرے خیال میں تو وہ عدل و انصاف
کا پتلا کبھی آپکو محروم و مایوس نہ پھرنے دیگا۔
بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ عادل و باذل علاوہ
آپکے مرحوم عزیز بھائی کی ملکیت کے
انکے جاگیر و منصب بھی آپکو بدرجۂ
املاک تو گروہی حقیقت ہی کیا ہے اور
جائداد کی بات ہی کیا ہے۔
اعجاز بیگ۔ بیشک مجھے بھی اس غیور
شہنشاہ سے ایسی ہی امید ہے۔ بلکہ
اس سے بھی زیادہ
فرخندہ۔ آپ بسم اللہ کوشش شروع
کر دیجئے۔ اور شاہ سکندر جاہ کے در دولت
پر حاضر ہونیکی فکر کیجئے۔ دیکھئے تو پردہ
غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے امید تو خدا
کی ذات سے بہت کچھ ہے کیونکہ وہ خود
مسبب الاسباب ہے کسی کی محنت و کوشش
و کوشش اور کوئی نہ کوئی سبب پیدا
کر ہی دیتا ہے۔ کیا آپ نے سنا نہیں
خدا خود میر ساماں است ارباب توکل را
نادرہ بیگم۔ (نہایت ادب سے اپنی ماں سے) اباجان
اگر میرا سے شاہ گردوں پناہ نے آپکو بھیجا

جہاں دیہاں کچھ آب ہیرہ سی ہو کسی کی جگہ ہے اگر منصب جہانداری پھر قسمت فرسا ہی ۔ تو کیا ہمکو لاہور سے ہمیشہ کیلئے جدا ہونا پڑیگا ۔ اور اپنے پیارے وطن کو خیرباد کہنا پڑیگا اور یہ مکان اور یہ احاطہ اور یہ گلزار سب کے سب یہیں رہ جائینگے اور ہمیں پائیہ تخت کی بود و باش پر مجبور ہونا پڑیگا ۔

انجم آرا بیگم ۔ ہاں بیٹی اگر شاہ ظل اللہ کے الطاف خسروانہ نے ہمیں اپنے سایہ عاطفت میں لینا پسند کیا تو یہ تو ہونا ہی ہے کہ یہ سب تمام عیش پیچھے رہ جائے اور ہمیں دار السلطنت کی سکونت اختیار کرنا پڑے ۔

فرخندہ بیگم ۔ آہ بیٹی ۔ اس دنیا کا یہی عالم ہے کہ یہاں سے کوچ ہوتا ہے ۔ وہاں مقام ہوتا ہے ۔ جو مکان کاشانہ رہتا ہے ۔ وہ مکین کا مکان رہتا ہے ۔ یہ ہماری سراسر غلطی ہے ۔ اور مرزا پاتا نہیں ہے ۔ کہ جو اس چندروزہ زندگی میں خدائی کرتے پھرتے ہیں ۔ یہ سرا پا یہ ہوسکے کو چھانٹ لیتے ہیں جہاں تک پہنچے تمام کاروبار اس کی بہودی کا رہتا ہے [illegible]

[illegible]

کا لودھی بیگم ۔ پھر وہ دو نہیں) میں آہ آیا جہاں یہ پرفضا گلشن و روح افزا باغیچہ یہ عشق پیچے کی خم کھائی ہوئی پیچ در پیچ پیاری پیاری بیلیں کا دلربا تختہ بیگل چنبیلی کی قطاریں یہ مرغان دلنواز کی پیار یہ موتیا و مونگری کی تو شکر ہی یہ بیلا ہی بیلا کی عطر بیزی یہ خوبصورت و دلفریب روشیں یہ بنگلوں کی دلفریب قطاریں یہ دل پسند سنجانے والے سہانی مرغان چمن کی دلکش بولی چال یہ قمریوں کی کوکو یہ فاختاؤں کی حق سرہ یہ سرو شمشاد کے بوٹے ہی قیامت یہ نہروں کی روانی فرحت اور آہ کیا یہ انار رفیق بہار کے ساحت و رخشان ہیں جیسے سرخ سرخ عشرت شفیق پھول اور دلربا کلیاں جو میری لیلیٰ کی طرح رشک گل ہوتی ہیں ۔ اور جن کے لعل لعل موتی لٹکتے والے میرے سیندوں کے لعلوں کی طرح چمک رہے ہیں ۔ [illegible] ہم سے آنکھیں چھپا کر یہیں رہ جائینگے [illegible] پھولوں خصوصاً اس کی دیگر کلیوں سے ایک خاص دلچسپی ہی نہیں ۔ بلکہ دلی انس ہے [illegible]

[illegible]

ان سے زیادہ کوئی چیز ہی نظر نہیں آتی اور میرے
دل کو ان سے بڑھکر کوئی غنچہ [illegible] نہیں بھاتا ہے
[illegible] کہاں میسر ہونگے ع ظفر شاہ
نہیں ٹھنڈی ہوا ٹھنڈی [illegible] چمن [illegible]
فرخندہ بیگم۔ بیٹی تم سے پہلے ہے ایک [illegible]
[illegible] لباس [illegible] تم [illegible] ابھی
[illegible] ابھی آگرے گئے [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] کوئی غرض [illegible] کی نہ کسی وساطت سے
[illegible] کیونکہ [illegible]
ہے آگرہ کو چلی ہی جاؤ گی۔ اور تمہارا
یہ باغ بے چراغ [illegible] دل [illegible]
[illegible] ہو جائیگا۔ واہ لڑکی اس سمجھ کے قربان
نادرہ بیگم۔ اماں جان ع
علاج [illegible] بایدکرد
انجاز بیگم۔ بیٹی تم ناحق کڑھ رہی ہو۔ اور
[illegible] دل چھوٹا کر رہی ہو۔ خدا [illegible]
ساز ہے جس سے اس بیکسی سروسامانی
کی حالت میں تمہاری عزت عظمت ثروت
حشمت قائم اور بحال رکھی۔ کیا وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی کوئی اچھی معقول صورت تمہاری
[illegible] کی پیدا کرنے میں اسباب
الاسباب سے ہر وقت یہی دعا مانگا
کرونگی۔
فرخندہ بیگم۔ ہاں میری بیٹی خدا تمہاری
زبان مبارک کرے اور ایسا ہی ہو۔
انجاز بیگم۔ دایہ [illegible]
تمہاری [illegible] درست ہے۔ مگر یہ
تو ایک نہایت بڑی اور [illegible] ہوئی بات
ہے کہ میں اپنے مرحوم بھائی عزیز بھائی
[illegible] بھائی [illegible] بھائی بے زبان [illegible]
کے مرتے ہی [illegible] دولت [illegible] ثروت
عزت [illegible] کا مدعی ہو جاؤں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پر خدا [illegible]
ہو جائے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جہاں کے مسندوں اور بکھیڑوں کو خیرباد کہکر آئی
کیطرح بخیریت لحد تک پہنچ جائے تو بہتر ہے
یہ کہنا تھا کہ اعجاز بیگم کا دل بھر آیا اور آنکھوں
میں آنسو ڈبڈبا آئے یہ رقت آمیز درد انگیز منظر
دیکھکر ان دونوں ماں بیٹی کا دل بھی شدت گریہ اور رنج کو
ضبط نہ ہو سکا۔ دامن صبر و تحمل ہاتھ سے چھوٹ
دل غمناک دھک دھک ہو گیا۔ پہلو میں ٹیس
کلیجہ میں درد اٹھا۔ آنکھیں ہوئے حزن
ہوش بھر گیا تھا۔ گھر بھر میں کہرام پڑ گیا
وہ سینہ کوبی ہوئی کہ زمین و آسمان ہل
گئے۔ آخر اعجاز بیگم بھی اپنے بھائی کی مفارقت
مفارقت اور موت کی صدمے سے
بے اختیار ہوکر عورتوں کی طرح ڈاڑھیں
مار مار کر اور سسکیاں لے لے کر رونے
پیٹنے اور چھاتی پیٹنے لگا۔ یہ
درد انگیز محشر خیز نظارہ کوئی دس ہی منٹ
رہا ہوگا۔ کہ اتنے میں ایک اور عورت
جسکی وضع قطع شکیل و شمائل۔ تراش خراش
پوشش و لباس بتا رہی تھی۔ کہ ہو نہ ہو
یہ کسی متوسط خاندان کی عفت مآب بیبی
ہے جو اسی احاطہ میں رہتی ہے۔ اس وقت
ماتم پرسی کیلئے آئی۔ گو اثنائے شہر کے
اکثر معزز صاحبان و خواتین تعزیت کر گئیں
مگر چونکہ ابھی تک ماتم ساختہ ہو رہا
اس غمزدے پسماندہ بیٹے والوں کا

تانتا لگا رہا تھا۔ ہمیشہ اس عورت بیچاری کو آج
بارہ بجے تک یہاں آنے اور انکے غم والم میں شریک
ہونیکا موقعہ ہی نہ ملا تھا جسکی یہ پرانی دلسوزی
اور ہمدردی منتظر تھی۔ اب جو تک تمام ہو جانے
سے لوگوں کی بھیڑ چھٹ گئی تھی اور اعجاز بیگم بھی
اپنے مردانے مکان میں رو پیٹ کر چلا گیا تھا۔ ہمیشہ
اسے یہاں آنے اور ان غم نشینوں کی دلجوئیاں کرنیکا
موقعہ ملا گیا۔ یہ یہاں آنے کو تو آئی۔ لیکن اس کی
نرم دلی و رقیق القلبی نے یہاں کا
درد انگیز قیامت خیز سماں نے سامنے
آتے ہی اسکی آنکھیں پرنم رنگ فق
جگر شق کر دیا۔ یہ بیچاری کسی اور کی ہمدردی
کیا کرتی خود بھی بے قرار ہوکر انہیں
صف ماتم پر بیٹھنے والوں میں مل گئیں
روتے روتے اس غریب کی آنکھیں دریا
خون ہوگئیں۔ جب خوب دل کے بخارات
نکل چکے اور کچھ ڈھارس سی ہوئی تو اس نے
استقلال سے کام لیا۔ اور اپنے آنسو
پونچھکر ان ماں بیٹی سے تسلی و تسکین
آمیز باتیں شروع کیں۔ اور ان کے دل
سے صدمہ جانکاہ کو بھلانا چاہا۔ مگر انہیں
ایسا لطیف و خفیف صدمہ تو پہنچا ہی
نہ تھا۔ جو زینت بیگم مرزا اس کی تسلی سے
دم سے یہ کہ بھلا سکے بھول جاتا۔ پہر کیف
یہ بیچاری اس طرح ان کا دل بہلا سکے

اور انکا ہم غلط کرنے لگی ۔

زینت بیگم :۔ فرشتہ [illegible] بیگم کو علیحدہ لیجا کر

کہا اب اس رونے پیٹنے یا گریہ و بکا سے کیا فائدہ

آپ تو آپ مگر نادرہ کی طرف اشارہ کرکے) اس

معصوم لڑکی کا دل ٹوٹا جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر اسکا

ننھا سا کلیجہ دہل گیا تو پھر قیامت ہی ہو جائیگی

خدا کیلئے اس بچی کی جان کی دشمن نہ ہو جائیے اور اپنے

ہاتھ تو اسے نقصان نہ پہنچائیے ۔

ہاں اگر آپکے اس شور و شین یا ماتم و آرام سے کوئی

پھرا آ جائے یا انکی امید موہوم بھی ہو جاتی تو میں

تو کبھی آپ کو نہ روکتی۔ بلکہ جہاں تک

ہو سکتا آپ کا ساتھ دیتی ۔ خطا معاف

آپ پھر آپ ہی فرمائیں

کہ آپ کی یہ سینہ کوبی و جگر کاری جا ہے یا

بے جا۔ میرے نزدیک تو محض بے سود

ہے ۔ آپ یہ بھی مد نظر رکھیں کہ اگر گریہ و

بکا کا کوئی نتیجہ ہوتا تو یہ کارروائی سرا پا

دنیا ہمیشہ کیلئے ماتم سرا ہو جاتی ۔ اور

لوگ اپنے اپنے عزیزوں اور پیاروں کیلئے

آسمان سر پر اٹھا لیتے اور بین و بکا

سے محشر بپا کر دیتے چنانچہ میں بھی

اپنے نور نظر سخت جگر کیلئے ساری

عمر آنسو بہاتی رہتی اور یہ گریہ و زاری

کرتی کہ [illegible] کی چھاتی دہلتا تھی

[illegible] بالکل بے نتیجہ نظر آیا ہے آخر [illegible] صبر

چھاتی پر رکھنا ہی پڑا ۔

خدارا آپ بھی صبر و شکر کیجئے نادرہ کی

طرف دیکھئے اور اسکے حال زار پر رحم ۔ خدانخواستہ

اگر وہ کسی کرب سے اسکا ننھا سا دل سہم گیا تو پھر پیٹنے سے

پیچھے پڑ جائیگی ۔ اور اسوقت کرتے دھرتے

کچھ بھی نہ بن پڑیگا۔ ورنہ افسوس کرنا پڑیگا

میں پھر آپ سے کہتی ہوں کہ اس ماتم داری

کا کوئی نتیجہ نہیں مرنیوالا آپ کو اب قیامت

تک نہیں مل سکتا چاہے آپ رو رو کر خون ہو جائیے

کیا آپنے عرفی کا یہ سچا شعر نہیں جانتی

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال

صد سال میتوان بہ تمنا گریستن

بیگم صاحب فرشتہ بیگم اس احاطے میں

اسی لقب سے پکاری جاتی تھیں

اگر روتے پیٹتے بال کھولے چوڑیاں

چور کرنے ٹھنڈی ٹھنڈی کرنے سے دوسری

شادی ہو گیا ۔ کو خیرباد کہنے سے مرنے

والے واپس آ سکتے یا ایسی جب ایسا

بین اور میں جو عید والے کا سے مرنیوالوں

سے دل خوار بھی کھینچ لیتے ہیں یا اگر

ہستی کی مجبوری ہے ۔ اس کی آہ و [illegible]

والے وہ [illegible] دل کر [illegible] ۔ یا اگر

[illegible] سے وا [illegible]

[illegible] یا اگر [illegible]

دل [illegible] ۔ [illegible]

... کشش ہوتی کہ عالم فانی کو خیرباد کہنے کا
وسیلہ بھی اسی سے شاید ہو سکے اور وہ بھی ان کا
دل دکھتا تو ہیں پہنچ [illegible] تی جا سکے
ہو گئی ہوا ہے [illegible] اور دیکھو [illegible] بیویاں کی
آہیں [illegible] سے چلتی خوب اٹھے
[illegible] اپنی ذات [illegible] کو وہ وسواس [illegible] ناک سا کچھ
کا دیکھنا تھا پڑتا کہ جن کی بیان کرنے سے
[illegible] تو آتا ہے [illegible] جگر شق ہو جاتا
ہے [illegible] سے یہ وہ درد انگیز [illegible] تعجب ہے جو
قیامت تک دنیاداروں کو حیران لاسے گا
اور [illegible] میں رنگ لائے گا
بیگم [illegible] یا [illegible] شا ہے کہ اگر مرنے
والوں کو [illegible] سک آتے ہیں
تو [illegible] بھی امید ہوتی تو جیسا [illegible] اس نے
[illegible] کہا ہے۔ میں اپنے پیارے منصور
آنکھوں کا تارا ہے منصور [illegible] منصور
لاڈلا [illegible] آرام جان منصور [illegible]
[illegible] منصور [illegible] گویا [illegible] کرتی
کہ [illegible] سپنا [illegible] فلک [illegible] مشکل
[illegible] تمہاری چھاتی دہل جاتی ـ
[illegible] منصور [illegible] آہ منصور
منصور [illegible] کا [illegible] ہی اسکی حالت
[illegible] کی [illegible]
لال ہو گئیں ـ
[illegible] آہ [illegible]

سے زمین پر گر پڑتی مگر [illegible] کو سنبھالنا
[illegible] بھی اور بیٹے کی [illegible] تھی [illegible] اور پیاری
[illegible] آدھی زبان [illegible] کی مسکراہٹ
آنکھ [illegible] وشمائل [illegible] حرکات
و سکنات ایک ایک اسکی آنکھوں کے سامنے
پھرنے لگے اور پھر جا لیست [illegible] وہی حالت رہی
[illegible] کہ فرخندہ بیگم نے اسے سنبھالا
ورنہ نہیں معلوم اسکا حال اور کیسی قیامت
برپا کرتا اور کیسی آفت ڈھاتا
فرخندہ بیگم ـ واہ زینت [illegible]
تم تو ہمیں دلاسا دینے آئی تھیں یہ کیا ہو گیا
بی زینت دکھا ہوا دل ایسا ہی ہوتا ہے
زینت ـ ماں کی ممتا [illegible] کہتے ہیں
کمبخت کیونکر صبر کر سکتے ہیں
نگوڑی [illegible] تو کہیں کی نہ رہی ـ
فرخندہ بیگم ـ بی زینت جب ہی تو یہ حال ہے

اے عندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

چونکہ مرزا [illegible] بھی بی زینت کی بے
خودی و خود فراموشی کی کیفیت [illegible]
خانہ سے [illegible] آ گئے [illegible]
سے [illegible] مطلق [illegible]
[illegible] دل [illegible] پہلو
[illegible]
[illegible] بالکل [illegible] اور [illegible] تھا

بھی وہاں سے گئے۔ کچھ لمحے کے بعد سرکاری ڈیوڑھی سے دستک
بستہ سلام کیا۔ اور نہایت ادب سے وہ فرمان پیش
کیا جس کا مضمون یہ تھا۔

مرزا اعجاز بیگ صاحب

حضور بندگان عالی متعالی کی بارگاہ فلک پناہ
سے فرمان واجب الاذعان صادر ہوتا ہے
کہ تمکو ارشاد والا تبار آپکو شاہ کیوان جاہ کے مقام
خاص جلیس بالاختصاص کی جلیل القدر کرسی تفویض
ہوئی کی تہنیت بھیجتا و مسرت اقتضا ستائے
شاہ عرش پایگاں کو آپ کے عزیز بھائی
مرزا "سرفراز بیگ" کی جوانا مرگی پر سخت
افسوس لا انتہا ملال ہوا چونکہ معاملات
قضا قدر ہیں کسی کو چارہ نہیں اسلیئے
وہ خود بھی صبر و شکر فرماتے ہیں۔ اور
برادر ہمدردی آپ کو بھی اس کی فہمائش
ہوتی ہے۔

سابقہ ہی ارشاد فرخندہ بنیاد ہے اور
آپ کل صبح گجر دم معہ اہل و عیال فرح فضا
دار الخلیفہ اکبر آباد ہمایوں بنیاد تشریف
لے جائیں۔ تا شاہ ذی القدر
رشک چند آپ کی کرسی نشینی کی
رسم قدیم کے موافق اپنے حضور دیں
فرمادیں۔ اور آپ کو منصب مصاحبت
کا خاص اپنے دست مبارک سے پہنا
زیادہ نیاز۔ یہ فرمان پڑھ کر مرزا صاحب کو

خوشی تو ہوئی۔ کیونکہ حق بحق رسید کا معاملہ تھا
مگر وہ اسقدر خوش نہ ہوئے جسقدر ہونا چاہیئے
پھر بھی با دل ناخواستہ بیس روپئے کر شاہی ہرکارے
کو جس کے لیئے وہ بہت ہی خوب ظفر ہوا
تھا) بطور انعام کے دیئے۔ وہ خوش خوش
سلام کرتے چلتا ہوا۔ آپ نے زنانہ کی راہ لی مگر
یہاں ابھی وہی جانکاہ منظر موجود تھا جس کی بدولت
سے گھبرا کر یہ دیوانخانہ کو نکل گئے تھے۔

مرزا صاحب نے آتے ہی اسی عالم میں فرمان
شاہی کا مضمون سب کو سنایا۔
اب یہ بیچارے عجیب کشمکش و دساگتھین
میں پڑے۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن
دل بار بار بھی روتا ہوا تھا کہ ہائے
بھائی مرحوم ہی کے دم قدم سے تو گھر کا
گھر کی رونق اندر باہر چہل پہل تھی۔
اب بیچ میں فرحت کا غنچہ میری مسرت کا شگفتہ کبھی
کیسا کھلے یہ دنیاوی دولت و حشمت لیکر
کیا کرونگا۔ مگر ایک طرف فرمان شاہی کا
دیدبا دوسری طرف نافرمانی کا اندیشہ سرداں
درپیش ہوا تھا۔ کہیں شاہی عدول حکمی
شاہی عتاب کا موجب ٹھہر سے آفت
برپا ہو خرابی پیدا ہو کی صلاح و مشورہ
سے یہ بات قرار پائی کہ ہر چہ بادا باد
صبح یہاں سے روانہ ہونا ہی آن اور تعمیل فرمان
مستحسن ہے

چوتھا باب

حق بحق دار رسید

کلاہ گوشۂ دہقان بہ آسمان رسید
کہ سایہ بر سرش افتاد چوں تو سلطانی

صبح کے سات بجے ہوں گے آسمان کسی کی چین مبین کی طرح ابر کے گھونگھٹ سے نکل آیا ہے۔ اور مطلع کسی کی رخ انور کی طرح مطلع انوار ہو رہا ہے کیونکہ اس کے کچھ ہی دیر پہلے اکبر آباد فرخ بنیاد کے تمام گلی کوچے میں بارش کے سبب اس بہتات و افراط سے پانی بہ رہا تھا کہ گویا بحر ذخار لہریں لے رہا تھا یا طوفان نوح پھر دنیا کی تجدید و تاراج پر آمادہ تھا [illegible] کا بیڑا اٹھا کر [illegible] قربانی ہی سے [illegible] پہ نہیں کہ [illegible] نہیں [illegible] دیدہ اشکبار کے برسائے ہیں۔ بارش کی حقیقت ہی کیا۔ یہ نہیں کے [illegible] ہیں جیسا کہتے ہیں ؎

حضرت نوح سے [illegible]
آج طوفان کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب کے حصوں کے کسی کے [illegible] جہاں قرار پا گیا ہے پہلے اس نے نقاب کے پردے میں چھپا رکھا ہو۔ اپنی چنچل ادا سے کبھی کبھی اٹھا کر دیتے ہیں تو نظارۂ جمال کو وہ جلوہ دیتا ہے جو حضرت موسیٰ کو طور سینا پر نظر آیا تھا [illegible] اپنے عشاق کے خرمن صبر و شکیب کے پھونکنے میں ذرا بھی تامل نہیں جیسا کہ ہمارے استاد کی منظم۔ حضرت احسان شاہجہانپوری فرماتے ہیں ؎

جلوہ دکھانا قریب عالم کو پھونکنا
یہ آب و تاب برق نگاہی ہی سے لگی

چونکہ آسمان اس وقت بالکل صاف ہے اور قدرت کے [illegible] گرد غبار دھو کر وہ لطف پیدا کر دیا ہے جس کا مزہ دیکھنے والوں ہی کے دل سے پوچھنا چاہیئے

دربار اکبری اس وقت گرم ہے اکبری نورتن و دیگر [illegible] مع شان عالم پناہ [illegible] میں رونق افروز ہیں۔ ملا ابو الحسن (دو پیازہ) کی یاد سب کے دلوں میں چٹکیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بے چین ہوتی ہیں اور اسی بیتابی کے عالم میں
ملا کی طلبی کے لئے پروانہ روانہ ہوتے ہیں مگر ملا
ہیں کہ ظاہرا شد آپ کے کانوں تک جوں کما نہیں
رینگتی آنا اور حاضر دربار ہونا پڑ سنیے ۔ آخر شاہ
دیجانے تنگ آکر یہ تحریر روانہ فرمائی ۔
آپکی حضور عالی و عالیہ یہ تحریر روانہ فرمائی ۔
اللہ اب حضرت نے بھی اختیار کر لی ۔ اللہ اللہ تمہاری
سینکڑوں قربان جائیں اور آپ کے کان تک بلائیں
نہیں گھاس تو نہیں کھا گئے یا ابوالفضل اور فیضی سے
چھو تمہیں لگ گئے تو آپ سے یہ امید نہ تھی
جلد حاضر دربار ہو جائیے ورنہ آپکا پرانا
تو برا حشر ہے ۔

ملا بیچارہ جیسے ہی چاہ اور اس کے
ارکین حضرت کا سے مذہبی خیالات
سے سمجھ رہا تھا حاضر دربار ہونے سے بچنا
چاہتا تھا ۔ کیونکہ سارا فتنہ ہی اور اسلام
پر داخل اسی کے شہر سے کتنی ہنسی اور
چھیتی جیسے ہو کسی تھی ۔ اب بھلا
ہماسے زندہ دل ملا کو شاہ تحکیلاہ
کے مذکورہ الصدر فقرے کہاں چین
لینے دیتے تھے ۔ ان فقروں کے پڑھتے
حضرت ظرافت میں رنگ لگ گئی آپ نے
فوراً اپنے مذاق کے موافق جواب دیا [illegible]
حضور بندگان عالی پیرا شیخ [illegible]
اگرچہ نہ آنے حضور کی تعمیل کرتے ہیں

عذر ہے نہ تساہل نہ حیلہ نہ تامل میرے
سامنے ابوالفضل اور فیضی نے آکہ فلسفہ کی
حقیقت ہی کیا ہے اور انکی ریاضت اور تحقیق
ہی کیا ہے علم و کمال میرے سامنے ابوالفضل
اور فیضی کو اپنی بے فیضی پر نادم ہونا
پڑتا اور دریائے خجالت میں ڈوب
مرنا چاہئے بلا سبب وہ ان تینوں
سے دور سکتا ہے ۔ اس دین اسلام
کی توہین یا استہزا اپنی آنکھوں دیکھنا
اور اپنے کانوں سننا ہرگز ہرگز
گوارا نہیں کر سکتا ۔ اور نہ اس کے
سننے یا دیکھنے کی مجھ میں کیا کسی مسلمان میں
تاب ہو سکتی ہے جب تک فدوی کو یہ
یقین نہ دلایا جاوے گا کہ حضور بندگان
عالی نے توبہ کر لی ۔ اور فیضی و مبشر بھی
دوبارہ کلمہ طیب پڑھکر صدق دل سے
مسلمان ہو گئے اسوقت تک یہ دعاگو
حاضر دربار ہونے سے معذور ہی سمجھا
جائے ۔ مگر فدوی بندگان حضور کو اتنی
تکلیف اور دینا چاہتا ہوں کہ بندگان
حضور اللہ فیضی بیان بھی دلخواہ ملاحظہ فرمائیں
[illegible] قرآن نازل ہوا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مکمل ہو گئے جو محمد عربی نے اٹھائے یا
بندگان حضور کو اس حب سے بھی کچھ حصہ ملا ہے
جو پیغمبر خدا صلعم کو ملا تھا جیسے کوئی بات
بندگان حضور میں نہیں تو پھر خدام الدولہ
اپنا مذہب علیحدہ جاری کیا چاہتے
ہیں۔ اور اپنے جد اباؤ کے پیارے
مذہب کو خیر باد کہہ کر رد و بدل فرماتے
ہیں۔ خادم حضور کی انہیں بے جا حرکتوں
سے بیشک حضرات قدیم دربار والا میں
حاضر ہونے سے مرا سلمان رتبہ کیطرح
گریز کرتا ہے۔
میری کمبخت دو انگشت تھی
دیکھو ہما اس فقرے پر تو دربار
میں بڑا قہقہہ پڑا کہ شاہ جم جاہ
تک ہنس پڑے تمسخر اڑایا جاتا ہے
تمسخر کیا جاتا ہے۔ میری مذہبی عقائد
میرے شرعی خیالات میری اسلامی
روش میری محمدی طریقت میری ریاضی
سنت پر طانیہ بجائی جاتی ہیں۔ ؟ ۔ ایسے
چند امور گزشتگی میں بندگان حضور سے
ناراض ہو رہا ہے [illegible]
[illegible]

دو میں نے سمجھا دیا۔ اب آپ جانیں اور آپکے عقیدہ
و میرے صاحب۔
بندہ درگاہ تو ہجرت کرکے مکہ معظمہ یا مدینہ
طیبہ کو جاتا ہے۔ وہاں بیٹھا ہوا بندگان اعلیٰ حضرت
جان و مال کو دعا دیا کریگا۔ ہاں نیت
ایسی ہی ہے۔ تو مجبوری ہے۔
پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔
والا ایا السلام ختم الکلام
المرقوم بندہ درگاہ خاکپائے زمین
ابوالحسن عفی عنہ۔
دربار میں ملا کا تذکرہ ہی ہو رہا تھا۔
کہ حسن اتفاق سے اسیوقت ملا کا مندرجہ
بالا عریضہ پہنچا جسے ابو الفضل نے
شاہ جم جاہ کو پڑھ کر سنایا۔ پیشانی پر شکن
یکرخت تھا۔ شاہ سکندر جاہ کو ملا کے
چلے جانے کا سخت ملال اور ملا کی چپکلسوں
سے جو اس نے آپکے عقائد پر
کی تھیں۔ فیضی ابوالفضل سوا
مگر ملا کی تحریر فصاحت تحریر دیکھ کر
زعفران تھی جیسے سنکر شاہ [illegible]
[illegible]

[illegible] بہت [illegible] تھا [illegible] کیونکہ [illegible]

یعنی [illegible] کے [illegible] کا [illegible]

باغ [illegible] کی [illegible] شگفتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] بہت [illegible] نقش [illegible]

[illegible] حاضر [illegible] گئے

[illegible] مبارک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مرزا [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

[illegible] شاہ [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ آپ قبل اپنے مرحوم بھائی کے اس تاج اور اس
سلطنت [illegible] شہزادہ ثابت کرنے اور اپنی دولت
کی خوشنودی مزاج سے سرفرازی حاصل کرنے
میں ہمیشہ ساعی رہینگے۔

جب شاہ ذیجاہ نے اپنی تحریر تنویر ختم کی
تو مرزا صاحب کھڑے ہو کر بکمال لجاجت و لطافت
یہ عرض کی -

مرزا صاحب عالیجاہ حضور کا اقبال و
جلال تا بہ دور قمر و رخشان و مستور
ہے یہ فخر [illegible] حسین کا تمام خاندان
نمک پروردہ حضور فیض ظہور ہے - اپنی
تمام چیزیں کیا چیز ہیں بلکہ جان و مال بھی تاج
حضور والا پر نثار و قربان کر دینا فخر کونین
و فخر دارین سمجھتا ہے اور سمجھیگا - اور
جان و دل سے اعزاز اپنے اعزاز کی [illegible]
[illegible] کا ذکر [illegible]
[illegible] ہوا اور سب لوگ
اپنے اپنے قیام گاہ کو رخصت ہو گئے -

پانچواں باب

[illegible]
[illegible] لگتی ہے
اے عالم [illegible] لگتی ہے

[illegible] الملک [illegible] صاحب
[illegible] گئے ہوئے آج دوسرا
سال وخندہ فال ہے - اب رفتار لیل و نہار
اور گردش روزگار کے سبب بھائی کی موت
وہ صدمہ جو کسی وقت جانکاہ صدمہ تھا
کسیقدر کم و فراموش ہوتا جاتا ہے مگر پھر
بھی جب کبھی مرحوم بھائی کا خیال آ جاتا
ہے تو آہ کھینچکر یا کلیجہ تھام کر رہ جاتا ہے
فرخندہ بیگم اور نادرہ بیگم کے آنسو بھی صبر
و تحمل نے اپنے دامن دل سوز سے
پونچھ ڈالے ہیں - ان میں بھی نہ اب وہ جگر
گدازی ہے نہ دل خراشی نہیں تو بیکاری
الحمد کچھ تسکین سی ہو گئی ہے [illegible]
[illegible] اتہام عاید کرنا انصاف کی
گردن پر سراسر چھری پھیرنا ہے کیونکہ
ابتدائے آفرینش سے سارے عالم میں
[illegible] اپنا دامن پھیلا رکھا ہے
کہ [illegible] القضا [illegible]
ہوتا چلا [illegible] حادثات [illegible]
[illegible] ہو جاتی جاتی ہیں -
اگر قدرت ایسا نہ کرتی تو مرنے والوں کا
ساتھ دینے والے مرنے والوں سے کہیں زیادہ
نظر آتے اور [illegible] کارخانہ کا نہایت
بالکل [illegible] معطل ہو جاتا ہے - پس
جب ایسا نہیں [illegible]
کو [illegible]
سے [illegible] نہیں ہے [illegible]

رفتہ رفتہ معین الملک یعنی شاہ ثریا جاہ کا اسقدر
مقرب و منظور نظر ہوگیا اور اس نے اپنی جاں
نثاریوں سے شاہ سکندر جاہ کے دل میں اسقدر جگہ کر
لی کہ اکثر لوگ اسے شاہ کیوان جاہ کی مونچھ کا بال
تصور کرنے لگے۔ فرخندہ بیگم و نادرہ بیگم کی گذر بھی
شاہی محلات میں بے روک ٹوک ہونے لگیں اور عزت
و عظمت کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی

ادھر شاہ سلیمان جاہ الطاف خسروانہ
بڑھاتے جاتے تھے۔ ادھر یہ دونوں ماں
بیٹی بیگمات شاہی کے دلوں میں کھبتی جاتی
تھیں۔ خصوصاً نادرہ بیگم نے حرم شاہی
میں تو سکہ بٹھا دیا کہ تمام بیگمات اس کے
دیدار کی منتظر اور اسکے ایک نظر دیکھ لینے
کی دل و جان سے مشتاق رہتی تھیں بیگمات
گھنٹوں اسے اپنے پاس بٹھاتیں اس
کی پیاری پیاری باتیں سنتیں۔ ہنستیں۔
کھیلتیں دل بہلاتیں۔ اور اس کے خداداد
جمال پر قربان ہوتیں۔ اور کیونکر نہ ہوتیں
پیاری پیاری نادرہ کا حسن و جمال ہی
اس غضب کا تھا کہ دیکھنے والے کلیجہ
ہی تھام لیتے تھے۔

بچا ہے کس کا کلیجہ [illegible] کرتے ہیں لوگ
[illegible]
اس [illegible] والے نثار ہوگئے
اور [illegible] احسان

احسان ہے ملکے میں کسی پہ خوشی سے ہم
پھر یہ بھی آرزو ہے کہ قربان جائیے

حسن اتفاق سے ایک دفعہ شاہ فرید جاہ
کی نظر فیض اثر نادرہ بیگم پر جا پڑی۔ دیکھتے ہی دنگ
ہوگئے دیر تک اسکا حسن حیرت خیز و منزل جمال زلیخا
انگشت بدنداں تاکا کئے۔

پیاری نادرہ کے طوق میں اسوقت تک عمر
سولہ چاند چمک رہے تھے۔ شباب نامرادی پر
تھا۔ سینہ کے ابھار پر جوبن اور جوبن پر جھیدی
تھی۔ آرزو اور امنگوں کی لہر آئی تھی۔
حوصلہ اور دلوں کی خدائی تھی۔

جب شاہ عالی جاہ کی نظر اس بادہ
نظر پر پڑی تھی۔ اسکی ماں بھی اس کے ساتھ
کھڑی تھی ماشاءاللہ یہ بھی کچھ بیٹی سے کم نہ
تھی۔ اسکی بانکی ادائیں بھی کسیوقت
دلوں کے چھکے چھڑا دینے میں ذرا بھی
کشش و پنج نہیں کرتے بلکہ اپنے وقتوں
بیگمات میں [illegible]
گو اسوقت بیٹی کے شعلہ حسن کے آگے
ان کا چراغ حسن ٹمٹما رہا تھا پھر بھی [illegible]
دلوں کی خرمن ہستی کو پھونک دینے میں
برق عاطفت سے کم نہ تھا۔

شاہ کیقباد جاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سے زیادہ

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] سے [illegible]

[illegible]

جو عجیب ہو رہیں ۔
نادرہ بیگم ۔ قبلہ عالم ہندوستان کیسی تھی ۔
کی آنکھیں زیادہ ایک شاہ حاصل ہو سکتی ہے کہ جو شاہ عالم
عالمیان پھر جیسے شاہ کے حضور میں باریابی کی عزت
سے سرفراز ہو اور شاہ بھی وہ شاہ جو شہنشاہ ہو اور
شہنشاہ بھی وہ شہنشاہ جو عدل و انصاف کا [illegible]
[illegible] کا [illegible] رعیت پر [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہو سکتی ہے کہ حضور انور کا سایہ
ہمارے [illegible] خاندان ۔ بلکہ
[illegible] شاہان پر [illegible] ہے
[illegible] کی بارگاہ عرش پناہ کی باریابی
بھی ہمارے اور ہمارے [illegible]
سے لئے [illegible]
[illegible]
اور بھی [illegible] کا کام کر رہی ہے
[illegible] حضور عالی کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کریں اور جوان بنائے [illegible] سعادت
[illegible] اور فرخ [illegible] خیال کرتے بارگاہ
[illegible]
دعا کرتی ہوں کہ شہنشاہ کو [illegible]
[illegible] رہیں [illegible]

بھی شاہی [illegible] سے بیگم [illegible]
[illegible] بیگم ۔ آمین [illegible]
شاہ فلک بارگاہ شاہزادہ بیگم کی [illegible]
[illegible] فرمایا ۔
شاہ اودھ [illegible] بیگم ۔ [illegible]
[illegible] شاہانہ [illegible]
[illegible]
[illegible] تقریر سے [illegible]
[illegible]
فضل و کمال [illegible] اس کی
بھی کیوں کہ [illegible]
[illegible] کی نگاہ سے [illegible]
[illegible] بیگم [illegible]
[illegible] مہربانی ہے اور بیگم
بھی [illegible] ہیں ۔
شمس النساء بیگم ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] زیادہ وقت نہیں [illegible]
[illegible] میں کوئی [illegible]
[illegible] گزرے [illegible]
[illegible] شاہی سے [illegible]
[illegible] فرمان ہوئے [illegible]
فرماتے ہی یہ حکم صادر ہوا کہ [illegible]
[illegible] آج سے [illegible]
[illegible] بیگم کے نام سے [illegible]

ایسے بچے نادرہ بیگم سے شمس النساء بیگم
محلات شاہی کی بیگمات پر جاری ہونا چاہیئے حکم کے
صادر ہوتے ہی یہ کے مسکی زبان پر بھی آنا جاری
ہو گیا یعنی ملکہ نے بھی سنا اور دل سے پسند کیا
اور سکندر جاہ کی اس تفریحی سے بہت ہی شادمان ہوا
بیگمات شاہی میں اب تو اس حکم
سلطانی اور اس عنایت و مہربانی پر
کچھ کچھ چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ چنانچہ
دو بیگموں کا مکالمہ ناظرین کے سامنے پیش
کیا جاتا ہے۔

خورشید جہاں۔ بی خدا ہی خیر کرے
کچھ سنا بھی؟

خجستہ زمان۔ میں نے تو اب تک کچھ
نہیں سنا۔ خیریت تو ہے۔

خورشید جہاں۔ خیریت دریبیٹھے
سے مجھ سے بھی نہ رہیگا۔

خجستہ زمان۔ تم تو پہیلیاں کہتی ہو
میں مطلق نہیں بوجھ سکتی۔ کچھ
کہو گی بھی آخر معاملہ کیا ہے

خورشید جہاں۔ واہ کیسی بنی جاتی
ہیں گویا کچھ جانتی ہی نہیں! سارے
محل میں چل پوں مچی ہوئی ہے ڈھنڈورے
پٹ رہے ہیں اور آپ کان میں تیل
ڈالے بیٹھی ہیں۔

خجستہ زمان۔ اوہو اب میں سمجھ گئی
شمس النساء نادرہ کا معاملہ تو نہیں کہہ رہی ہو وہ تو
یہی معاملہ ہے

خورشید جہاں۔ جی ہاں یہی معاملہ مگر آپ نے
سمجھ کیا ہیں یہ کوئی ایسا ویسا معاملہ نہیں کھوج نکالا
شیشی نشہ بھی لگ رہے۔

خجستہ زمان۔ سچ کہتی ہو۔ اس شوخی کو تو بادشاہ
شاہ ذی جاہ کی شہد بھری آنکھ ہی نظر پہ نظر رہی تھی دیکھنا
چاہیئے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔

خورشید جہاں۔ معاف تو یہ ہے کہ یہ موئی دن
بدن شاہ ذی جاہ کے منہ لگی اور سر چڑھی ہوتی جاتی
ہے ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔

خجستہ زمان۔ دیکھنا چاہیئے یہ خدائی قہر
کیا قیامت اور کس پر قہر لاتا ہے۔

خورشید جہاں۔ گو مجھے اس کے چتون
اچھے نظر نہیں آتے۔ مگر سچ پوچھو تو ضامن
ایمان کی کہیں سے ایمان ہے تو سب کچھ
نگوڑی کو خدا نے صورت ہی ایسی دلفریب
دی ہے چہرہ پر بہار سے تو دور کنار رہے
شاہ کہ ایمان فدا کرتے ہیں۔ تم ہی ایمان
سے کہو کہ کبھی ایسی پاکیزہ دلربا صورت
دیکھی تھی۔

خجستہ زمان۔ یہ سچ ہی مگر یہ بھی نہیں
ہو سکتا
اپنی ناک کٹوائی جائے یا دوسرے کے
عیش و خوشی یا اپنی عیش عشرت فنا کر دی جائے

خورشید جہاں ۔ یہ کون کمبخت کہتی ہے کہ آپ اسکے اس آتش حسن چراغ گل ہو جاتا ہے۔ اپنی نوشاہ کو نثار کر دیں ۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ کچھ نہ کچھ اس بلا کے بے درمان کے دفیعہ کا بندوبست ضروری بلکہ لازمی ہے

خجستہ زمان ۔ بیشک ۔ مگر کیا کیا جائے سنتی ہوں کہ شاہ نو جہان خود اس پر لٹو ہو رہے ہیں اور حضرت کی نیت بھی ڈگمگا گئی ہے ۔ اگر یہ سچ ہے ۔ تو ہمارا کہیں کھوج بھی اس محل میں نہ ملیگا ۔ جبکہ ہمارے رنگیلے میاں ہی اس چھوکری پہ جان دینے لگے ۔ تو پھر یہاں کون پوچھیگا جب ہم ان کی آنکھوں سے گر گئے تو پھر سوا خاک میں مل جانیکے ہمارا اور کیا نتیجہ ہے

خورشید جہاں ۔ سچ کہتی ہو ۔ یہ سب ہماری بدبختی کے ثمرے اور بدقسمتی کے شگوفے ہیں ۔

خجستہ زمان ۔ اجی سب تو سب ہمارے نانا شاہ بھی اسقدر مرتے ہیں اسکے کہ ادا دیکھا نہ تاؤ جھٹ پٹ اس چھوکری کو لیٹ پیار نام شمس اللہ بیگم بخش دیا ۔ یہ گویا محبت جتانے اور لگاوٹ دکھانے کا پہلا زینہ ہے ۔

خورشید جہاں ۔ ہوا تقدیر ہے کہ ان سے [illegible]

[illegible]

اچھی صورت دیکھی اور پھسل پڑے ۔ خدا بچائے ان ہرجائیوں سے تم دیکھتی رہی ہو کہ اس موئی نگالی کی کیسی کیسی خاطرداریاں و چھوریاں ہوتی ہیں آنکھیں محلات شاہی میں کھلبلی سی پڑی ہوئی ہے پیار نام عطا ہو رہے ہیں ڈھنڈورے پٹ رہے ہیں ۔ اعلان ہو رہا ہے ۔ منادی ہو رہی ہے یہ سب کیا ہیں بدبختیوں کی نشانیاں ہیں آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ۔

خجستہ زمان ۔ مگر میں تو یہ ضرور کہوں گی کہ جب اپنا ہی سونا کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش ۔ اگر ہمارے مدلل شاہ خود ہی اوچھے نہ بن جاتے ۔ تو کیا مجال تھی وہ موئی تتی مجھے تو اس بیچاری کی بھی کوئی خطا نظر نہیں آتی ۔ یہ سب ہمارے سلطانی بادشاہ کے تشکلات ہیں ۔ ایسا علم سن آدمی تو دیکھنے میں ہی نہ آیا ۔ نہیں نہیں بادشاہ کا بھی کوئی قصور نہیں ۔ یہ سب ہماری قسمت کی خطا ہے ۔

پوچھو نہ کچھ ہماری پریشانیوں کا حال یار
ہم خاک میں ملا کے ہوئے آسمان سے ہیں

خورشید جہاں ۔ ہاں آگ بھی فرشتہ بھی اپنی وصیاد (لڑکی) کی روک تھام نہیں آتی ۔

خجستہ زمان ۔ [illegible]

[illegible]

ہے۔ اس کے سونے کی چتا اٹھ رہی تھی
ہے۔ کسی نے بھی بھری تھالی میں لات
ماری ہے۔ جو وہ مانے۔ سفتت کی تو
قاضی کو بھی مجال ہوتی ہے اسے کیا
کہتے سے کہا تا ہے۔ جو وہ ایسا ترنوالہ
چھوڑ دیا۔

خورشید جہاں۔ خیر یہ تو کوئی عجیب سی
اور انوکھی بات نہیں کیونکہ شاہوں کے لالی
قسمت کی گودی ایسی ہی ڈانواں ڈول ہوا
کرتی ہے مگر یہ تو کہو کہ کیا کانٹا بھی
نکل گیا۔ اور خدا نخواستہ وہ ہماری
ہماری بنگئی۔

خجستہ زمان۔ ابھی تک تو شاید یہاں تک سا
تو نوبت نہیں پہنچی مگر یہ بیل بڑھ جانا
ہی تو [illegible] معلوم ہوتا ہے۔

خورشید جہاں۔ یا اللہ تو اس فتنہ
کو جڑ سے ڈول کر۔

خجستہ زمان۔ ہوا تم اس چڑیل کو ارمان
سنانا دو [illegible] تاکہ اس کا حسن
خاک [illegible] بھی ہو [illegible] بھیل پائی
[illegible] کوئی تکا [illegible]
[illegible]

لیجیے پیا چاہے وہی سہاگن۔

خجستہ زمان۔ خدا کی قدرت عقل کی
چوکڑی اور شوکت۔

خورشید جہاں۔ بیٹا بہو اے حسن کی سرکار
سے [illegible] ہوا ہے اسکا ذکر ہی کیا اپنی اپنی [illegible]
انکو [illegible] ہے [illegible]
صاحبو اپنی اپنی قسمت ہے

خجستہ زمان۔ ماشاء اللہ [illegible]
فرعون بے سامان ہو رہی ہے خدا ابھی ہمارے
خون نشاط کو اس برق جہاں سوز کے آتش
حسن سے بچائے اور اتنا اگر بھی [illegible] پر [illegible]

خورشید جہاں۔ میری رائے میں تو
شہنشاہ بیگم کو بھی اس میں شریک کرنا
چاہئے۔ سوان سے بھی رائے لینا چاہیے
کیونکہ جو بات ہمارے لئے ہے وہی
ان کے لئے عجیب ہے تو ضرور کوئی
نہ کوئی معقول تدبیر اس بلا کے ٹالنے
کی نکالیں گی۔

خجستہ زمان۔ میری بھی یہی رائے ہے
اور امید واثق ہے کہ وہ اس ناگ کی
پوری کی پوری خبر لیں گی۔

خورشید جہاں۔ ہاں [illegible]
ان کو خبر کرنی چاہئے [illegible]

[illegible]

چڑھ چالیں اور شیشی بستی حرامیاں بنی نظر آتی ہیں
حجستہ ۔ ہاں بہن حضور بیگم بھی اپنے سا [illegible]
لینا میرے نزدیک اس نونہال کی جدائی گوارا تھا
تا کہ یہ بیل منڈھے ہی نہ چڑھنے پائے ۔
مختصر یہ کہ دیر تک انہیں کھچڑی پکا
کی اب وہی شمس النساء بیگم جو تمام حرم
شاہی کی آنکھ کا تارا تھی ۔ کسی کو ایک
آنکھ بھی نہیں بھاتی ۔ رشک و حسد و عداوت
کی آگ بھڑکتی تھی کہ بڑی مہر و گل
اندام حسینہ محلات سلطانی کے ادنیٰ اور اعلیٰ
بلبل آسا ۔ فریفتہ قمری نمط شیفتہ
کلانے کی طرح چھپنے اور رخسار کی طرح [illegible]
یہ رنگ ڈھنگ دیکھ دیکھ کر اس بیچاری
کے ہاتھوں کے بھی طوطے اڑنے لگے اور
رنگ فق [illegible]
اندامی دفعتہ طاری ہے اور بس یہ کہ گئی ۔
اب جسے دیکھئے اس بیچاری کے خون کا
پیاسا نظر آتا ہے ۔
بے اختیار پایا [illegible]
جیسے ان دوست نما دشمنوں [illegible]
شمس النساء بیگم کی طبیعت کچھ ایسی سادہ
واقع ہوئی تھی [illegible] سادگی ہی پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حسن جوانی ہے جوانی کا شکار ہے
سادگی [illegible] کس کیلئے [illegible]
اتفاقاً ایک رات شمس النساء بیگم بڑی بیگم کی محفل
میں شہزادیوں اور خواصوں سے مزاح و مذاق
کی باتیں کر رہی تھی چونکہ یہ شہزادیاں اور
خواصیں بھی اپنے اپنے حسن و جوانی میں یکتا
روزگار سے کم نہ تھیں مگر بیگم کی تو بات ہی کچھ اور ہے
شہزادیاں اور خواصیں آسمان حسن کی تارے تھیں تو
شمس النساء بیگم شمس [illegible]
آسمان کے تاروں کی جو کچھ حیثیت ہوتی ہے
وہ اظہر من الشمس ہے ۔
خواصیں ۔ شمس النساء بیگم سے مخاطب ہو کر
بی شمسا تمہاری زلفیں رخ انور پر بکھر
کر [illegible]
[illegible]
تو ان سے نکال کیوں نہیں دیتیں ۔ کہیں
یہ موذی کسی کو ڈس نہ لیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شہزادی ۔ [illegible]
[illegible]
شمس النساء بیگم [illegible]
[illegible]
[illegible]

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہ پُر مذاق و شعر بھرا جلسہ ابھی اپنے انہیں مزے میں مشغول تھا کہ بڑی بیگم صاحبہ کی آمد آمد نے اسکو چشم زدن میں منتشر کر دیا کیونکہ بڑی بیگم صاحبہ سامنے ایسی باتیں داخل بے ادبی تھیں اسلئے یہ جلسہ فوراً درہم برہم ہو گیا کچھ تو ادھر ادھر چھپی ہوئی تھیں اور کچھ ٹھٹک کر دم بخود ہو کر وہیں رہ گئیں۔ شاہی محلات میں ایک ایک محل کے اندر اسقدر مکان کمرے کوٹھڑیاں بالا خانے صحن وغیرہ ہوتے ہیں کہ بھول بھلیاں کہنا کسی طرح بیجا نہیں۔ جب بڑی بیگم صاحبہ کی آمد سے جلسہ مذکور میں ہیجان پیدا ہوا تو شمس النساء بیگم ایک بالا خانہ میں جا چھپی۔ بالا خانہ اصل میں بڑی بیگم صاحبہ کا خاص نشستگاہ تھا کیونکہ بڑی بیگم صاحبہ اکثر یہیں آرام فرمایا کرتی تھیں شاہزادہ سلیم جو حسن پسندی میں قیس و فرہاد کا بھی استاد تھا وہ اس وقت اپنی والدہ کے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ اسے بڑی بیگم یعنی اپنی والدہ سے کوئی ضروری کام تھا اور وہ کسی اور بیگم کے گھر تشریف فرما تھیں۔ اسلئے شہزادہ صاحب انکے انتظار میں اس پلنگ پر لیٹ گئے تھے کہ یکایک کسی کی چاپ نے انہیں چونکا دیا۔ تنہائی میں ایک خوبصورت صورت نظر آئی جو پیاری پیاری سی شمس النساء بیگم کی دلکش و دلربا شکل تھی اب کیا تھا آنکھیں لڑ گئیں۔ تیر نظر دونوں کے جگر کے پار ہو گیا۔ ادھر شاہزادہ ادھر مہ پارہ اپنا اپنا کلیجہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر انگشت بدندان رہ گئے مگر شمس النساء بیگم عجب مخمصے میں پھنسی۔ ادھر بڑی بیگم صاحبہ کا خوف پیچھے جانیکا مانع ادھر شرم و حیا یہاں ٹھہرنے کے خلاف آخر خوف شرم پر غالب آیا۔ اسلئے یہاں سے قدم اٹھانیکی جرأت نہ ہوئی۔ اور ایک کونے میں چھپ رہی۔

شہزادہ۔ یا الٰہی میں اسوقت عالم خواب میں ہوں۔ یا کہ بیداری میں یہ میرے سامنے بجلی سی کیا کوند گئی۔ کیا آفتاب آسمان سے اتر آیا۔

یہ کلمے سنتے ہی شمس النساء کے ہوش و حواس غائب ہو گئے شرم سے آنکھ بچا کر اسی کونے میں دوسری طرف منہ پھیر اور بدن سمیٹ کر چپکے سے بیٹھ گئی۔

شہزادہ۔ واہ اتنی سی بھی نہیں یہ تو آپکو ضرور ہی بتانا ہوگا کہ آپ کس گلستان حسن کی بہار اور کس گلستان کی بہار اور کس بوستان نزاکت کے گل بے خار ہیں۔

شمس النساء بیگم نے دوپٹے کی آنچل سے اور بھی منہ چھپا لیا اور آنکھیں نیچی کر لیں مارے شرم کے پسینے سے تر بتر ہو گئی نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا معاملہ تھا۔

شہزادہ۔ واہ ایک نہ شد دو شد۔ اللہ اس منہ
چھپانے کی ادا نے تو اور بھی دل چھین لیا۔ اللہ رے
حجاب۔ خدا کیلئے پردہ سے ہاتھ ہٹا۔ یہ پردہ اٹھائیے
مرتے کو مارے شاہ مدار مگر پھر اگر آپکو منہ چھپانا منظور
ہے تو لیجئے میری گردن بھی خم ہے کیونکہ۔ آتش

منہ کو چھپائے نہ میرے قتل کے لئے
شمشیر بے نیام ہے ابرو حضور کا

اور اگر اس سے بھی زیادہ اختیار منظور ہے اور چھپانا
ہی بہتر ہو تو پھر دیر نہ فرمائیے۔ ذوق

آئیے آنکھ کے پردے دل میں چھپا دوں حجاب
یاں بھی کچھ ڈر ہو تو خانۂ دل حاضر ہے

شمس النساء بیگم نے سہم کر اور بھی اپنی نظریں زمین
میں گڑا دیں اور مارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگی
شہزادہ۔ اللہ ری خاموشی۔ یہ تو خاموشی نہیں ہم
مرنیوالے کیلئے اتنی چپ بھی ہے۔ ذوق

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

شمس النساء سخت مجبور ہو کر ایک ادا سے کہتی ہے
شہزادہ عالم بھلا آپ یہ کیا فرماتے ہیں میں اس قابل کہاں
یہ صرف آپکا حسن ظن یا بھولا پن ہے
شہزادہ۔ اسے یہ تو آپ میرے دل سے پوچھئے جسے آپکی
تو کو نظر نے دیدہ بازی کا ایک نمونہ دکھلا کر دن دہاڑے لوٹ لیا
میاں انجان سے۔ ذوق

جتنی بھولی ہے نازک نگاہ چشم ناز کا
اتنا ہی دل شکار ہے اک تیر ناز کا

خدا کے لئے ایک بار تو پھر دیکھ لو کیوں مجھ سے بچھڑی
نظر پھر رہی ہے اسے دل درد کر بھی خوب ستا رہا ہے اور
تڑپ رہی ہے۔

دیکھا تھا ایک نظر تو قیامت گذر گئی
اب کہیں کیا دکھائیں تمہارا نہ دیکھنا

شمس النساء۔ شہزادہ عالم آپ ہمارے بادشاہ
ہماری پناہ ہیں اور ہم آپکی رعیت۔ حضور ہم آپکے
عزیز اور نمک خوار ہیں تو آپ ظاہر ہو جائیگا آپکو
ایسی ناچیز رعایا سے ہمکلام ہونا زیبا نہیں۔
شہزادہ۔ اللہ اللہ کیا شیریں تقریر ہے۔
شمس النساء۔ یہ سب آپکی ذرہ نوازی ہے
ورنہ ہم ایک غریب رعایا نمک خوار حضور کے ہیں
ہمارا حفظ مراتب آپکو لازم بلکہ ملزم ہے
شہزادہ۔ یہ آپ اپنی منکسر المزاجی جو چاہیں فرمائیں
مگر میرے نزدیک تو آپ بھی اقلیم دل و حسن اور
عالم دلبری کی بیگم ہیں ورنہ جب میرے دل کی سلطنت
پر آپکو یہ فتح کیا ہے اس نہ حاصل ہوتی فرمائیے یہ سچ یا جھوٹ
شمس النساء بیگم۔ شہزادہ عالم خیر تو ہے
یہ زیادتی۔ اور تو حفظ مراتب کو کام فرمائیے
اور کچھ تو میری حالت زار پر ترس کھائیے میری
دل شکنی سے آپ کو کیا مل جائے گا
کیا آپ نے سنا نہیں۔ آتش

بت خانہ کو توڑ ڈالئے مسجد کو ڈھائیے
دل کو نہ توڑیئے خدا کا مقام ہے

شہزادہ۔ جان من ہاں

ترا ہر عشق میں شاہزادہ کا ایک تازہ شعر
اور سنئیے گیا اب کی جان دیا نظروں سے
جو شہزادہ عالم تشریف نہیں لائے گذر رہے
ہمہ در عشق تو ہرزہ سرایاں تمام داشتند
گر تو چناں باشی گرفت عالم تمام است
شمس النساء بیگم۔ شاہزادہ عالم خدا را
شہزادیوں سے شعلہ ناموں کے محافظ
بچے رہیئے اور ایسی ڈانواں ڈول نیت
کو دیا بر بیعہ فرمائیے۔
شہزادہ۔ جی ہاں بجا اور بہت بجا ارشاد
ہوا۔ شہزادیاں تو ویسی بھی کی لت نہ چھوڑیں
اور ہم دل دینے کا ایسا پیر بدل — واہ کیا
ان کا انصاف اور انوکھا فیصلہ ہے مانتا
ہوں جان من اب اگر بجائے تم ... کو
حضور و جناب اب ایسی شان میں آپ کے
منہ سے نکلا تو ستفدیو ... لگ ہو جیکے —
کہ آپ کے یہ نازک گلبرگ رخسار شگوں
ہوں سے گل سوسن نہ ہو جائیں تیرا
ذمہ —
اچھا اب آپ سیدھے اور صاف
صاف یہ بتا دیں کہ آپ کس خوش نصیب
کے گھر کی روشن چراغ ہیں اور کس والدین
یا ارمان باغ کی لالہ بیداغ ہیں —
شمس النساء بیگم۔ یہ تو میں ہرگز نہ بتاؤنگی
... نہیں ... کا نام ...

شمس النساء بیگم۔ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی تعریف دل سے سننے
کرنیکا مرض نہیں ہے۔ پھر میں کیونکر پسند کروں
شہزادہ۔ کیوں۔ وجہ سبب۔ موجب باعث
شمس النساء بیگم۔ یہ وجہ تو سبھی اپنے دل
سے پوچھ سکتے ہیں ہم سے عرض کرنیکی تو کوئی
ضرورت معلوم نہیں ہوتی
شہزادہ۔ اے ظالم تیری ابھی دو معنی بھالی
ادائیں ہیں جو بے تیغ و خنجر میرے دل کے پرچھے اڑا
رہی ہیں۔ اللہ کس بے درد سے پالا پڑا —
بچھڑی کی۔ اپنی قبلہ عالم سے تعلق
سبب کے رشتے قدم وادی محبت میں
یہ راہ وہ ہے جہاں خضر بھی خراب ہوا
شمس النساء بیگم۔ شہزادہ عالم یہ آپ کو
ہو کیا گیا۔ عقل و خرد سے کام لیجئے —
شہزادہ۔ ابھی تک آپ کو یہ بھی خبر نہیں —
اجی ہو کیا جاتا — وہ آپ کی الفت کے
سودے یا جنون کے جان جان، جب
دل و دماغ ہی بے قابو ہو گئے تو پھر
میرے جنون و سودے میں کس مجنوں کو
شک ہو سکتا ہے البتہ اب تو
تمنا ہے کہ کیا آپ میں مروت پیدا نہیں ہوگی
شمس النساء بیگم۔ شہزادہ عالم ایسی باتیں
بالکل آپ کے شایان شان نہیں —
شہزادہ۔ آپ تو شایان شان ہوں یا نہ ہوں
کیونکہ جب دل ہی قابو میں نہیں تو پھر

چارہ ہی کیا ہے مگر تیغ ستم بید دور آپ مطلب کی کیوں ہوئے گئیں
شمس النساء بیگم - خدا نہ کرے میں ایسا
کرنے پر مجبور ہوں - پیشتر اسکے کہ میں اپنے والدین
کا حضور کو نام نشان بتادوں ایسی بے شرم مجھ
بے غیرت کا ڈوب مرنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر معذور
سمجھکر معاف فرمائیں تو نہایت مناسب ہے
شہزادہ - میرے نزدیک تو آپکا اور آپ
کے والدین کا کوئی ننگ کا مقام نہیں ہے
بلکہ فخر و مباہات کی جگہ ہے - اس لئے
اپنے قیامت خیز و انداز آفت انگیز کا صدقہ
یہ تو ضرور ہی بتا دیجئے کہ آپ کس برج شرافت
کی روشن اختر ہیں - ورنہ میں آپ کو
یہاں سے ہلنے نہ دونگا - اور ہاں یہ تو بتائیے
کہ کیا آپ کے والدین سلیم سے تعلق رکھنے
کو ناپسند فرماسکتے ہیں - ممکن ہی نہیں
شمس النساء بیگم - بیشک وہ آپ سے
جوان رعنا حسین جمیل حلیم سلیم - متین
مہذب - عاقل فاضل شہزادے کو ناپسند نہیں
کرسکتے مگر اس بے حیائی اور اس رسوائی
کو بھی ہرگز ہرگز پسند نہیں کرسکتے - کیونکہ
یہ باتیں شرافت کو بٹہ لگانے اور نجابت کو
خاک میں ملانے والی ہیں البتہ دولت و حشمت
کے بھوکے وہی لوگ ہوسکتے ہیں - جو
شرافت و عصمت کے دلدادہ نہیں - بھلا وہ
کہاں ہونگے جو عزت و عفت و عصمت اور
پاکدامنی و عزت کے شیفتہ ہیں اور شرافت
و نجابت کے فریفتہ ہیں - ہمارے والدین
تو خدا کے فضل و کرم اور شاہ سلیمان جاہ
فیض قدم سے ایسی دولت پر شاید تھوکتے بھی
نہیں - شہزادہ - بہت اچھا یہی سہی - مگر
جب تک آپ یہ نہ بتائینگی میں آپکا پنڈ نہ چھوڑونگا
چاہے قیامت ہوجائے آپکو صرف یہ بتا دینے میں
عذر ہی کیا ہے کہ آپ کس خوش قسمت باپ کی خوش نصیب
بیٹی ہیں اور محلات شاہی میں کس تقریب سے آنا ہوا
شمس النساء بیگم - خیر اگر آپ اسی پر ادھار
کھائے بیٹھے ہیں اور میرا پیچھا نہیں چھوڑتے
تو میں مجبوری بتائے دیتی ہوں کہ میں آپ کے
نمکخوار معین الملک کی لخت جگر ہوں
اب تو سمجھیں بی بی :-
شہزادہ - اخاہ یہ کہئے - کہ آپ ہمارے
معظم مکرم معین الملک کی لخت جگر و نور نظر
ہیں مگر بیبیاں بخشتی ہونگی شیر تو اپنا شکار
کبھی نہیں چھوڑتا - اسے کسی نے بخشنا
سکھایا ہی نہیں - اسوقت تو آپ شیروں کا
شکار ہورہی ہیں بخشنا چہ معنی -
بھیدی - الحذر یہ دھمکی - دیکھئے کہیں
آپ کی یہ دھمکی آپکا یہ شکار نہ کر بیٹھے مگر
اسوقت تو خیر سے آپ ہی تیر ادا کے شکار
نظر آتے ہیں - خدا ہی خیر کرے -
شمس النساء بیگم - جی ہاں بندہ نواز

بیگم ارشاد ہوا۔ کہیں خدانخواستہ فصد کی
ضرورت تو لاحق نہ ہو۔
بھیدی۔ (واہ) بیگم صاحب پھر تو آپ بھی کھل کھلیں
نہیں نہیں۔ یہ صرف میری سمجھ کا پھیر ہے معاف
فرمایئےگا میں نہیں سمجھتا تھا کہ جواب شعر کی بزرگی ہے
شہزادہ۔ اب تو حضور کا سودا خرید چکا۔ دیکھا
آپ کے ہوتے ہوئے ناکامرادی کیطرح ہی کیا اور اگر
سچ پوچھئے تو یہ سودا خریدا ہے جس سے چکا ہونا
ہزار بیماری سے بہتر ہے خیر الحمدللہ کہ ایک جھگڑا تو چکا۔ اب
اپنی اس پیاری پیاری صورت کا صدقہ اتنی
بات اور بتا دیجئے کہ شاہی محلات میں
تشریف لانے کا سبب کیا ہے کسی اور
غرض سے تشریف لائی تھیں یا میری ہی
شامت آئی ہے دل کے لوٹنے کا ارادہ تھا
یا میرے ہی سودائی بنانا منظور تھا۔
شمس النسا بیگم۔ اصل میں ہماری تشریف
آوری یہ سمجھ کے کیا جانوں بمیر فرشتہ
بھی نگاہ اشتہا جاوت نہیں جانتے (آبدیدہ
ہوکر) حیف یہ بھی اپنی قسمت کی خوبی ہے
کہ جو آپ سا شاہزادہ والا تبار ایک معصوم
صفت ملکوتی خصلت کو خدا جانے کیا
کیا سمجھ لے گئے نہ والدہ صاحبہ کے ساتھ
آئی تھی بیگم صاحبہ کی حضوری کی عزت حاصل
کرنے نہ ان بدلمابیوں کے سبب ہوتے آئے
چارہ ہی کیا ہے جو کچھ خدا دکھا دے ناچار دیکھنا

شہزادہ۔ (مخوف ہوکر) نہیں نہیں خدا
گواہ ہے مجھے کوئی اور گمان نہیں میں آپکو
درج شرافت دریائے سرکا گوہر سمجھتا ہوں خدا کیلئے
آپ کوئی بات میری طرف سے اپنی خاطر میں نہ
آنے دیں۔ اور نہ میری جانب سے کسی قسم کی تائیدگی کو
اپنے دل میں جگہ دیں ورنہ میں کہیں کا بھی نہ
رہوں گا بجز خدا کی بات پیغمبر کی پھٹکار ہو
جو میرے دل میں آپ کی طرف سے برے
نام بھی کسی بدگمانی نے جگہ پائی ہو۔ اب
آپ اس اپنی زودرنجی کا صدقہ اتنی بات
اور بتا دیں۔ کہ آپ کا پیارا نام کیا ہے۔
شمس النسا بیگم۔ (دھیمی ہوکر) میرے
نام سے آپکو کیا غرض۔
شہزادہ۔ اللہ رے بھولاپن! مجھے غرض
نہیں ہے تو کس کمبخت کو ہے۔
شمس النسا بیگم۔ آپ تو ناحق پیچھے
ہی جھاڑ کر پیچھے پڑ گئے۔ اس کی تو میں ادائی
ضرورت ہی نہیں دیکھتی۔ مگر آپ کی
ضدی طبیعت کبھی نہیں ماننے دیگی
اس سے مجبوری نام بھی بتائے دیتی
ہوں۔ آپ کی کنیز زادی کا پہلے تو "نادرہ" نام
تھا۔ مگر خطبہ سلطانی میں شمس النساء بیگم
عطا ہوا۔ اور اب بھی مشہور خاص و عام
ہے محلات شاہی میں بڑی بیگم صاحبہ
کی خدمت میں حاضری کی عزت والدہ

صاحب کو حاصل ہے جنکے ساتھ کبھی کبھی میں بھی
شمسی بیگم صاحبہ کی قدمبوسی کا فخر حاصل کر لیتی ہوں۔
یہی غایت محلات شاہی میں ہماری آمد کی ہے
ورنہ اور کوئی غرض ہے نہ غایت۔

شہزادہ۔ اے پیاری شمس النساء بیگم اپنے آپکے
حسن زیبا اور ادا دلربا کا مجھ پر پورا پورا دل
چل گیا ہے اور آپکے مجھے دین و ایمان بلکہ سارا
جہان سے کھو دیا لیکن کانہ رکھا میں اپنے آپکو نہایت ہی
خوش نصیب و خوش سمجھوں۔ کہ جس
طرح آپ کی دلربا اور رعنائی نے
میرا دل زبردستی چھین لیا ہے اسیطرح
آپ بھی اپنی اس دلربا صورت اور
اس دلکش آن و بان کی خیرات میں
چپکے سے اپنے دل بھی میرے حوالہ کر دیں
تاکہ مجھے کچھ تو تسکین رہے ورنہ علاوہ
مفرقت و درد و مفارقت سے میں جاں
بے خار ہوتا نظر نہیں آتا ہائے ہائے سہ وفرقت
نوشتے سے ہوا ایک حرف بھی ہرگز نہ مٹ کم
جو پیشانی میں لکھا تھا مری وہ پیش آیا

شمس النساء بیگم۔ شہزادہ عالم۔ محسن
معین الملک کی لڑکی تنگ خاندان ہوتا
کیونکر پسند کرے آخر ہیبت اسلامی عزت
شرعی یا رسم و رواج زمانہ بھی کوئی چیز ہے۔
ہاں نہیں واللہ! آپ میری خاندانی شرافت
و سلطانی قدر و منزلت دھبہ لگانیکی جرأت
نہ فرمائیں۔ نہیں بیٹھے بیٹھائے میرے خون ناحق
کے بیانہ ہو جائیں اور ہر گز ہرگز ان ہونی نفرش
کی امید بھی نہ رکھیں۔

شہزادہ یہ دیکھے بیسکے جواب ہم تو سچ ہی کیوں
نہیں کر ڈالتیں۔ کہ جھگڑا ہی پاک ہو جائے

شمس النساء بیگم۔ دمتا ہے ہو کیں خدا کیلیے
ایسا منحوس پن و دلخراش کلمہ تو آپکے منہ سے نہ
نکالیں اور آپ سے اسقدر پیام نہ ہو جائیں کیا
ان بان شہزادگی ہی کہیں کھو بیٹھے۔

سپیدی۔ کیوں بیگم صاحبہ آخر محبت
آہی گئی نا۔ دل را بدل راہیست اسی کو کہتے ہیں

شہزادہ۔ جان جان! فقط آن بان
ہی نہیں۔ بلکہ دین و ایمان ہوش و حواس
عقل و خرد سب کچھ کھو بیٹھا۔ نہیں نہیں
بلکہ لٹ گیا۔ اور لٹا بھی کہاں آپ اسنے
دربار عشق میں۔ اسکا تو بیگم صاحبہ نے
کچھ جواب نہ دیا مگر بھی نظر کرکے اٹھنے
کے لئے چپکے سے چلی تھیں۔ کہ شہزادہ
دلدادہ نے لپک کر ٹیگین بیگم کا دامن
پکڑ کر کہا کہ پیاری آپ نے میری ایک
بات کا بھی الفت و محبت سے ملتا ہوا
جواب نہ دیا۔ ہے آپکے اپنا درد دل
کہا اور یہی بتا دیا کہ آپکے جلوہ حسن نے مجھے
بیخود کر دیا آپکے جمال بے مثال نے مجھے مخزن
رنج و محن ملال کر دیا آپ کی بے اعتنائی

کسبیج اداکی کی بادسموم نے میرے باغ عیش
وگلشن عشرت کو پژمردہ و پامال کر دیا آپکی
چھپی نگاہوں نے مجھ پر وہ تیر برسائے کہ الامان
مگر افسوس کہ آپکی سنگدلی وستم شعاری آپ کو یقین
نہیں کرنے دیتی ہے اگر کوئی تدبیر ایسی
ہوتی۔ کہ میں اپنا سینہ شگاف کر کے آپ کو
اپنے مغموم و مہموم دل کی حالت دکھا
سکتا ہے ہر چند کہ آپکی دلشکن باتوں نے
میری دلشکنی و مایوسی میں ذرا بھی مروت سے
کام نہ لیا مگر میں پھر بھی ناامیدی کو اپنے
پاس پھٹکنے نہ دونگا۔ کیونکہ میرا دل آپنے
لوٹ لیا۔ یا میرے دلبر آپ کا جادو
چلگیا تو ممکن نہیں کہ آپ کا دل بھی میرے
دشنہ محبت کا زخمی نہ ہوا ہو۔
یہ دوسری بات ہے کہ آپکی محبت
دیر میں ظاہر ہو۔ یا آپ اسے اپنے پہلو میں
دیر تک داب رکھیں۔ اور ضبط سے کام
لیں۔ مگر ایک دن ضرور رنگ لائے گی
چاہے آپ اسپر لاکھ صبر و جبر کے آرے چلائیں
آپ کو میری جان کی قسم آپ کے نزدیک
کوئی چیز نہ سہی۔ آپ بتادیں۔ کہ مجھے
اپنے ناامید و مایوس تو نہ ہونا چاہیئے۔
اگر ایسا ہے تو آپ خیال فرمائیں کہ اس وقت
آپکے ننگ و ناموس کی بربادی اور آپکی ذلت
و رسوائی بالکل میرے قبضہ اقتدار و حیطہ اختیار میں

کیونکہ خدانخواستہ آپ سے کچھ بے ادبی ہوا جیسا
کر دیتے ہیں کہ صرف یہ الزام لگانا ہے کہ آپ
میری موجودگی میں بالاخانہ پہ تشریف
ہی کیوں لائی۔ فرمائیے ہے نہ۔ میرے
مطلب اور میرے ڈھب کا موقعہ۔
بھیدی۔ جی ہاں۔ کیوں نہیں! مانتا
ہوں پیر و مرشد! کیا اچھا موقعہ اور کیا عمدہ
گھات ہے!!!
شمس النسا بیگم۔ دہشت زدہ ہو کر
اور لگاوٹ سے مسکرا کر کیوں آپ بھی
تو عشق کے چھینٹے میں آچکی ہیں۔ شہزادہ
عالم انسان کو اس مسبب الاسباب
سے کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسے
سبب پیدا کرنے میں ذری بھی دیر
نہیں لگتی۔ یہ کہہ کر اور ہاتھ جھٹک کر چلنے
ہی کو تھی۔ کہ شہزادے نے پھر ہاتھ تھام لیا
اور کہا کہ۔
شہزادہ۔ یہ دل مرا آپکی نذر کر چکا۔
آپکی فرقت میں یہ مجھے چین نہیں لینے دیگا
بہتر ہے سے مصرع:
تڑپا کرے گا جدائی میں خون دل ہوگا
اسے بھی آپ لیتے جائیے خدا کیلئے
شمس النسا بیگم۔ [illegible]
سے اچھا [illegible] میری امانت آپکے پاس [illegible]
[illegible] گی۔

پہلے کسی روز کلاں کی چھیڑ کر چلدی حسن اتفاق سے [illegible] بڑی بیگم صاحبہ سے شہزادوں [illegible] کے محل کے سب سے حصہ میں فرق [illegible] تھیں ۔ ورنہ خدا نخواستہ اگر شمس النساء بیگم [illegible] سے اترتے دیکھ لیتیں تو اللہ عالم [illegible] پاکر تیں شمس النساء بیگم یہاں تنہا [illegible] محل کے اس حصہ میں [illegible] [illegible] سے باز نہیں سمجھا تھی کہ پہنچی

چھیواں باب

یاروں کی چہ میگوئیاں

[illegible] سے یار سہاری ارادے اپنی [illegible] بیٹیاں سمجھی ہیں ہم بیزار شہ میں [illegible] ہے مرغان چمن اپنی اپنی [illegible] میں اپنے بیدار کیے کی یاد [illegible] ابتدا ان کی گدا [illegible] سے فارغ ہو کر عبادت گاہ [illegible] اپنے گھروں کو واپس جا [illegible] سوت بھی سے [illegible]

[illegible] ایک پرندا ود لکشا باغ [illegible] دلربا پھولوں [illegible]

خوش رو نوجوان حسن کی پیشانیوں پر جاہ و جلال و حشمت و اقبال کا ستارہ [illegible] کے ستارے کے درخشاں و تاباں تفریح طبع [illegible] نور کا تڑکا ہے [illegible] یعنی اتفاق سے مشیت [illegible] تاج نکہت کا [illegible] گلیاں [illegible] ہی ہیں [illegible] فضا جنگل کے سے [illegible] الحضر ہیں —

نور کا تڑکا ہے [illegible] تھا [illegible] صحن چمن میں گلوں کو [illegible] سو [illegible] پھولوں کو عارض جاناں [illegible] کو وہ من کی [illegible] وعشوہ کو دلبستی [illegible] کو گیسو [illegible] پنکھڑیوں کو لب دلربا [illegible] خیال کرتے [illegible] اس کی یہ [illegible] حالت دیکھ [illegible] مرغان چمن تراہنے کے شوق [illegible] کے بدلے آہ و فغاں کر رہے ہیں —

نور کا تڑکا ہے [illegible] کے قطرے اپنی تروتازگی سے [illegible] روح افزا بہار دکھلا رہے ہیں۔ اور ان خوش آب قطروں کا بستر سبز [illegible] پنکھڑیوں پر نظر آجاتا [illegible] ہے۔ کہ اس باغ کو [illegible] کو بچا ہے۔

[illegible]

[illegible]

نور کا تڑکا ہے ہمارے یہ دونوں نوخیز
نوجوان غم کھائے اور دل بہلا نہیں مصروف
ہیں حسن کے پنہیں خلد بریں اس وقت انکے
نیچا ہے اور یہ انکی روش روش کی سیر سے
کیف تازہ اور سرور بے اندازہ اٹھا رہے ہیں
بظاہر تو یہاں دل کی فرحت اور دماغ کی طراوت
کے تمام سامان ہیں چنانچہ یہ پیارے پیارے گلو تکو
پیار کی نگاہوں سے دیکھ دیکھ کر اور پیار سے
اٹھا کر اپنی جیب و دامن میں رکھ لیتے ہیں مگر پھر بھی
وہ رہ رہ کر انکی دلی راز کا صاف پتہ چل جاتا ہے ایک
کسی عقدہ لاینحل حل یا کسی مشکل کی
مشکل کشائی کی ادھیڑ بن میں زلف یار
کی طرح پریشان ہیں اور سودائیوں
کی طرح کسی امید کے بر آنے کی امید پر
سرگرداں ہیں۔

ان میں سے ایک تو ہمارے اس
ناول کا نقش ناطقہ شہزادہ سلیم ہے
اور اسی کے چہرے سے ملال کے
زیادہ آثار نمایاں ہیں۔

دوسرا نوجوان شہزادے کا مخبر اور
ادبی لنگوٹیا یار خواجہ محمود ہے۔
شہزادہ تیاں لگا کر بیٹھ تو ہی اگر [illegible]
پر کوشیاں ہو رہی ہوں وہ کسی
پر انگوٹ معاملہ میں [illegible] میں ہو
ہماری پیاری پیر جس کا تانتا کر رہا ہو رہے

ایک ظالم ظلم دوست اسے شلویہ جانی
اس پر سے پیارے و پتھری دیکھ کو پھر بھی خام
دل سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے
ان اسے جذبوں تو ہی ایسا شور دکھا
کہ وہ پری پیکر خود ہی اپنا دل قطعے
بے چین ہو کر چھم چھم کرتی آجائے تاکہ
یہ ظالم منہ کی کھا جائے۔

خواجہ محمود۔ جی کیوں نہیں۔ ذرا کسی
گرمائیں منہ و مونچھ کیجئے۔ اگر آپ کے
جذبہ دل یا کشش متصل ہیں اب بھی
جذبہ یا کشش ہوتی تو پھر رہتا ہی کیا ہے
کا تقاضا کرتے ہی مرے اڑ جاتے

شہزادہ۔ بھئی تم تو ناحق میرا سر پھرا رہے
ہو نہیں معلوم کب کی کسر نکال رہے
واہ اچھی ہمدردی کی اور اچھی دلسوزی کی
اجی حضرت شمس النساء کی محبت میری
رگ رگ میں سرایت کر گئی ہے جو مجھ سے
کسی طرح جدا ہی نہیں ہو سکتی
اور اپنا تو یہ مقولہ ہے۔ ع

پھر دل میں اس سے تو مجھ سے پھر اٹھے جگر

خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم [illegible]
ابھی [illegible] سے [illegible] آپ
سا آگ پر [illegible] شیفتہ ہو گیا
وہ کون ایسا [illegible] معاملہ
آپکے مزاج کو [illegible] پراگندہ کر رکھا ہے

شہزادہ - بھئی تم تو وہی باتیں پکڑ بیٹھے اور ناحق
آ ۔ کسی طرح اکھٹا جانے ہو جبکہ میں تم سے
جاں نثار دلکو غیر سمجھوں اور اپنا پوشیدہ بھید
چھپاؤں بیشک بیٹھے ابتک آپ صاحبوں سے
اس راز کو جو اہم معاملہ کو نہیں ظاہر کیا اور نہ ابھی
تک اسکا موقعہ آیا خیر جب نہ سہی اب سہی
کہ ایک کافر ادا جفا کا ظالم ستمگار نے اپنی تیغ
اداؤں خنجر جفا سے ذبح کرکے میرے متاع
صبر و شکیبائی کو لوٹ لیا ۔
خواجہ محمود - اخاہ تو یہ سنہ فرمائیے کہ دل
کہیں کھو بیٹھے ۔
شہزادہ - اجی حضرت ۔ صرف دل ہی نہیں
کھو بیٹھا ۔ بلکہ صبر و قرار شادمانی
وکامرانی محبت و مسرت سب کا خون
ہوگیا - ایسا تو ہوا ہے کہ یہ زاری اضطرار
بیقراری سے کسی اور میں مزہ نہیں آتا
سخن آتش
کچھ نہیں حال نہیں ہے اپنا
کچھ عجب ڈھنگ بنا کرتا ہے
خواجہ محمود - ہو ہو - کیوں نہ ہو مرشدا
خوب ہی مزہ میں آئے خوب ہی رنگ لائے
کہاں سے [illegible] تو انشاء ہو کہ کس
جادو نظر سے نظر لڑ گئی - کس پری چشم
نے آپ کا بھولا بھالا دل اپنی جادو بھری
نگاہوں سے تسخیر کر لیا - ذرا میں

کبھی تو سنوں ۔
شہزادہ - بھائی جان کیا کہوں کچھ کہتے ہی
نہیں بنتی - اے گھر بیٹھے ہی لٹ گیا بس
اس سے زیادہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ - آتش
نام لے سکتے نہیں محبوب کا
کیا کہیں کشتہ ہیں کس سفاک کے
خواجہ محمود - بھلا کچھ تو فرمائیے اگر نہ فرمائیگا
تو آپکے درد کا درمان کیونکر ممکن ہوگا ۔
شہزادہ - اے یہ تو پوچھو ہی نہیں
کہ کس قیامت خیز آفت انگیز فتنہ دوراں
آفت جہاں نے میرے دل و جگر میں آرام
چین عیش و عشرت سب چھپا پا مارا بس
درد فرقت ہے اور سلیم ہے کہ سب میسر
تو لے اسے درد خوب [illegible]
اسے سنگسار کیا کہنا ۔
خواجہ محمود - بھلا کیونکر پتہ چھول کیا ہے
آپکا [illegible]
[illegible]
ہم نہیں وہ [illegible] نمکدان [illegible]
شہزادہ - بھئی قسم ہے خدا کے پاک کی
کہیں آپ صاحبوں کو [illegible]
[illegible]
آپ بھی [illegible]
[illegible]
خواجہ محمود - [illegible]

ستو وہ صورتیں ہیں اور کہیں زیادہ امید کہ جب
آپ [illegible] کوئی [illegible]
کر سکتے ہیں۔

شہزادہ ۔۔۔ [illegible] ہی نہیں ہے
آپ مجھے علاج کر سکیں [illegible]
[illegible] کوئی چارہ ہی نہیں۔
وہاں [illegible] جہاں اپنا گذارا ہی نہیں
خواجہ محمود [illegible] آپ [illegible] کی الجھن
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
و نہایت تنگ ہے۔

شہزادہ پھر آپ [illegible] کر [illegible]
ہی سکے اور کرید کر پوچھتے ہیں
ہیں۔ تو سنیے۔ کہ کل میں والد
صاحب سے ملنے محل میں گیا ہوا تھا
اتفاق سے وہ کسی اور محل میں تشریف فرما
تھے میں انکے انتظار میں ان کے
پلنگ پر لیٹ گیا۔ ذرا دیر گذری تھی
کہ ان کی آمد آمد ہوئی اور محل کے اس
حصے میں ایک [illegible] سا پڑ گیا۔ [illegible]
اور [illegible] پاس ادب سے سب ادھر
ادھر ہو گئیں۔ والد صاحب تو کسی اور محل
کی طرف چلے گئے۔ مگر اس قدر دخل [illegible]

[illegible] میں ایک سراپا [illegible]
ہوئی [illegible] وہاں [illegible]
[illegible]
تھی کیونکہ ان پائے [illegible]
سر ہوتے ہیں اسکا چھپانا اور بیان کرنا
ایک کونے میں دب جانا میرے لئے قیامت [illegible]
حسن صورت و حسن سیرت تو صانع حقیقی نے اس
[illegible] میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے رعنائی و دلربائی
[illegible] شوخی و قیامت افزائی کا خاتمہ ہے
آنکھیں [illegible] حسن کی تصویر ہے غرضیکہ
سر سے پاؤں تک اپنی آپ ہی نظیر ہے۔
میں اس وقت سے دل تھام [illegible]
[illegible] میں [illegible]
مضطرب و بیقرار ہوں اپنی [illegible] دل کا
[illegible]
اس [illegible]
میں [illegible]
[illegible] بھی صبر [illegible]

خواجہ محمود [illegible] کون [illegible]
[illegible]
[illegible]

شہزادہ [illegible]
[illegible] کی آنکھوں کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

… معجزہ دکھایا ہے
جدائی … جو … ہے کہ چھپا
چھپا … دلبری … ہے
… بیٹھے
… طرح … اب آپ ہی فرمایئے
کہیں ایسی … سے
کیونکہ … میں تو کہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
… کیا
… ایسی جگہ چھپا
… ہیں —
شہزادہ — … نہیں … بھائی …
کوئی … کرنا چاہیئے اور وہ
[illegible]
… آئی
… ہیں
[illegible]
… ہیں
… آپ …
[illegible]
شہزادہ — … درمیان
[illegible]
[illegible]

اور کیا …
ہیں کہ اس …
ہرگز نہیں … نہیں …
بادلوں میں ہی چھپا رہے …
پھر … اب پھر … چھپا ہی …
کیا ایک رنگ … چھپا …
… میں …
کیونکہ … کی چاب … آسمان
میں بجلی لگا … چھپا …
جیسا کہ تو اس … گھر میں …
خواجہ محمود — شہزادہ عالم پناہ — ابا آپ
ذرہ … دیں
اور دیکھیں کہ … کیا ظاہر
ہوتا ہے کیا حافظ صاحب کا آپکو یہ شعر یاد
نہیں … شعر … ہر وقت …
دیکھیں … کی …
سے حافظ شیرازی

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور
کلبۂ احزاں شود روزی گلستاں غم مخور

شہزادہ — …
… کی …
…
خواجہ محمود — …
…
…

تو میری راست مانئے یہ روز روز کا جھگڑا ہی
چک جائے اور آپکا یہاں آنا بھی موقوف ہو جائے
شہزادہ - بہت اچھا فرمایئے - لیکن اور
پوچھو
خواجہ محمود - ابھی حضور یہ کسی اناڑی کی
راستے نہیں ہے جو مفت بتا دیجئے -
یہ بڑی تجربہ والی سے کچھ کہلا دیجئے تو کیا
مضائقہ ہے ورنہ [illegible] - اور
پیچھے پچھتاتے نظر آیئے کہ اس نوکری کی راستے
کے یوں بتا دینے میں مجھے عذر ہے
شہزادہ - تو جب تک منہ سے کچھ فرمائیگا
بھی کہ دو دن بہانوں کی لیئے جائیگا - آپکی یہ
ڈھکی چھپی باتیں سنکر شبہ ہوتا ہے اسوقت مطلق نہیں
اچھی معلوم ہوتی ہیں - کہ یہ تدبیر کا وقت
ہے اول اول کی تمہید نہیں -
[illegible] -
[illegible] ہیں
خواجہ محمود - اچھا آپ کی خاطر بتائے دیتا
ہوں - سنیے نہ ہونے ہیں - مگر پہلے یہ تو فرمائیے
کہ احسان مانیگا یا نہیں اگر مانا نہیے تو جب تک
دیکھ کر بتا ہی نہیں پیچھے پھر کے نظر آیئے -
شہزادہ - [illegible] کے قول [illegible] سا
[illegible] کی طرح
[illegible] بات کو
[illegible] کوئی بات نہیں

اچھا آپکے احسان کا شکر [illegible]
اور [illegible] بتا دیجئے جو کچھ فرمانا ہو فرمائیے -
خواجہ محمود - شاہزادہ عالم سچ تو یہ ہے
کہ وہ راستہ ہے جسے سنکر آپکی باچھیں
کھل جائیں تو ابھی جناب کا وقت
شہزادہ - کیا خبر ہے آپ آج اپنے گھر سے
[illegible] اسطرح
[illegible] خدا
اگر بتاتے ہو تو جلد بتا دو - تمہارا میری جان
کا [illegible] ہوں کہ اب وقت صبر [illegible] طاقت ہے
اور [illegible] بالکل مشتاق ہے کیونکہ شمع
آتش شوق تیز تر گردد
خواجہ محمود - کہتا تو ہوں اگر میرے کہے
پر عمل کیا تو [illegible] بات
کی [illegible] آپ [illegible] عاشق [illegible]
اٹھ جائیگی - اور [illegible] کہ آپ تمام زندگی
عیش کیا کرینگے - نہیں یہ کوئی ایسی ویسی
راستہ نہیں ہے یہ بڑی چھپی اور
[illegible] راستہ ہے -
شہزادہ - (مسکرا کر) اب تو آپ کے تالے
[illegible] ظاہر معلوم
ہوتی ہیں - فرمانا ہو تو فرمائیے نہیں تو
[illegible] -
خواجہ محمود - [illegible]
[illegible]

آتے ہوں گے بندہ نہیں آنے کا۔ ان یاروں کی خوشامد کی
تو بھیجی کیا کہ کچھ کہہ گذریں۔
شہزادہ۔ اچھا بھائی جان میں آپ کی خوشامد کرتا ہوں
اور منتیں بھی کرونگا۔ اب تو پیارے منہ سے کچھ فرمایئے
خواجہ محمود۔ ہاں اب آپ راہ راست پر آئے اب
ضرور کچھ کہونگا۔
شہزادہ۔ اچھا پھر ارشاد ہو؟
خواجہ محمود۔ ارشاد و ارشاد حضرت میری بلا العزۃ
میری تو رائے یہ ہے کہ آپ اس مہ لقا کی الفت اور اس
مہر سیما کی محبت کو دفعتاً ہی ترک فرما دیجئے کہ بس پاس
نہ بلائیے بانسری یا رہ تو باجی … جہاں آپ
… ہیں۔
شہزادہ۔ واہ اچھا خوب! معقول
… آپ نے اس … اور …
آپ کی اس صلاح سے … یا …
… ارے ظالم یہ تو صلاح نہ ہوئی
بلا ہوئی۔
خواجہ محمود۔ میں نے تو آپ کو اپنے
زعم میں ایک نیک صلاح دی مانئے نہ مانئے
آپ مالک ہیں۔
شہزادہ۔ جا … آپ کی … کے …
اور … میں جائے آپ کا مشورہ … یا
آپ کی اس حیات لیوا صلاح اور دل شکن
مشورے سے۔
شمس النساء۔ … پیارے تمہیں قتل … کیا

ایک ظالم ظلم دوست۔ اسے سنو یہ جانی دشمن
تیرے پیار و تیری محبت کو میری خانۂ دل سے نکالنے
کی کوشش کر رہا ہے۔ ہاں اسے جذبۂ دل تو بھی کچھ
ایسا اثر دکھا کہ وہ بھی بیکل ہو کر اپنا دل تھامے
بے چین ہو کر تمہیں تسلی آجائے تاکہ یہ ظالم منہ کی کھا جائے
خواجہ محمود۔ جی کیوں نہیں! ذرا سی
گرمی میں منہ دھو رکھئیے۔ اگر آپ کے
جذبۂ دل یا کشش … میں اب ہی
جذبہ یا کشش ہوتا ہے تو پھر دنیا ہی کا بیڑا
… گھر بیٹھے ہی مزے نہ اڑاتے۔
شہزادہ۔ جی تم تو ناحق میرا سر چراتے
ہو۔ نہیں معلوم کب کی کسر نکال رہے ہو
واہ اچھی ہمدردی اور اچھی دلسوزی کی
ابھی حضرت عشق انار کی محبت میری
رگ رگ میں سرایت کر گئی ہے جو کچھ
کسی طرح جدا ہی نہیں ہو سکتی۔ اور
اپنا تو یہ مقولہ ہے۔
پھیریں … تو … سر …
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم! کیا خوب …
ایسی … سے … آپ سا
شہزادہ … فریفتہ و شیفتہ ہو گیا۔
شہزادہ۔ ماشاء اللہ! آپ …
دماغ چاٹ رہے ہیں۔ …
آپ کو … نہیں آیا … کیا
… آپ کی تو … قتل …

ولیعہد بھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں ان پر

یا مربی ہے

اچھا مقصود یہ تو آپ یا میرے بے قرار دل اور شکیبا

آنکھوں سے پوچھیں اور دیکھیں کہ ہم نے [illegible]

اسے کیا یہ شعر کسی کی شان میں لکھا گیا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

خواجہ محمود - (بقول آپ کے)

اگر وہ عیب کی بھی ہو سکے تو یقین نہیں

آتا [illegible] آپ کا حسن پرست وہ ہرجائی [illegible] کسی

[illegible] اپنا [illegible] کسی پہ [illegible]

شہزادہ - اب آپ کو یہ خیال بالکل ہی منقطع

کر دینا چاہیے کیونکہ اب سلیم وہ سلیم نہیں

[illegible] مطلب

[illegible] ایک کافر [illegible]

کو اپنا دل دے چکا ہوں - اور یہ ظالم

بھی اس دلربا پہ اس قدر لوٹ گیا

کہ جس سے سلیم کی زندگی کو قائم رہنے

کی امید نہیں ہے -

خواجہ محمود - خدا ہی خیر کرے جب

آپ اس قدر اس تیغ عالم پر مٹ گئے

[illegible]

یقین نہیں آتا چاہیے - آپ قرآن

[illegible]

شہزادہ [illegible]

طرح سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور [illegible]

سے حسن ادا کا پتلا بنا دیا [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

اپنی جان [illegible]

[illegible]

اور مصور ازلی کا وہ دلربا [illegible] اور وہ

دلفریب تصویر ہے کہ جسے صورت

آفریں قدرت کا اعلیٰ نمونہ کہنا [illegible]

ہی بلکہ فرض ہے -

آپ کو میری جان کی قسم [illegible]

اس عورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کوئی دل جلا اپنی وحشت دین و ایمان اس غارتگر دین و ایمان
سے بچا کے اور کیونکر لٹو نہ ہو جائے۔

پس جب یہ ناممکن و محال ہے تو پھر سلیم عشق کی
تپ لا سے رنج بھی کیونکر پریشاں بن بیٹھے
اور اس سوہنی اور پر فسانہ ہو جائے۔

خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم آپ الفتی
ایسا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بیمار
ہی سے اکھڑ گئے۔ کیونکہ آپ نے بیہودہ ذرا
ہی بے ڈھب ڈالا ہے

شہزادہ۔ یہ واقعی سچ ہے! اجی بندہ
پرور بہار سے دلربا کے پھول سے پیارے
پیارے گالوں کی سرخی سنبل سے بالوں
کی سیاہی۔ موتی سے دانتوں کی آب و تاب
نرگسی نگاہوں کی نقاب ابرو دل کا بانکپن
غزالی کا جوبن آنکھوں کی فتنہ پردازی
چتون کی کرشمہ سازی ہونٹوں کی رنگینی
دہن کی تنگ دستی کمر کی نزاکت نزاکت
کی لطافت غمزہ لطافت انگیز ادا دل
کو میرے دل میں بٹھاتا ہے سچ ہے

که لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید

آپ کیا جانیں نا قدرے [illegible]
کی قدر کیا جانیں۔ آپ کے آگے
بھینس کی بین ہے۔

خواجہ محمود۔ ماشاء اللہ آپ نے تو اس
دلربا کے بیان میں شعر پڑھا دل سے

بھی کان کاٹے۔

شہزادہ۔ اجی جناب یہ تو شاعری
مبالغہ نہیں بلکہ اصل میں لب ہے
اسے اسے قسم سے خدا نے دوچار کی
کہ جس طرح پھول میں رنگ و بو پھیلے
مے میں نشہ عطر میں خوشبو۔ شراب میں نشہ
[illegible] میں درد [illegible]
تریاک۔ [illegible] میں سوزش [illegible]
سمندر میں [illegible]
یا جس طرح اس کے حسن میں [illegible]
[illegible] اسی طرح کی چاہ کی کیفیت
سلیم کے دل میں سمائی ہے۔

خواجہ محمود۔ شاید ایسا ہو [illegible] آپ
سچ کیا معلوم ہوتا ہے۔

شہزادہ۔ ارے مرد خدا ابھی
آپ شاید ہی قدر کے جائیں گا۔ الحمد للہ
کسی طرح آپ کے کانوں پر جوں کی
نہیں رینگتی [illegible]

آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پھر [illegible] زندگی جاتا ہے۔
[illegible]

ورنہ مجھے ذبح کر ڈالو تا تمام جھگڑے
ہی ختم ہو جائیں۔ کہ اب تو ہوں ہی
اس قابل ۔

عشق میں مر گئی ہے وحشت
اب سزا میری سنگساری ہے

خواجہ محمود۔ پہلی ہی ملاقات میں تو
آپ یہ رنگ بدلنے لگے اب آگے خدا جانے
کیا کیا پیش آئے گا ۔
شہزادہ۔ اے سنگدل تیرا دل بھی
اس پتھر [illegible] جفاکار کے دل سے سنگدلی
میں کم نہیں۔ کیا یہ پہلی ہی ملاقات
بعد ان آفات کا نتیجہ نہیں سمجھتا [illegible]
یہاں کی خبر نہیں ہے اور نہ اپنے
آپے میں ہوں مگر یہ دلربا مرزا [illegible]
سے مجھے میرا دل ہی جاتا ہے آپکو
اس کی کیا خبر ۔
خواجہ محمود۔ مجھے تو رہ رہ کر حیرت آتا
ہے کہ آج آپکو یہ [illegible] ہوا ۔ اور
آپ نے [illegible] کی راہ لی۔ کیونکہ رنگ ہی ایسا
اختیار کیا ہے ۔
شہزادہ۔ بس چپ رہو اس کا ذکر [illegible] ایک
[illegible]
[illegible]
[illegible] کریں ۔
خواجہ محمود۔ بھلا پھر میں کیا منع کر سکتا

ہوں۔ میں اللہ کا شکر کرتی ایسا ویسا گھر تو
ہے ہی نہیں جہاں کسی کی دال گل سکے یا کسی کی
چال چل سکے مجھے تو طرف سے نا امیدی ہی کی
ایک صورت نظر آتی ہے اگر آپکے
خیال میں کوئی بات آئی ہو تو ظاہر کیجئے کہ
اس پر عمل درآمد ہو ۔
شہزادہ۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ اب
اس سے کوئی غرض نہیں خواہ چاہے
میری جان جاتی رہے آپکی بلا سے
یہی نہیں بلکہ یہ بھی ہے ۔ کہ میں آپ
سے بالکل نا امید ہو جاؤں ۔ اور کوئی
تعلق یا بھروسا نہ رکھوں ۔
یہ فقرہ سنکر شہزادے نے [illegible]
[illegible] ہو کر بیٹھے کہ مرزا صاحب کا دل گھبرایا
[illegible] مرزا صاحب مذاق ہی کرتے
تھے [illegible] بالکل خاموش ہو کر بیٹھ رہے
دیکھئے [illegible] کے سامنے فرمانے لگے
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم آپ تو ذرا سی
سی بات پر رو دیتے ہیں بھلا کوئی انسانیت
ہے اور کیا آپ نے میرا یقین [illegible]
خدانخواستہ میں آپکے [illegible]
[illegible] کیا چاہتا ہوں [illegible]
ایسا خیال نہ کیجئے گا ۔ اور نہ [illegible]
[illegible] سے [illegible]
دیکھئے یہ ایک تو ذرا سی بات ہے آپ جوان

بھی آپ کے کام آئے۔ تو کس قیمت
کو وہ شب خدا نہ کرے کہ آپ ہم جیسے جان
نثاروں سے یا ہم آپ کے غلاموں سے
ناامید ہوں۔ وہی مطلب برآری کی
فکر اس میں بھی جان تک لڑا دوں گا اور
اور آپ کی پیاری شمس النساء سے ملا دوں گا
اس وقت البتہ یہ ضرور دامن گیر ہے
کہ وہ کوئی تدبیر یا چال چلی جائے جو
چل جائے اور کسی طرح پیٹ ہی تن پڑے
اس وقت مرلی دھر بھی ہوتا تو بڑی مدد ملتی
یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ راجہ کا [illegible]
[illegible] اور نظر راجہ مرلی دھر بھی آ پہنچا
[illegible] کے جان نثاروں میں خواجہ
[illegible] کسی طرح [illegible]
شہزادہ۔ راجہ مرلی دھر کو آتے دیکھ کر
[illegible] آئیے راجہ صاحب ادھر آئیے
[illegible] آپ ہی کا ذکر خیر تھا۔ بڑی عمر ہے
مرلی دھر۔ عزت ہے۔ آج تو رنگ
کچھ اچھا نظر نہیں آتا۔ یہ سناٹا
کیوں ہے
شہزادہ۔ آہ یار کیا کہوں۔
آج کل تو [illegible] سا کچھ بھی نہیں
[illegible] شہزادوں کی دنیا کچھ بھی نہیں
مرلی دھر۔ [illegible]
[illegible]

پہنا بیٹھے۔
شہزادہ۔ اے یار چھپا اور بڑی طرح
مرلی دھر۔ یہ کیسے عجب ہی [illegible]
بے چینی ہے۔ مگر یہ تو ارشاد ہو کہ دل سا
رفیق کہاں کھو بیٹھے
خواجہ محمود۔ جی قبلہ ملک الملک کے
یہاں اور کہاں انکی لڑکی شمس النساء
بیگم پر مرے بیٹھے۔ اور یہ اسی کی محبت
میں بیقراری و اضطرار رہتا ہے۔
مرلی دھر۔ (مسکرا کے) واہ حضرت کے
[illegible] آپ کا عشق بڑا اچھا نظر آتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible] بھی چلتا پھرتا نظر آتا تھا
شاید یہاں ابھی تک مطلب
نہیں ہوئی ورنہ [illegible] نہیں تھا
خواجہ محمود۔ یار تم بھی عجب کہتے ہو
ایسی ہی کہتے ہو۔ یہ تو [illegible]
سلیم سا [illegible] مزاج کا دل ہے
یہی [illegible] ہو گیا تھا ہے
یہاں کچھ اور بھی نظر آتا ہے
شہزادہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو آپ بدو عشق ہے جیسے سلیم کا جان لیوا
سمجھئے۔ خدا کیلئے مجھکو بھی دل ربا سے ملا دیجئے
نکلنے دیجئے۔ ورنہ سلیم جان پر کھیل جائیگا۔ جب
البتہ آپکو سلیم کے سچے عشق و دلی محبت کا یقین
آ جائیگا۔ اللہ رے بدگمانیاں۔
مرلیدھر۔ اچھا اگر آپ کامیاب ہو جائیں
تو یاروں کو کیا دلوائیگا
شہزادہ۔ اجی دنیا بنا کمبخت چیز ہی کیا
ہے۔ تمہاری کرونگا۔
مرلیدھر۔ کس کی کنیا یعنی شمس النساء
سلیم کی۔
شہزادہ۔ اسکا تو غلام بیدام ہی ہوں
آپ کا بھی ہو جاؤنگا۔
خواجہ محمود۔ اجی یہ تو سب کچھ تو ہی ہوگا
مگر کہیں شاہ ذی جاہ نہ تکرار کر
ڈالیں گے
شہزادہ۔ آپکی بدولی ہی تو تمام کام
بگاڑ دیتی ہے۔ بنی ہوئی بات کا
ستیاناس کر دیتی ہے
مرلیدھر۔ اجی شاہ تو شاہ۔ اس چیلے ہوئے
بیچارے کو اس عقل سے ذرا کیا بلے ہی اسکا ہو وہ
… ہیچ … ہونے کا منتر ہی نہیں
شہزادہ۔ … بیچ سے … اس کا تو
شوق … پر قبلہ و کعبہ کو میری
… پڑھتا ہی رہتا ہے۔ یہ لوٹا بی کا

کی نعمت ہے۔ خدا سمجھے اس غماز سے
خواجہ محمود۔ اور کیا فیضی کو آپ ایسا سمجھیا کہ
ہاں سمجھتے ہیں حضرت یہ دونوں ایک ہی گرو کے
چیلے ہیں اور ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔
مرلیدھر۔ اسمیں کیا شک ہے !!!
شہزادہ۔ یار انہیں تو قبلہ و کعبہ کو بے
دین مرتد کر رکھا ہے۔
بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ دین اسلام کی جگہ
دین الہی اور سنہ ہجری کی جگہ سنہ اکبر شاہی الہی
اکبری کا اختراع ایسی الہی اختراع کیا جائے
یہاں تک تو خیریت تھی مگر اب اور بھی
غضب ڈھایا جاتا ہے کلمہ کی جگہ لا الہ الا اللہ
اللہ اکبر خلیفۃ اللہ اور سلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر
اور جل جلالہ کہے جاتے ہیں۔
ہٹ تمہارے مشیروں کا منہ کالا …
مرلیدھر۔ اجی ہونہہ یہی کرے ان … کو
ہندو بیچارے فساد کر ہی کیا سکتے ہیں اور میرا
تجربہ تو یہی کہتا ہے
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
ہم بیچارے دین و دنیا میں کس کا منہ تاکیں
مرلی … خوشی ہے۔
خواجہ محمود۔ اچھا کہیں ایسا ہے …
عالم کی معشوقہ … کسی طرح یہاں تک
ضرور لانا چاہیئے تا یہ ہمارے ہاتھ سے نہ
… جائے …

چھپی جائیگی - اور آخر یہ تنگ آکر بسیار
نکلی ہیں تو تعجب نہیں -
مرزا صاحب - ہاں خوب مگر کوئی ذکر بھی خیال میں آئی
خواجہ محمود - ابھی تک کچھ نہیں سوچا
مرزا صاحب - اور آپ کو سوجھے پھر کیسے کبھی
کرتے ہیں مگر کوئی بات خیال میں نہیں آتی
اچھا آپ ہی کچھ یاد کیجئے [illegible] تھا
آپ بھاتی کرکے [illegible] مضمون سے کان میں
اس معاملہ کو [illegible] اسکی
سا رنگ [illegible] -
خواجہ محمود - بھائی واللہ کیا تدبیر بتائی
کر [illegible] دیا - میں تو اس [illegible] کو
بھول ہی گیا تھا لیکن اب سب معاملہ [illegible]
مرزا صاحب - اچھا پھر اسی بات پر [illegible]
[illegible] ہوا اور اس سہانے وقت میں
کلیاں کھل رہی ہیں - بلبلیں چہک رہی
ہیں - [illegible] آتا
ہے - [illegible] بی صاحبہ
آ جائیں - اور ایک دور [illegible]
جاتا تو پھر مزہ آ جاتا -
شہزادہ - [illegible] سوال اسوقت تو
[illegible] - پھر مرزا صاحب [illegible]
کیا ہے -
خواجہ محمود - [illegible]

بازاری تو منہ چھپکے ہی بیٹھی رہتی ہیں یہ حکم
بیگم صاحب کی باچھیں کھل گئیں کیونکہ بیگم صاحب
جانتی ہی تھیں کہ [illegible]
[illegible] یہاں [illegible] روز
[illegible] آئی تھی
[illegible] پوچھنا چاہا
[illegible] تھا اور
[illegible] سو نے پر سہاگے
کا کام کیا - [illegible] اس باغ کی
[illegible] جلسہ [illegible]
گیا - [illegible] صاحب کے [illegible] نے سانے
ملا [illegible]
ایک ایک [illegible] پاؤں [illegible]
لیا - اس [illegible] حضرت صائب کی
اس [illegible] غزل کے چند [illegible]
[illegible] صاحبہ [illegible]
آن بان سے گا [illegible] -

السی جاتا ہے آکر جان جائے
اس دل کے شوق کو تو بھی مان جائے
محفل میں کسی نے آنکھ دل میں چھپا لیا
[illegible] یہاں [illegible]
[illegible] وصل [illegible]

[illegible]

یہ تو بجا ہے کہ انکو دنیا سے غرض
باقی ہے جنکی جان [illegible] جائے
یہ مختصر جواب ملا عرض حال پر
دل مانتا نہیں کہ یونہی مان جائے
وہ آزمودہ کار تو ہے کوئی نہیں
جو کچھ تمہارے دماغ سے مان جائے

اس کے ختم ہوتے ہی پھر انارکلی تسلیم کر کے [illegible] چلا آتا ہمارا زندہ دل شہزادہ سرور سے [illegible] بلکہ مست نہیں [illegible] ہو گیا آنکھیں خون کبوتر ہو کر اپنی [illegible] مرید ہر کے جہان سے بی مناجان کو [illegible] رخصت کیا اور جلدی [illegible] ہوا

ساتواں باب

شہزادی و اشکباری

روتے روتے بے نور آنکھیں ہو گئیں
رفتہ رفتہ صورت ناسور آنکھیں ہو گئیں

البتہ باغ میں ایک عالیشان سہ دری [illegible] عمارت [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] کو [illegible] اور [illegible] نام سے مشہور [illegible] کا نام بھی [illegible]

بیٹے اس رعایت سے معلوم ہوتا ہے [illegible] بیٹی کی [illegible] ہے۔

چونکہ شمس النساء بیگم فطرتاً ہی [illegible] کی [illegible] پیدا ہوئی تھی خوش نصیب متمول اور صاحب حشمت و اقبال والدین بھی دیگر گویا اس کے حوصلوں اور ولولوں کے پورا ہونے کے سامان مہیا کر دیئے تھے چنانچہ اسکا وہ باپ جسکی یہ اکلوتی بیٹی تھی ہر وقت اسکی دلجوئی [illegible] اس [illegible] ایک چھوٹا سا [illegible] اسکا نام بھی اس کے نام سے ملتا ہوا چمن نادرہ رکھا دیا گیا۔

شمس النساء بیگم [illegible] میں دو دو تین تین مرتبہ اس تربیت فضا باغیچہ میں آتی اور گملوں کے پودوں اور روشوں پر پھولوں کو اپنے نازک [illegible] [illegible]

ثبا قی سے ایک تجربہ کار یگانہ روزگار مالی
بھی تھا اور اس کی آرائش و
زیبائش میں یہ دولت سلطنت صرف ہوتی
حالت رہتی تھی -
گل و غنچہ اس کی رخسار کی بلائیں لیتے
تھے سرو و شمشاد اس کے قد و قامت پر
جانیں دیتے تھے اس روح افزا باغیچہ میں کلیاں
کھلتی تھیں اور گلوں پر تحیر میں عندلیبان کی
کیا شیدا آوازیں کیسی تھیں جسکے سننے والے متعجب
ہو کے یہ پوچھتے تھے ذوق
یہ غنچوں کا چٹکنا انگلیوں کی سی چٹک
یہ بلائیں کس کی باغ سے باغبان لینے لگا
پیاری شمس النساء کو سوائے اس باغیچہ
کی تر و تازہ اور [illegible] شاہی کی محل [illegible] کے
اور کوئی [illegible] نہ تھا اس چھوٹے سے
دلکشا پیارے و دلربا باغیچہ میں جا بجا کے
عجیب [illegible] شگفتہ [illegible]
تھے [illegible] اور [illegible] تھا [illegible]
[illegible] روح [illegible]
[illegible] بیلی نسرین و نسترن [illegible]
[illegible] نظر [illegible] پھول کے
سوا [illegible] قسم کے [illegible] کے
[illegible] درخت بھی اس بوستان [illegible]
[illegible] تھے
[illegible]

بلکہ اسکے پھول پھل پتی سے ایک خاص خصوصیت
[illegible] دلی انسیت تھی خاصکر انار کے دلفریب
غنچوں اور [illegible]
شیفتہ اور [illegible] دل سے فریفتہ تھی یہاں تک کہ اگر
اسکا کوئی پھول [illegible] سے نہیں
[illegible] توڑ [illegible]
اسکے رنج و ملال میں [illegible]
کر اسے انار کے چھلکے کا سوچا [illegible]
تھے اور وہ سی طرح ان کا ضائع و برباد
ہونا پسند نہیں کرتی تھیں -
شمس النساء بیگم اس وقت چمن اور وہ بیکے
تفریح طبع کی غرض سے گلگشت میں
محو ہے مگر اس کی یہ محویت اسکے بھولے
بھولے چہرے کی وہ [illegible] سے آثار
گویا کہ محض [illegible] ہے کیونکہ آج وہ
خوش و بشاش ہونے [illegible] نہایت
[illegible] نظر آتی ہے
اور باغ کی سیر [illegible] شگفتہ خاطر [illegible]
اس کی [illegible] جا
[illegible] میں
[illegible] میں [illegible]
اور آنکھوں میں آنسو [illegible] ہیں
پیشانی پر بل ہے اور [illegible] ہے
اور بار بار اسکے منہ سے [illegible] نکل رہا
[illegible]

دیا۔ نے تو شمیم شب فرقت میں ایک کو
غم ہے۔ فقط ہو سو دو سویا اضطراب ہو
گو بظاہر نادرہ شمیم جیسی نادرہ کی سینہ میں غم پنہاں
ہے مگر یاس میں کیسی حد سے زیادہ کا خوف
ملول ہے دل ہی دل میں پہلی ہے اور کوشش
صدمے سے رہی ہے سے دن
غم سے ہول بے چین تو پہنچا ہے بے حال حیثیں
دل رات میں بھی بے حال ہول سانا نہیں
شمس النسا بیگم کبھی کبھی اس پر غصہ یا غیظ میں
اسیری و آزادی کا تعلق بھی اس طائر شب
پروانے کی طرح اٹھا لیا کرتی تھی کہ جو فضا میں
ہمیشہ پرواز ہی اسکے لئے [illegible]
عاشق تو ہوا سے گر چپکا کر لیک پھر اس
طرح صاف نکل جائے جس طرح
پشیمان سے گناہ ابنا ہوا سے کہ ہم
جیسے اسکی اسی طرح بیٹھ سے ہی تو لطف
سے خیال سے تو بھی کر تکلف نکل جایا
[illegible]
کبھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو را سے گیا یا شمیم نے دل کو صبر سے تھی
لیکن شمیم اسکا دل ہر وقت سے نہ بیٹھا ہی
سرور ہوتی ہے عجب کشمکش میں آخر شب
اس روح افزا بہجت کی خوشبو دار ہوا سے اسکا
شگفتہ دل تر و تازہ ہی اور وہ بھی اس تفریح سے
اسکا دل تر ہوا تو بیشتر یہ احساس ہو گیا کہ شمیم
میں آکر بیٹھ گئی ہی اور اسکے قرب کا گمان
دل سے ہمیشہ خیالات سے تو بے قرار کر
کی اسطرح پر چھائی ہوئی تھی ۔ ابھی
ہر سے تنہا دل کو کس سے لگ
فراق کی ایسی ہی تھیں لگ گئی جیسے
چور چور ہو گیا تھا دل سے جس نادرہ
سے کچھ تعلق سے سرور ہوتا تھا
تنہائی میں دل اسکے جیسے دیا ۔ آنکھ بھر
آنکھیں اشک آلودہ بھی ہیں ہوا ۔
میں دل سے جو دیا تو اسکا دم
پاس بیٹھا کر [illegible]
[illegible]
دیا ۔ [illegible]
دل کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی بیگم صاحبہ کی آمد کی ہل چل پڑ گئی تھی۔
ایسے میں کیوں بالاخانہ پر گئیں۔ اور گئی بھی تو
وہاں کوئی ایسی دلربا چیز دیکھ لی کہ جس نے
میرا دل ہی چھین لیا۔ اور یہ نگوڑا بار بار اُسی
چیز کے دیکھنے کیلئے تڑپ تڑپ کر سینے میں رہ
جاتا ہے۔ اگر اس دل بیقرار کی یہی بیتابی ہو تو
جان سے ہاتھ دھو بیٹھونگی۔ ہر لمحہ دل محزون رہتا
ہے۔ ہر ساعت جگر پر خون رہتا ہے۔ روح
مضمحل ہے۔ جان بیکل ہے میٹھا میٹھا
درد ہر دم اٹھ رہا ہے کہ پوچھو ہی نہیں
نہ وہ دل سے رہے نہ وہ امنگیں
رہیں۔ ہر وقت کسی کے ملنے کا انتظار
ہے۔ ہر لمحہ منتظر دیدار یار ہے۔ اے بیٹی
بیٹھے بٹھائے کیوں پاؤں میں کلہاڑی
ماری۔ مگر اس میں میری خطا ہی کیا
وہ میری نہیں تو کس کی خطا ہے
سراسر میرا قصور ہے۔ نہیں نہیں میرا
کچھ قصور نہیں۔ یہ سارے ستم ڈھانے
اس کمبخت دل کے ہی ہیں جس نے
مجھے اس بلا کی آگ میں ڈال دیا ہے
کمبخت [illegible] کیا [illegible]
تھا تو نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا
[illegible] سانپ [illegible]
[illegible]

کا لکھا تھا جو سامنے آیا ورنہ کیا ضرورت تھی
کہیں بالاخانہ پر جاتی۔ اور اک حسن خداداد کو
اپنا دل دے بیٹھتی۔

بیبی۔ آخاہ بیگم صاحبہ یہ سن فرمائیے کیا
شہزادہ عالم کو دیکھ بیٹھیں بے خبر ہے جب ہی تو ایسی
دیوری ہے یا الٰہی میں کیا کروں کچھ کرتے دھرتے
نہیں بن پڑتی ہائے ہائے! اپنی تو

کسی کے درد محبت نے عمر بھر کیلئے
خدا سے مانگ لیا انتخاب کرکے مجھے

ہائے اے الفت! خدا تجھے غارت
کرے ہائے اے عشق خدا تیرا ستیاناس
کرے ہائے اے حسن خدا تجھے سمجھے
یہ آپ ہی حضرات ہیں جو حسینوں کو فنا کی
سے ستمگاری کے طریقے غفلت شعاری
کا شوق، عہد شکنی کا ذوق جور و جفا کے
رنگ ظلم کے نئے نئے ڈھنگ کی تعلیم
دیتے ہیں۔
ہائے آپ ہی حضرت ہیں جو دل کھو دینے
والوں کو گریہ و زاری آہ و بیقراری
فریاد و فغان، اضطراب پیچ و تاب آہ و
نالہ جگر کاوی و سینہ کوبی کا سبق دیتے
ہیں ہائے آپ ہی حضرات ہیں [illegible]
ایک عالم [illegible]
[illegible]

عاشقوں کے لئے ظلم و جور کا تحفہ ہے جس میں اپنا
سہنے والے اپنا ساتھیوں سے جان و مال کو
دعائیں کرتے ہیں۔

خدا نہ کرے کہ آپ کسی سے گلے سے لگا رہوں۔
ہونا نہ کرے آپ کسی سے ویسے آزار ہوں۔ ورنہ
اس عشق کا حال بیز آلہان ہوا آپ سے محبت کو
ہیں اتحاد ہیں ہے آپ کی دوستی و دشمنی دونوں یک
زاویہ اور نشاں ہیں یہ کچھ بھی ہو مگر ہائے
اے دل تو اس الزام سے کس طرح بری بھی
ہو سکتا ہے کیونکہ تو نے بھی حضرت عشق کے چکلے
میں آکر تیرے ستم زدن میں طرطوں کی طرح
آ کر بیٹھ لئے اور میری زندگی بھر کا ساتھ چھوڑ
دیا۔ یہ تیرے ہی کرشمے ہیں۔ جو تو نے تمام الناس
رنجم بھی ہو سکا گر جو زمانہ سے نشیب
ونشیب سے بالکل بے خبر تھی۔ تمام دنیا نے
عشق و عاشقی کے پیچھے ایسا اندھا بنا
دیا۔ اور ذرا بھی اس کے حال زار پر
رحم نہ کیا۔

خوش نہ آئی یہ بھی سہل نہیں
پیر نہ آسان تھا پاس کا ساحل نہیں
اسے نصیحت جو دیں پہلے ہی لیا رکھا تھا
اور جو دو بھی تیری ان باتوں سے
تب ہم نے جو دیا لایا سے محبت کے
پیچھے آ کر شہ ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کیا بنا میری
بربادی و تباہی کا طلبگار رہا۔ کیا میرے

آرام و چین عیش و عشرت کا دشمن ہو گیا
اللہ مجھے کرانہ چلا میرے دامن عفت میں دھبہ
لگا میری آرزوں۔ تمناؤں۔ ولولوں حوصلوں
امنگوں کا دشمن نہ بن میری دولت عصمت و متاع
پاک دامانی کا رہزن نہ بن اگر تجھے بدلا ہی لینا ہے
تو ان شعرا سے لے جنہوں نے تیری خوب ہی
مرمت اور خوب ہی درگت کی ہے۔ کبھی تیری
تیغ نظر سے تیری دھجیاں اڑاتے ہیں
کبھی حنا کے ساتھ تیرا خون اڑاتے ہیں
مجھ جیسی مشت استخوان بیکس و نادان
کی ہڈیاں جلانے سے تجھے کیا خاک ملجائیگا
البتہ بیکار ماری نیکمی ضرور ہاتھ
آئیگا۔ یا اللہ دل تو دل محبت موذی
مانند سی کے بیچ بھی تو اچھے نظر نہیں آتے
یہ نگوڑی بھی تو بڑی ہی بڑی نظروں سے
گھور رہی ہے یہ بھی تو میری جان لیوا
ہو گئی یہ موئی بھی تو میرے ناموس کے
پیچھے بلا دمان کی ہو رہی ہے
میری تباہی و بربادی پر بے طرح تلی
ہے کاش یہ عشق میرے لئے باعث
وبال و عار ہوتا۔ تو کیوں میری بدنامی
بے تیری تمام دنیا میں اشتہار ہوتا
پھر اب کیا ہوتا ہے دل کھو بیٹھے
عصمت و عفت کی جان کھو بیٹھے
بھیجی جی ان بیگم صاحب بہار رشاد ہوا

آخر آپکو اقرار ہی کرنا پڑا اور بیدرد ذرا سکا نہ تو پہلے ہی تاڑ گیا تھا۔ کہو نہ ہو ہماری بیگم صاحب کہیں نہ کہیں دل لگا بیٹھیں وہی

سامنے آیا نہ یا ستم مرا یہ نہیں آج
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اے اس کمبخت دلبر ترا بھیدی سچ مچ تھا۔ وہ بھی کبھی ادھر کا ہو گیا اسکی طرفداری کیا اسکی بھی [illegible] پر جیک واشنگٹن لگ ہے کہ بیگم سارا بھیدی اوہو پتہ فرمایئے کہ ہمارے شہزادہ عالم کے تیر نظر نے آپکو شکار کر لیا۔ قدردان خوبصورت نوجوان اگر چراغ لیکر جہاں میں ڈھونڈو گی تو بھی نہ پاؤ گی۔

بھیدی بیگم صاحبہ امیر تو میرا بھی انکو دیکھ کر یاد [illegible] اے میرے دلربا شہزادے کیا یہ سچ ہے

ضرور صحیح ہے۔ جیسا ہی تو میرے دل کو تیری مقناطیسی دلربائی اور شہزادہ نوجوان نے کھینچکر اپنی طرف کر لیا اور وہ تیرا ہی دم بھرنے لگا۔ مجھ سے بالکل پھر گیا۔ اف دنیا یہ کس کا پیار اور غلام تمام بے ساختہ منہ سے نکل گیا۔ کہ جس کے زبان پر آتے ہی تمام بدن میں رعشہ اور تمام جسم میں لرزہ ہونے لگا۔ عرق انفعال سے سر تر ہو گئی۔ جان بے چین روح مضطر ہو گئی۔ دوسری طرف بھیدی کی بیچ میں خوشی سے

گردش بدل کر آن کیا میں تصور ہی [illegible] بیلیے یہ شاہی پیالہ دیکھا [illegible] بول اٹھیں

کہ ایک دن ملک ہندوستان شاید شمس النساء بیگم کے عوض سلطانہ شمس الدہر کے نام سے مشہور ہونگی۔ نہیں نہیں۔ نہیں بھیدی۔ خدا بچائے کہ دانہ میں ہرگز نہیں کیونکہ شاہ تو تیری جان باد تیرا مست تک اس آن ہوئی قرابت کو منظور نہ فرماوینگے۔ پس میرے یہ خیالات شیخ چلی کی مرغیوں سے کم نہیں۔ اے دو روز سے کیا کہوں اے قبول صورت و مقبول سیرت شہزادے تیرے پری تمثال سلطان جمال حسن نے میرے دل کو دیوانہ کر دیا۔ میری نظروں میں اس ری والا نظر فریب منظر آج تک پھر رہا ہے آہ تیری وہ میٹھی میٹھی محبت آمیز باتیں میرا تڑپ تڑپ دلی سے جواب دینا اور پھر منت و سماجت سے گڑگڑا کر میری خوشامد و لجاجت کرنی اور مجھے وہاں سے ہٹنے نہ دینا اور میرے چلنے کے ارادے تک کر میرا دامن تھام لینا اور [illegible] میرا رخ دیکھ کر اپنا چہرہ چھپا لینا جب یاد آتا ہے۔ کلیجہ پاش پاش اور دل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ اسکا یہ حال ہو رہا ہے۔

مدت ہوئی کہ ما تو دل سے دل کو شناخت [illegible] پر کرتے سندرات دیکھے [illegible]

آہ مجھے کیا خبر تھی کہ بالاخانہ پر میرا دل لوٹ
لینے کے لئے آپ اڑ کو کمین میں تشریف دھرے
[illegible] بیٹھا ہوا ہے
دل ربا حملہ سے میری متاع صبر و شکیب لوٹ
لیگا۔ ہائے ہائے اے شہزادے تونے یہ قیامت اٹھا
رکھی۔ کیوں نہ بدلا اور کیوں صبر سرمایہ ہو تی
[illegible] ڈاکہ ڈالنا رات
تو اے دوست مجھے کیا خبر تھی کہ کوسے
پیدا ہوتی صورت نظر آئیگی کہ میری آنکھ
کی سیاہی پلٹ جائیگی۔ اور میں اسکی محبت
والفت سے دریائے قہار میں جا پڑونگی
جہاں میرا قفل بیڑا بھی نہ ملیگا۔ ہائے
پیارے میرے ساتھ تو تونے کوئی اچھا
سلوک نہ کیا۔ کیا مجھے بسمل کر کے چھوڑ
دیا۔ اور فراق کی چھری سے ذبح کر ڈالا
تیرے [illegible] میں رو رہی ہے۔ آہ
میں یہ تو نہیں کہہ سکتی۔ کہ تیرے فراق
میں مر رہی ہوں۔ مگر بہت جلد بقول
حضرت شیدا [illegible] یہ ہونیوالا ہے :

شعر

قتل عشاق میں شیدا تجھے
دیکھ لیں گے ایک دم پر دم

ہائے پھر میں تمہاری پیاری پیاری
[illegible] امید کر سکتی ہوں اور
آپ پھر سے تمہیں دیکھنا نصیب ہو گا

یہ امید نہیں ہے
پیارے تمہاری بزم تو اب وقت یاران ظریف سے
گرم رہتی ہوگی۔ وہ مذاق وہ مزاج تمہارا دل
بہلتا ہوگا یہاں آنسو اور درد فراق وصدمہ اشتیاق
کے کوئی مونس ہے نہ ہمدم تمہیں تو نشاط
مسرور رکھتی ہوگی مجھے کے ہجر نے بجز گریہ کے
تم سے تو اتنا بھی ضبط نہ ہوا کہ اپنے دوستوں سے
دل کا حال نہ کہتے اور اسکے ضابطہ ہوتے
مجھے امید نہیں کہ آپ نے اب تک یہ راز
اپنے ہمدموں سے مخفی رکھا ہو بلکہ مجھے
بدنام اور اس راز کو شہرۂ آفاق کر چکے
ہوگے اور مجھے دونوں جہان سے برباد
خدا نخواستہ اگر [illegible] کیا تو واقعی
مجھ پہ اور میرے خاندان پر بڑا ظلم کیا
پیارے کسی پردہ نشین کی پردہ دری
اچھی نہیں ہوتی تمہیں میری یا میرے ابا ملک
کی بدنامی کا خیال تھا ہے کہ آتا ہوگا تمہیں
تو اپنے دوستوں کو خالی کرنا مد نظر
ہوگا۔ پیارے اگر تم نے مجھے بدنام کر دیا
ہو مگر دیکھو کہ ہنوز ضبط سے کام لے
رہی ہوں کیسی ہی درد دل کہا ہو مگر
تو پھر پر تمہاری محبت کی مار پڑے ۔
میرے دید سے نہ کام آئیں ایسے کہتی
[illegible]
[illegible] کہکر اپنے دل کی [illegible]

تعالی اللہ کہ یہ وزاری بیچاری کچھ ہمدردی
کرتی ہیں۔ اور بیشک ضرور کچھ آنسو پونچھے ہیں لیکن
مگر ان سے بھی پورے طور سے کام نہیں لیتے
کیونکہ در و دیوار ہمہ گوش وار دیکھی وہ ہیبت
میرے دل میں سمائی ہوئی ہے کہ خدا کی پناہ
ارے میرے پیارے شہزادے میں ایک سخت
کرب و مصیبت میں مبتلا ہو رہی ہوں یہ حالات
عاشقان سے سپہر توامان یہ باغ یہ باغیچہ یہ در و
دیوار عیش و عشرت یہ خواب و خیال مجھے نہیں
دن رات تیرا ہی ملال تیرا ہی خیال تیرا
فراق تیرا ہی اشتیاق ۔ میری ہی جان
کی دشمن اور بیری ہو کے مجھے چین نہیں
لینے دیتیں یہ بیچاری اپنے اسی پُر درد
مصیبت کی الجھن میں پڑی تھی ۔
کہ اور قیامت ٹوٹ پڑی

ایک آفت سے تو مرتے مرتے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی

ابھی اپنے خیال کے پر تعب میدان میں
سرگرداں ہو رہی تھی کہ آواز آئی بیٹی ۔
شمس النساء شمس النساء بیٹی شمس النساء
اس مصیبت زدہ نے فوراً آنسو پونچھ کر
اور اپنے کو سنبھال کر جواب دیا جی اماں
جان فرمائیے ۔

فرخندہ بیگم ۔ بیٹی ذرا ادھر آنا
شمس النساء بیگم ۔ ذرا اپنی اماں کے پاس گئی کہ
یہ ابا جان گھبرائی سی کیوں ہیں خیریت تو ہے
فرخندہ بیگم ۔ بیٹی خیریت کیا خاک
تمہارے ابا جان کو سانپ نے اسی ساعت
کاٹ لیا اور زہر تمام جسم میں سرایت کر گیا
شمس النساء بیگم ۔ ہائے ہائے میرا اللہ
یہ کیا غضب ہو گیا ۔ اور یہ کیسا آسمان
پھٹ پڑا ابا ہیں کہاں ۔ ہائے ہائے
میرے ابا یہ کیسی قیامت ہو گئی

اب یہ دونوں بدحواس ہو کر معین الملک
کے پاس ایک بڑے اضطراب اور گھبراہٹ
میں پہنچیں اور آپس میں بہت آہستہ
گفتگو ہوئی ۔

معین الملک ۔ (شمس النساء بیگم سے)
اے بیٹی تو کہاں تھی تیرے دیکھنے کو میرا
دم مضطرب و بیقرار ہو رہا تھا اچھا
ہوا تو آ گئی ورنہ میری حسرت دل ہی میں رہتی اور
[illegible]
حسرت تو نکل گئی ۔

شمس النساء بیگم ۔ ابا جان میں تو سہیلیوں میں
تھی ۔ مجھے نگوڑی کو اس واقعہ کا
کچھ مطلق خبر نہیں ۔ ورنہ میں یہاں سے
ابھی [illegible] تمام جسم پر ورم اور [illegible]
سیاہ دیکھ کر [illegible]
[illegible] ابا [illegible]
ابا —

معین الملک - بیٹی صبر! صبر! صبر!
بیٹی اب مجھے تمہارا چچا اعجاز نے یاد
کیا ہے - اللہ صبر و جبر سے کام لو - کہ
میری روح کو صدمہ پہنچتا ہے تمہیں خدا کے
سپرد کیا - تمہارا خدا حافظ و ناصر ہے
شمس النساء بیگم - ابا جان یہ آپ کیا
فرما رہے ہیں - آپ کے یہ کلمے میرے
کلیجہ کو پارہ پارہ کئے ڈالتے ہیں - آپ
خدارا ایسا مایوسانہ لفظ زبان پر نہ لائیے
کہ ان سے میری سخت دلشکنی ہوتی
ہے اور دم بند ہوتا ہے خدا آپکو
ہمیشہ دنیا تک میرے سر پر قائم رکھے اور آپکا
یہ سایہ قیامت تک یہ تو یہ فگن رہے
(اپنی والدہ سے) محمد آپ کو
یہ کیونکر معلوم ہو گیا کہ خدانخواستہ ابا
جان کو سانپ ہی کمبخت نے ———
فرخندہ بیگم (قطع کلام کر کے) پرسوں
آدھی رات کو تمہارے ابا نے اتنا البتہ
کہا تھا کہ میرے ہاتھ میں کچھ چبھ گیا
ہے۔ اس وقت تو میرا دھیان خیال نہ گیا
تھا - اور ایک معمولی بات سمجھی گئی
مگر آخر اس کمبخت نے یہ حلہ ذ[illegible] دکھا
دیا کہ تمام بدن سوجھ کر کیا ہو گیا ہے
بتایا جاتا ہے [illegible] تک تو انہوں نے کسی کو بھی
[illegible] شروع ہو گئی

اب تو نشست برخاست چلنے پھرنے
سے بھی معذور ہو گئے شاہ کیقباد جاہ
بھی معہ ارکین سلطنت فتحپور سیکری میں
رونق افروز ہیں - ہاں شاہی طبیب ضرور
آیا تھا مگر قضا کے آگے حکیم آلہ ہوجاتا
ہے اس سے بھی کچھ نہ ہو سکا آخر اس نے بھی
صاف جواب دے دیا کہ ان کے تمام
جسم میں زہر نے قبضہ کر لیا - اب
علاج سے بالکل مایوسی ہے - اور اب
کسی فائدہ کی امید نہیں ہے - بلکہ
ان کی زندگی گرداب ہلاکت میں پڑ
چکی اور تمام امیدیں منقطع ہو گئیں -
اس کے جانے کے بعد ان کی حالت اور
بھی متغیر و مخدوش ہوتی جاتی ہے -
شمس النساء بیگم - ہائے اماں جان
یہ تمام سانحے ہو گئے - اور مجھے
ابتک خبر نہیں - افسوس -
فرخندہ بیگم - بیٹی - صبح سے تو یہ بام
ہی نہیں نکلے اور تمام باغ میں دیکھیں
اسی اثناء میں حکیم آیا بھی اور چلا بھی گیا
میں تمہیں کیونکر خبر کرتی -
شمس النساء بیگم - ابا جان - ابا جان
معین الملک - (آنکھیں کھول کے) [illegible]
[illegible] بیٹی تیرا [illegible]
اپنی گردن اور اپنے سر پہ [illegible]

ہوں۔ مجھے قبر میں کیونکر چین آئیگا

شمس النساء بیگم۔ اے ابا جان آپ کیا فرماتے ہیں جس سے میری روح فنا ہوتی جاتی ہے اور کلیجہ منہ کو آجاتا ہے

فرخندہ بیگم۔ حیف ہے مجھے کس کے سپرد کئے چلے ہو تے میرے ہول کیا میں اسی روز سیاہ دیکھنے کے لئے زندہ رکھی گئی تھی۔

شمس النساء بیگم۔ ابا جان خدا کے لئے حوصلے سے کام لیں ورنہ میری جان اسی صدمے سے نکل جائیگی۔ یا اللہ مجھے اب کمبخت اور منحوس دن نہ دکھلانا کہ جس دن میرے سر پہ میرے ابا کا سایہ نہ رہے۔

معین الملک۔ ہائے اے راحت جان و آرام جگر۔ حوصلہ کیا خاک کروں اب الوداع ہے

شمس النساء بیگم۔ منہ میں تھوڑے سے شربت ٹپکا کر۔

بھلا ابا جان میں کون ہوں

معین الملک۔ سختی سے آنکھیں کھول کر نکلنت سے۔ تم۔ تم میری بیٹی ہو۔ بیٹی ہو۔ بیٹی

فرخندہ بیگم۔ ہائے ... ... چلو۔

معین الملک ... ... ہیں

... پانی ... پانی پانی

فرخندہ بیگم نے گریاں و نالاں ایک خادمہ کو اشارہ کیا وہ دوڑ کر گلاب کی بوتل اٹھا لائی۔ جس کے چند قطرے منہ میں چوائے گئے شمس النساء بیگم نے حالت نازک دیکھکر بہی گریہ و زاری سے سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی دو چار قطرے ابھی حلق سے اترے تھے کہ معین الملک نے نگاہ حسرت و یاس سے چاروں طرف دیکھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے منہ کا ڈھل گیا۔ اور طائر روح قفس عنصری سے چشم زدن میں پرواز کر گیا فرخندہ بیگم اور شمس النساء بیگم نے یہ حالت دیکھکر شور شیں بپا دئیں ... آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور ... اور عورتوں نے ماتم و کہرام سے عرش کا کلیجہ ہلا دیا ہائے یہ گریہ و زاری آہ و بیقراری ... معین الملک کی ساری امیدیں اور آرزوئیں ... کہ سب کر رہی تھیں کہ دیکھو تمہارے بیٹی ... آتش زمین کو زلزلہ آئیگا ... تمہاری روح ... بیقرار رہی ہوگی ... کمبخت ... ...

... ...

تھا۔ تجہیز و تکفین کا
سامان ہونے لگا جس کفن میں تمام
سامان درست کر کے حسین الملک سے گوہر
بے بہا کو خاک میں چھپا دیا گیا۔ اب سوا صبر و شکر
کے چارہ ہی کیا تھا اور رونے پیٹنے سے حاصل
ہی کیا تھا چونکہ دنیا ایک بالکل دھوکہ کی
ٹٹی ہے۔ اسی لیے اسپرنٹ کرنے
والے فلاسفروں کا یہ قول ہے
ہمیں کا ہرگز پھر ہرگز نہ ہیئے چشم تر ہرگز
بہت سارے انہیں جو اس جگہ پر رکھیں

آٹھواں باب

بی زعفران

یہ وہ کامل ہے اپنے فن میں مشہور
وہ ہم ہے جسکی ذی کمالوں میں
یار غار سلیم خواجہ محمود بہم نشاط کے
برخاست ہوتے ہی اپنے مکان پہ
پہنچے۔ پہنچتے ہی بی زعفران یاد آئیں
فوراً آدمی بھیجا گیا۔ چونکہ تھوڑی ہی دیر
میں بی صاحبہ کو ساتھ لیکر ... آیا
[illegible]

نے سلام کیا کہ ذرا بیٹھیے تو سہی آپ کو
گویا ہوا سکا وقت ہے پہچانتی ہیں۔ کیا ہم
غریبوں سے کچھ بیزار ہیں آپکی صورت
بھی نہیں دکھائی دیتی۔
زعفران۔ واہ صاحبزادے کیا ہماری ایسی
مجال ہے چونکہ اب آپ صاحب
لونڈی کو یاد ہی نہیں فرماتے اسلئے
یہ ٹھیک خود بھی حاضر نہ ہوئی ورنہ میں تو اس
سرکار کی نمک پروردہ قدیم ہوں۔
خواجہ محمود۔ بی زعفران یہ سب آپکی
شرافت ہے۔ سنیے تمہیں ایک
نہایت ضروری کام کے لیے
بلایا ہے۔ اگر یہ کام تم نے
سرانجام دیا تو میں ہمیشہ تمہارا
مرہون ہو جاؤنگا۔
زعفران۔ اے میں قربان ہو گئی۔ وہ
کونسا ایسا کام ہے جس کو آپ کے
لیے جان لڑا دوں ...
اس کام کو ... کی ... ہی کیا
ذرا سنوں تو سہی۔
[illegible]

زعفران۔ صاحبزادے اگر مجھ سے یہی کسر
رکھنا تھا تو مجھے بلایا ہی نہ ہوتا۔ صاحبزادے میں
سکتی ہوں۔ انشاء اللہ پہلے جو متعدد کام مجھ
سے ہوئے کسی میں بھی بے احتیاطی کی نہیں
جو خدانخواستہ اس میں کر بیٹھوں گی۔

خواجہ محمود۔ بی زعفران ذرا صبر اور
آپ اپنے دل میں کسی اور خیال کو جگہ نہ
دیں۔ آپ سے مجھے پورا اطمینان ہے
یہ میں نے صرف اس لئے کہہ دیا۔
کہ یہ معاملہ نہایت ہی نازک و پردہ داری
کا ہے۔

زعفران۔ واہ صاحبزادے۔ آپ نے
مجھے کیا خیال فرمایا۔ کیا میں یہ بھول گئی
(اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے) دھوپ
میں سفید کیا ہے۔ اور یہ زندگی نگوڑی
گنوا دی ہیں ہیں بسر کی ہے۔ آپ ایک
صاحبزادے ہی ہیں۔ اللہ رکھے
ابھی تک بچوں ہی کے سے خیالات
ہیں۔

خواجہ محمود۔ تو پھر تمہارے آگے
میں ننھا سا بچہ ہی کیوں نہ بیٹھوں
آخر کو ہوں تو تمہارے ہی گود کا پالا۔
زعفران۔ میں کیا تنگ ہے۔
خدا رکھے صاحبزادے کو عمر خضری دے
اقبال بلندی ہو حشمت زیادہ۔ اچھا

تو وہ کیا معاملہ ہے جس سے ایسی فکر ہے
تو مجھ سے انجام دینے کو جس سے بھی کچھ ہو سکے
کر دوں اگر ناممکن ہے تو دنیا عرش کر دوں
خواجہ محمود۔ واہ بی زعفران جو کام آپ
سے نہ ہوسکے تو پھر اس سے انجام دینے
والا تو شاید خدا نے پیدا ہی نہیں
کیا ہے جس میں طاقت ہو اور قابل ہو۔
زعفران۔ یہ سب آپ کا حسن ظن ہے
ورنہ بیچاری کس قابل ہے اچھا بیان تو فرمائیے
ذرا سنوں تو سہی کہ بعد تک ہے سننے کا شوق ہے
خواجہ محمود۔ کہوں کیا میرا حکم ہے
ایک مجھ پر [illegible] کوئی
سنے گر [illegible]
ہی نہیں کہ ہاتھ سے جان ہی [illegible]
[illegible]
زعفران۔ [illegible]
[illegible]
یہ انتظار [illegible]
کچھ بھی [illegible]
کچھ بھی [illegible]
بس جی۔ واہ بی زعفران تم ہی بولو
[illegible]
[illegible]
خواجہ محمود۔ واہ یہ تو میں [illegible]
الوفا۔ کہ آپ نے مطلق نہ سنا

کچھ نہ کچھ تو سنا ہوگا۔ کیونکہ اب یہ خبر کچھ
ایسی زیادہ پوشیدہ بھی نہیں ہے بلکہ بھن بھن
اڑنے لگی ہے اور کانوں کان کہانیاں بھی ہونے لگی ہیں

زعفران۔ ہے۔ سننے کو تو ہزاروں باتیں
سنتی ہوں۔ مگر یہ کیونکر معلوم ہو کہ صحیح کیا ہے
اور کس خاص معاملہ کی بنا ہے۔

خواجہ محمود۔ وہ کیا ممکن ہے۔ کہ
آپ نے شاہزادے عالم والا معاملہ
سنا ہوگا۔

زعفران۔ ہاں یہ کیوں نہیں فرماتے
ضرور سنے یہ اڑتی سی خبر سنی انکار کس
نگوڑی کو ہے۔ مگر مجھ سے جب تک
کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ میں کسی
معاملہ میں دخل نہیں دیتی۔ اور خواہ
مخواہ بیچ میں ٹانگیں نہیں اڑاتی۔
اب آپ نے یاد فرمایا ہے جو حکم
ہو حاضر ہوں۔

خواجہ محمود۔ اب تو آپ کو کچھ نہ کچھ
فکر ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شہزادہ
عالم کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ مضطر
ہوا ہے دل اسے ایسا ... دل کی فرقتیں
کر چکی بھی اور جگر بھی سے دور ہی ہے
بس ایسی حالت میں اگر آپ نے انکے علاج
ذرا سستی کی تو پھر انکی زندگی مجھے
نظر نہیں آتی خدانخواستہ اگر کوئی نوبت دیکھ
معاملہ ہو گیا تو ایک بیگناہ کا خون آپکی گردن
پر رہ جائیگا۔ اور آپ بھی بازپرس قیامت کو دھر لی
جائیں گی۔

زعفران۔ خدا نہ کرے صاحبزادے کہ کوئی
ایسا منحوس واقع پیش آئے اور یہ نگوڑا معاملہ
بھی کونسا پیچیدہ ہے جو حل ہی نہ ہو۔ آپ اب
اپنا مطلب بیان فرمائیے کہ آپ چاہتے کیا ہیں
جہاں تک انکو حاضر ہوں بھلا یہ بھی کوئی بات
ہے کہ ہمارے شاہزادے صاحبزادے فکر و تردد سے رنج
اٹھائیں۔ اور میں تماشا دیکھوں یہ تو مجھ سے نہ ہو سکیگا
کہیں اپنی جان تک وار کے بیٹھوں گی آپ جناب
ارشاد فرمائیے۔

خواجہ محمود۔ شاہزادہ عالم کا صرف یہ مطلب
ہے۔ کہ تم کسی طرح شمس النساء بیگم
سے انکی ملاقات کرادو تاکہ کچھ تسلی
ہو جائے اور دل مضطر ٹھہر جائے وہ
تمہیں بہت خوش کرینگے

زعفران۔ بھلا یہ کوئی بات ہے۔ دنیا
لینا کمبخت چیز ہی کیا ہے انہیں کا کھاتی
ہوں یا کسی اور کا۔ دولت کمبخت تو ہاتھ کی
میل ہے وہ تو ہمیشہ ہی بھرپور
انعام عنایت فرماتے ہیں بھلا کیونکر ان کی
نمک حرامی کر سکتی ہوں۔

خواجہ محمود۔ اچھا تو پھر آپ چلیں
میں شاہزادے عالم سے آپکا مقابلہ کرو دوں

زعفران۔ نہیں میں آج شہزادۂ عالم سے
ضرور ملونگی پہلے یہ تو دیکھلوں کہ شمس النساء بیگم
کیا چاہتی ہے اسکی طبیعت بھی شہزادۂ عالم
کیطرف مائل ہے یا نہیں اگر مائل ہے تو اسکا کیا ارادہ ہے
خواجہ محمود۔ میرے نزدیک تمہارا شہزادہ
سے مل ہی لینا بہتر ہے۔
زعفران۔ نہیں آج کا ملنا اچھا معلوم نہیں
[illegible] ہے۔
خواجہ محمود۔ اچھا تو کل کس وقت تمہارا
انتظار [illegible] منزل میں کیا جائیگا۔
زعفران۔ جسوقت موقع ملا۔ یا جسوقت
آپ نے یاد فرمایا۔ فوراً حاضر ہونگی۔
خواجہ محمود۔ بہتر ہے مگر جا کر بھول
نہ جانا کوئی فکر ضرور ہونا چاہیئے۔
زعفران۔ بھلا آپ یہ کیا فرماتے ہیں
یہ بھولنے کی بات ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ فقط

جان اپنی لڑا دونگی صاحب
دل آپ کو ان سے ملا دونگی صاحب

خواجہ محمود۔ ہاں بی زعفران مجھے تم سے آس
بھی کہیں زیادہ امید ہے۔ خیر رخصت
بی زعفران دعا دیتی ہوئی اپنے گھر کو چلیں
راہ میں اس خیال کیا کہ خدا نے سونے کی
چڑیا جال میں پھنسائی۔ اگر [illegible] سے [illegible]
شمس النساء بیگم کا دل تو لیتی جاؤں [illegible]
[illegible] ہے کیونکہ اگر پہلے سے

کچھ کارروائی کر رکھونگی تو بہت سا کام نبھ جائیگا
یہ منصوبہ دل میں کرکے سیدھی محل میں پہنچی
چونکہ یہ اسی محل کی نمک پروردہ تھی اور اب بھی خوار
ہے اسلیئے یہ محل کے کل حالات سے واقف
ہے حسن اتفاق سے بہتر کیطرح [illegible] ابھی
[illegible] شمس النساء کے پاس پہنچی
جو اسکی خوش قسمتی سے اسوقت تنہا بیٹھی کچھ
سوچ رہی تھی جاتے ہی چپکے سے بیٹھ گئی
اور سلسلہ کلام اسطرح شروع کیا۔
زعفران۔ بی مزاج تو اچھا ہے؟ آپکا نام
کیا ہے۔
شمس النساء بیگم۔ (ٹھنڈی سانس
لیکر) تنگ ہے اچھی ہوں۔
زعفران۔ اور نام تو آپ نے بتایا ہی
نہیں۔
شمس النساء بیگم۔ مجھے نگوڑی کو شمس النساء
کہتے ہیں۔ اور تمہارا کیا نام ہے۔
زعفران۔ بی خدا نہ کرے آپ نگوڑی
ہوں۔ آپ کے دشمن نگوڑے ہوں [illegible]
آپ [illegible] بی مجھے زعفران کہتے
ہیں مگر آپ کے کلام میں کچھ درد
کی بو آتی ہے یہ آپ ٹھنڈی سانس کیوں
لے رہی ہیں [illegible] اور [illegible]
شمس النساء بیگم۔ نصیبہ دشمنان طبیعت تو اچھی ہے
[illegible]

میں نے آپکی تو مدت سے تعریف سن سن کر آپکی تو میں دیدار کی مشتاق تھی۔ میری طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے آپکی دعا سے انشاء اللہ اچھی ہے میں کیوں ٹھنڈی سانسیں لینے لگی آپکا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ دادل میں اس کمبخت کا آنا خالی از علت نہیں کیونکہ اس فن کی مشہور مثالہ ہے ضرور صبر کرو معلوم ہی ہو جاتا ہے۔

زعفران۔ بی میرا خیال ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ آپکے دلی خیالات کا آئینہ آپکی صورت ہی ہو رہی ہے چھپانے کو تو آپ لاکھ چھپائیں۔ مگر سب چھپ بھی سکتے۔

حبیبی۔ اللہ رے غیب دانی۔ بی زعفران بھی لال بجھکڑ سے کم نہیں۔

زعفران۔ لے بیگم سے تو آپ بیٹھیے بھی تو تمام ملک آپ ہی صاحبہ کی خیالات سیدھی کی ہیں۔ اور کیا مجھ میں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے۔

شمس النساء بیگم۔ (دل میں) یہ تو پہلے ہی تاڑ لیا تھا کہ یہ بڑی چلتا پرزہ ہے اس کا آنا بے سبب نہیں۔ دیکھیے تو دل کا بھید لینے کے لئے کیسی جلیبی چال چلی ہے بی زعفران خدا ہی خیر کرے ہم کسی کا کچھ بھی باتیں کر رہی ہو خیر سے تلک سرکا کا تو شوق نہیں ہے پہلے ہی اگال کا تماشہ دیکھتی

زعفران۔ واہ بی بہلا دہا سکے کیا کہنے میری بلا آپ نے تو ناحق مجھ بدبختی کو بعقل سمجھ لیا دلہن تو گھبرائی کیوں ہو۔ اگر آپ نے آپکے منہ سے نہ اوگل دو تو پھر اپنا نام ہی زعفران نہ رکھو کیا آپ اپنے دلی جذبات کو کسطرح چھپا سکتی ہیں ہرگز ممکن نہیں۔

شمس النساء بیگم۔ شاید آپ ہی کا خیال صحیح ہو مگر یہ آپ کیوں پڑ گئیں خدا نخواستہ اگر کچھ بھی ہو تو آپ کو اس سے کیا غرض۔

زعفران۔ واہ خدا نخواستہ تو نہ فرمائیے بیگم خدا نخواستہ فرمائیے کیونکہ آپکی دلی خیالات و خانگی معاملات سے غرض معاملہ ہو مگر مجھ کو تو کسی تکلیف دیکھی نہیں جاتی کہ خدا نہ دل نگوڑا ایسا ہی نرم دیا ہے۔

شمس النساء بیگم۔ تو بی خدا نہ کرے مجھ پر تو کوئی ایسی مصیبت نہیں پڑی کہ جسکے لئے اپنا ہمدردی کی ضرورت لاحق ہوئی ہو

زعفران۔ آپ کو نہ ہی کسی اور کو سہی اور شمس النساء بیگم سے اور بھی کیا بات ہے ہو سکے شمس النساء بیگم کسی اور کو ہوا ہو کہ جسکے طلب آپ میرے پیچھے سچ یا جھوٹ کیوں پڑ گئیں۔ یہ تو اتفاقات تو ہوتی خرافات ہوتی۔

زعفران۔ سے منہ تو بہ آ گھوا سے کہنے تو

نہ پہیلیوں سے آپ نے یہ کیا فرمایا۔ مجھے مطلب
ابھی حضرت آپ کو تو وہ مطلب جس کا جواب
نہیں۔
شمس النساء بیگم۔ (بہت چونک کر) للہ
یہ کیا آپ پہیلیاں بجھا رہی ہیں میں تو
آپ کی ان پہیلیوں کے بوجھنے سے
بالکل قاصر ہوں۔ اگر کچھ فرمانا ہو تو صاف
صاف فرمائیے۔
زعفران۔ بی کب تک بچے نہ بتائیگا۔
اور کب تک اتنا کھایا پیا کیجئے گا۔
شمس النساء بیگم۔ (چیں بجبیں ہوکر) بی
زعفران ہمارے کان بازاری الفاظ
سے نا آشنا ہیں۔ ہم شریف زادیاں ایسے الفاظ
سننے کی تاب نہیں لا سکتیں۔ ہمیں
معاف فرمادیں۔
زعفران۔ دلی میں اچھی شریف زادیاں
کی قسم یہی ہیں۔ جو ننگوں سے آنکھیں لڑاتی
پھریں اور یہ دعوے کریں۔ وہ تو یہی ہے وہ
طبری ہو کہ یاد رہے۔ صاحب یہ تو کوئی
بازاری الفاظ نہیں۔ بلکہ محاورے ہیں
جبکہ ہم کی زبان پر جاری ہیں خیر آپکو
برے معلوم ہوتے ہیں تو آپ سے ان الفاظ
کی معافی چاہتی ہوں۔ اب ذرا سیدھا سیدھا
کا وعدہ کرتی ہوں۔
شمس النساء بیگم۔ آپ بڑی ہی ہیں

آپ مجھ سے معافی نہ مانگیں کہ مجھے
شرم آتی ہے۔
زعفران۔ دلی میں تمام کھیل بگڑ گئے
چنانکہ بگڑ گئی تو خیر کہاں جاتی ہے
صاحبزادی میں نہ مانوں گی جبتک آپ
مجھے معاف نہ فرماوگی۔ اگر ایسا تھا تو پہلے
کا لحاظ ہوا اس سے تم صاف ہی نہ فرماؤ تب
کہ سارا جھگڑا ہی طے ہو جائے۔
شمس النساء بیگم۔ آپ تو ناحق ہی کہا
ہیں گھبرا رہی ہیں۔ اچھا صاحب میں نے
معاف کیا۔ لیجئے اب تو خوش ہو گئیں۔
زعفران۔ ہاں اچھی بیگم خوش ہو گئی ہوں یکایک
جھک کر چپکے سے دو پھول سونگھا کر بولیں پہلو
اچھا تو اب میری بچی یہ بتا دے کہ تم فرما کر
اپنی امید شادی کیوں نہیں بتلاتی کیا کہیے کہ
شمس النساء بیگم۔ میں تو کیسے کہوں نہیں
ہوں۔ جو کس کو بتاؤں یا آپ آج الٹی
کیونکر آئیں۔ اور میرے حال کی اس قدر
کیوں جویاں ہیں۔
زعفران۔ آخاہ! صاحبزادی
اتنی دیر کے بعد آپ نے میرے حال پر
رحم فرمایا۔ اور میری خیر منائی۔ خدا آپکو
[illegible]
(دیکھ کر کوئی سنتا تو نہیں ہے)
[illegible]

زخم جگر لگتا دل دیا ہے کہ کسی کے ہاتھ لگی
اور اس موذی کی تلاش پر چل گیا ہے کہ
دیکھ رہی ہوں آپ بچاری دیکھیں بیچارہ ہے
سو دل ہی کو چین نہیں ہے۔ وہ بیچاری کیا کرے
چلاتا ہے تڑپتا ہے روتا ہے فریاد کرتا ہے
کبھی فغاں کبھی لب پہ آہ ہے کبھی درد جگر ہے
حالت تباہ ہے ہر وقت گریہ و زاری ہے ہر
دم اشکباری ہے دل میں تڑپ جگر میں
تپش ہے امید دوست میں جو ساماں بنا دیا
ہیں کیا ہے خوش اسکا دل بہلاتا ہے۔
جواب خوش ہم حرام ہے۔ اٹھنا بیٹھنا
دشوار ہے تڑپا ہوں کا بیمار ہے
سوکھ کر اسکا کانٹا ہو گیا۔ گل سا چہرہ زرد
ہو گیا ہے۔ تنکا سا دو دن کا تو ہو گیا
کہ بہار چھ دن کا ہے جیسے دیئے لو ہر
وقت خیال ہے۔ خدا بچائے جیا کے
دل میں ایسا کون سا غم ہے کہ جس سے
اس کی حالت بالکل پر الم ہے اگر ایسے
یہی حال رہا تو نہیں معلوم کہ اسکی حالت پر
کیسی کیسی قیامت کیسی کیسی آفت
آئے گی میں تو حق ہوں [illegible]
سے بچا ہے اس سے اس کی جان
بچانی ناممکن دکھائی ہے۔ بلکہ اسکا خود
کشی کر لینا بالکل قرین قیاس ہے
صاحبزادی آپ بھی فرمائیے کہ

ایسی حالت انسان دیکھ سکتا ہے میں تو شاید
کرتی ہوں کہ سنگدل سے سنگدل بھی ایسا بے
درد بچارا حال نہیں دیکھ سکتا پھر ہم کیسی
شاید کہ کس تماشا بیں ہوں۔
شمس النساء بیگم۔ تمام باتیں غور سے
سنتی رہی۔ چونکہ پہلو میں زخم خوردہ دل لئے
ہوئے تھی ایسے بعض فقروں پر اسکا دل امنڈ
امنڈ آتا تھا مگر ضبط سے کام لیتی تھی آخر رہا
گیا تو۔
شمس النساء بیگم۔ ہائے اسے کیسی بیچارے
کی ایسی حالت ہے۔
زعفران۔ کیا کہوں صاحبزادی عجیب نہیں
جو یہ بیچارہ دو ہی چار دن میں بنی جان سے
ہاتھ دھو بیٹھے کیونکہ عشق نے اتنی ایسی حالت
کر دی ہے کہ صورت شکل غریب کی پہچانی نہیں
جاتی۔ اور کیا کہوں کہ کیا حال ہے۔
ساری رگیں میں اٹھے تن زار سے مرد
اطاقتی نے جسم کو مسطر بنا دیا
شمس النساء بیگم۔ بی زعفران آپ نے
تو دو چار ہی حال بیان کیا گویہ بھی
[illegible] کس مصیبت سے
کی ایسی دلگداز حالت ہے
زعفران۔ الحمد الحمد ابھی تک آپ
کو خبر نہیں۔ چیخ خوش سے
مگر جناب کا تو حال سنئے [illegible]

سبھوں کو پوچھتا ہے کس نے اسکو مار ڈالا ہے
بھیدی ہے۔ میں بیگم صاحبہ آپ اس شعر
پر اسقدر چونک کیوں ہو بیٹھیں۔
شمس النساء بیگم۔ بی زعفران تم آپ تو فنا
الشعر و سخن میں یکتا ئے آفاق ہیں مگر آپ نے
ابھی اس مصیبت کے مبتلا کا نام نہیں بتلایا
کہ میرے دل کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے
زعفران۔ (اپنے دل میں) اچھی آئی کیا
پریشانی ہے شوق کی وجہ میں سر پر آ [illegible]
جو سکے نہ رکو تو پھر بات ہی کیا ہوئی —
بی کیا اس غریب کا نام بتاؤں اب تو [illegible]
اس کے فریاد و فغان و درد و الم [illegible]
آہ و بکا شور و شیون گھر میں [illegible]
جاتے —
شمس النساء بیگم سخت بے چین [illegible]
ہو کر) واہ بی زعفران تمام باتیں تو [illegible]
صرف نام بتانے میں یہ اشعار پڑھتی جاتی ہے
مجھے بھی اس کی ضرورت نہیں —
زعفران۔ واہ صاحب [illegible] کیا ہیں
اشعار کیوں کرنے لگی — [illegible]
بتاؤں — ایک دعا کی تو بات ہی کیا ہے
میں تو صرف اسکے نام بتانے سے گریز کرتی
تھی کہ نصیب دشمناں آپ کو کوئی
رنج نہ پہنچ جائے — اور آپ کا دل
[illegible] چوٹ نہ پہنچ جائے — اب جب

آپ خود ہی کھود کھود کر نام پوچھ رہی
ہیں — تو سنئے یہ بیچاری جو حالات
سے گزرے تمام شہزادہ سلیم عالم پناہ اکبر کے
شہزادے کا نام زعفران [illegible]
[illegible] ہماری شہزادی کا دل دیا ہے
[illegible] ہو گیا تھا ان امیر زادی کی [illegible]
[illegible] تمام [illegible] گیا [illegible]
[illegible] قریب تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا —
شمس النساء بیگم — ہیں تو شہزادہ عالم کی
یہ حالت ہے کیوں اب کیا تھا [illegible]
[illegible] چھلکیا [illegible] آگیا
زعفران۔ یہ تو آپ اپنے ہی جی سے
پوچھئے —
یہ سنتا تھا کہ شمس النساء [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہا —
شمس النساء بیگم (دل میں [illegible])
[illegible]
پاس [illegible]

ہوا ہے سب انہیں حضرت کی بی بیگمات
سے اب مجھے کیا کرنا چاہئیے ۔
واہ بی زعفران! ایسا اپنے جی سے
کیا پوچھوں یہ تو ایسا ہی ہوئی وہ شہزادے
ہیں البتہ غریب لڑکی ہیں سے ان کیا واسطہ
زعفران ۔ بیگم اگر واسطہ نہیں تو مرنے
دیجئے مگر یہ تو فرمائیے کہ شاہزادہ عالم
کا نام سنتے ہی آپ کا چہرہ کیوں گیا؟ اور
آپ کی حالت اس وقت ایسی غیر کیوں
ہو رہی ہے ۔
شمس النسا بیگم ۔ یہ تو مجھ کو ہی چاہئے
کیوں اے زعفران کے [illegible] ہیں یا نہیں
[illegible] اور
[illegible] کہا گئیں ۔
یہاں تو بی زعفران بھی کچھ [illegible] اب
[illegible]
ہیں [illegible] کہ یہاں [illegible] آئیں ۔ [illegible]
[illegible] تو یہ سمجھا ۔
زعفران ۔ بیگم یونہی سہی ابھی [illegible]
میں [illegible] ہوں ۔ انشا اللہ [illegible]
ہوں گی ۔
حیا شاہ کا نام سنتے ہی شمس النسا کے
چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں ۔ کیونکہ
بی زعفران نے کوئی ایسا [illegible] دلوا
[illegible] جب تو وہ چلتا ہوا جاوے

چلا یا تھا جس سے شمس النسا بیگم کے قبضے ہوا
تھی اب جس قدر روکا و شادی بجائے سنبھلتے ہیں بی بی
رہتی تھی وہ تشویش پر اب سے زیادہ دقیق نہ تھی ۔
شمس النسا ۔ واہ بی زعفران اتنی جلدی ہو بیٹھا کیا
کچھ بیٹی ۔ اچھی بیگم بھلا یہ سننے والی ہے
یہ تو لاکھی ما رہے جی ہی نکلے کی بہک
اپنا مطلب حاصل نہ کر لیتی ۔ آپ ذرا دیکھتی
تو ہیں کہ یہ کیسی کیسی چالیں چلتی ہے ۔
زعفران ۔ بہت تو سیکھی اب کب تک
سیکھی رہوں دن ہی تمام ہو گیا آیا ۔
شمس النسا بیگم ۔ ابھی تو بہت دن [illegible]
جیا بیگا ۔ سمجھیگا ۔ تو پھر آپ شاہزادہ صاحب
کو کیوں نہیں سمجھاتیں اور کیوں نہیں
ان کا کوئی علاج کرتیں ۔
زعفران ۔ بھلا میں کیا سمجھاؤں ۔ اور
کیا علاج کروں جنکو سمجھانا چاہئیے اور
جن کے پاس انکے درد کا درمان ہے
وہ ہی کان پر ہاتھ دھرے تو دوسرے بیچارے
کیا کر سکتے ہیں ۔
شمس النسا بیگم ۔ ابھی [illegible] تو بیب
اس کے بتانے چارہ نہیں کیونکہ اگر یہ
اس سے اپنا دلی بھید چھپایا ۔ اور خدا نخواستہ
شہزادہ کی حالت دگرگوں ہو گئی ۔ تو بڑا
ہی غضب ہو جائیگا اور یہ تو ظاہر ہے
کہ زعفران سے سب باتیں کہی گئی ہیں

اور کبھی کبھی کیسی ہی بے دردی سے تماشا دیکھتی کہ پیچ
دل سے پوچھیئے یا پنچھی سے پوچھیئے جس کا دو پہر
ایسا سنگدل ہے جو شہزادوں کی ایسی حالت میں تماشا
دیکھا اور ہمدردی بھی نہ کی۔ آپ سے بی زعفران مسکرائیں
اور دل میں کہا کہ ہاں اپنا اپنا اور پرائی جانتی ہیں۔
زعفران۔ سے اپنا میں بھلا کس کا نام لوں
کہو وہ سنگدل کون ہے جو شہزادوں سے کیوں دوست
میں شہزادوں کی ہمدردی سے بہتر کی کیا کرنا ہے
بلکہ اسے شہزادوں کے آہ و نالہ فریاد و فغان
میں مزہ آتا ہے
شمس النساء بیگم۔ نہیں بی زعفران
ایسا ظالم و جفا کون ہو گا جیسے کسی کے آہ و نالہ
میں مزہ آتا ہو گا۔ مجھے تو کوئی ایسا یاد
نظر نہیں آتا۔
زعفران۔ شاید آپ کو نظر آتا ہو مگر مجھے
تو آتا ہے
شمس النساء بیگم۔ شاید آپ کو نظر آتا ہو اگر
مجھے نظر آتا تو میں ضرور اس سے پوچھتی
بھلا اس ظلم و جفا سے حاصل اس سے
ہاں خدا سمجھے تو بچنا چاہیئے
زعفران۔ اگر سچ پوچھو تو میں اسے دکھا دوں
مگر پہلے آپ میرے سر کی قسم کھائیے کہ
آپ بہت خفا تو نہ ہوں گی۔ اگر ایسا ہو تو کیا ہے
دیکھیے میں بتا دیتی
یہ بھی سہی واہ بی زعفران! مانتا ہوں

کیا شیشے میں اتارا ہے چشم بد دور کس طرح مارا
ہے والد نے پہلے قدم لینا چاہیئے
شمس النساء بیگم۔ بھلا میں کیوں خفا
ہونے لگی جو کھائیے اور خفا ہونگے سے کیا معنی۔
یہ تو میرے سمجھ میں ہی نہیں آتا
زعفران۔ اچھا تو اس سے آپکو کیا اب
قسم تو کھا لیجئے پھر دیکھا جائیگا
شمس النساء بیگم۔ اچھا میں خفا نہ ہونگی
زعفران۔ اس کی ہی نہیں میرے سر کی
قسم کھا لو
شمس النساء بیگم۔ لو اگر تمہاری یہی مرضی
ہے تو میں تمہارے سر کی قسم کھاتی ہوں
اب کیا تھا بی زعفران نے بید مشک
شمس النساء بیگم کے ذقن پر بڑے پیار
محبت سے انگشت رکھ کر کہا کہ وہ مرضی
پیاری دلربا جان لیوا صورت تری
ہے کہ شمس النساء کا رنگ فق ہو گیا۔
شرم سے آنکھیں نیچی ہو گئیں۔ دیر تک
عالم حیرت میں سر نیچی کر کہا بی تو یہ کیا۔
شمس النساء بیگم۔ واہ بی زعفران خوب
زعفران۔ خیر جو ہوا سو ہوا نا مرغوب ہو
ذرا سنئے اب کیا ارادہ ہے مجھے سب
خبر ہے اب آپ زیادہ نہ چھپائیں اور شہزادہ
ظالم کی جان لیوا صورت بن جائیں۔ کیونکہ
میں دیکھتی ہوں کہ آنکھ میں سے آپ نے

اور تقاضا کی تو شہزادہ کی زیست کی بالکل
امید جاتی رہی گی اور یہ شگوفہ آپ ہی کا کھلایا ہوا ہے
شمس النساء بیگم - حقیقت یہ ہے [illegible]
تمہیں کیوں اس الزام کا ملزم ٹھہراتی ہیں - تو
[illegible] بیٹی [illegible] اپنے کو بھی آپ ہی
کے سپرد کر کے [illegible] شہزادہ کی
[illegible] میں [illegible] میں آپ کے حکم کی
تعمیل کر کے [illegible] حاضر ہوئی ہے -

انارکلی - دنیا میں بہت بڑی شرافت
کا نام [illegible] شریف [illegible] کا ہی
[illegible] شہزادی میں
آپ کی اور شہزادہ صاحب کی تابعدار
جان نثار ہوں - جو کچھ آپ ارشاد
فرمائیں گی - اس کی تعمیل میں جان تک
لڑا دوں گی - آپ میری طرف سے بالکل
مطمئن رہیں -

شمس النساء بیگم - بیٹی آپ کی طرف
سے مجھے [illegible] اچھا ایسا
تشریف لے جائیں - اور شہزادے
عالم کو سمجھائیں - اور یہ بھی کہیں - کہ
وہ ایسا نہ کریں - جس سے نصیب
دشمناں کوئی سخت حادثہ واقع
ہو جائے - انسان کو صبر و ضبط سے
کام لینا چاہیے -

انارکلی [illegible] خوش خوش [illegible]

نواں باب

قیدِ تنہائی

قید تنہائی میں ہے - وہ شہزادۂ عشق
ترین شخص میں بیمار عشقی [illegible]
ہے [illegible] گزشتہ
ہوئے آج پورا ایک سال ہو گیا -
اس ایک سال میں زمانے نے گرگٹ کی طرح
سینکڑوں رنگ بدلے مگر پھر یہ رنگ
ضرور [illegible] قائم رہا -

یک لحظہ یک ساعت یک دم
دگرگوں شود احوال عالم

کے مطابق بوستان عالم کا تغیر ہے
ہزاروں [illegible] ہزار ماں کی گودیاں
خالی ہو گئیں - لاکھوں پر آرزو آغوش
مرادوں سے پر ہو گئے سینکڑوں نوشہ
دولہا [illegible] ناشاد [illegible] دنیا
فانی سے عالم جاودانی کی [illegible]
ہو گئے بہت ارمان نکلے دل کے
لیکن پھر بھی کم نکلے [illegible] عدم
کو [illegible] کتنی عورتیں - بیوہ
ہو گئیں - کتنے مرد [illegible] دوست [illegible]
[illegible] ہو گئے شہزادہ [illegible] گلستان [illegible]

ویران ہو گئے ۔ ہزاروں ویرانے آباد ہو
گئے جہاں گل تھے وہاں خار ہیں جہاں
جشن ہوتے تھے وہاں ماتم ہیں ۔ کہیں شادی کا
رنج ہے کہیں کوئی گرفتار الم [illegible]
ہو گیا کہیں سینہ زنی کوئی [illegible]
کوئی وصل [illegible] کہیں جھگڑا ورثا
کا کہیں [illegible] کہیں مقدمہ بازیاں [illegible]
کہیں حلیہ نیاں ہوئیں ۔ کہیں دولت
سے [illegible] ۔ کہیں [illegible]
[illegible] ۔ کہیں بیوی
کو شوہر نے طلاق دی ۔ کہیں بیٹے
کو باپ نے عاق کیا ۔ کسی باپ
بیٹیوں کی [illegible] ہو گئے
کہیں بیٹے اور بیٹیوں سے [illegible]
[illegible] ہزاروں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شمس النساء بیگم [illegible]

انہیں شاہانہ سے مختصر ہو کر بیگمات شاہی کی
[illegible] بیگم کو شاہ
کا اور شمس النساء بیگم کو باپ کا غم [illegible] ہو گیا
شادی ہو جانے کو جب یہ معلوم ہوا شمس النساء
بیگم کو [illegible] اور اس کے پہلا
سے خواص رنجیدہ و [illegible]
تو شادی کیا [illegible] تھا
میں ایک شایستہ [illegible]
رقعہ باغ کا انتظام کر دیا ۔ [illegible]
شمس النساء بیگم کا نام [illegible] رکھا ۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی جرات بھی نہ کرنے دی ۔ اور [illegible]
[illegible] تنگ رکھی سے ذوق

شک پہ در ہی مہیا ہیں شکایت کا گلا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

اس عرصہ میں سیماق عشق و مشک چھپا نہیں رہتا۔ بڑی بیگم صاحب شہزادہ کی والدہ کو انکے گفتاران الفت کے دشمنوں نے انکی خفیہ عشقبازی کی رپورٹ کر دی جس کے سنتے ہی بڑی بیگم کا چہرہ مارے غصے کے آگ سا آتشیدہ ہو گیا آنکھیں رشک خون ہو گئیں آخر مجبور ہو کر شاہ ذیجاہ کے کان تک یہ خبر وحشت اثر پہنچائی گئی۔ مگر شاہ ذیجاہ کو اس تعجب انگیز و تاسف خیز خبر نے بڑے تذبذب میں ڈالا کیونکہ وہ اس خبر کو پایہ صداقت سے گرا ہوا خیال فرماتے تھے۔ اس لئے پورے طور سے یقین فرماتے ہچکچاتے تھے۔ البتہ شاہ نصرت پناہ کا یقین مشکوک ضرور ہو گیا جس سے ان کبوتروں کی آزادیوں میں بہت کچھ قیدیں لگائی گئیں۔ اور رازداروں نیاز کے پیام و سلام میں رکاوٹیں پیدا کر دی گئیں اب یہ اسیران دست صدمہ جدائی کی جانکاہ لذت چکھ چکھ کر نازول کی جان و مال کو پانی پی پی دعا دیتیں تھے

اسی عرصہ میں سلیم نے فرخندہ بیگم کو دام میں لانے کیلئے جیسے بڑے بڑے پیچ لگائے مگر وہ انکے پھندوں میں نہ آئی چہرہ کو دھمکی سے نکالا چاہا اس میں بھی کامیابی ہوئی آخر جب وہ بیچاری محبت کی ماری بہت ہی تنگ ہوئی تو آخر تنگ آ کر بڑی بیگم سے شہزادہ کی تمام بد چالیوں کی شکایت کر دی جس پر بڑی بیگم صاحب نے غصہ کا تیر [illegible] انکو اپنے پاس بلا لیا اور انہوں نے فوراً نیک بختی کو اپنے حفظ میں لے لیا۔

اسکے بچاری شمس النساء بیگم کے دل کو بھی شہزادہ کی بیجا حرکت نے سخت صدمہ پہنچایا مگر بیچاری کیا کرتی آخر کیا کیا وہ بھی اپنا دل شہزادے کی نظر [illegible] تھی اسلئے جبراً قہراً اسے شہزادے کی الفت دل [illegible] اور سلیم کی الفت [illegible] چاہت دبے [illegible] رہتا تھا۔ اسکے [illegible] سے اسکا [illegible] دل [illegible] واسطے ہی خوب جانتے ہیں ایسی موذن نے فرمایا ہے صبح اذان کرنے والوں کو الصلوٰۃ خیر من النوم کی دلکش آواز سے [illegible] بھی اچھی طرح [illegible] پائی تھی کہ شہزادہ سلیم نے مونس و قدیم مرزا عبدالرحیم [illegible] سے بھی سیکھے۔ چونکہ شہزادہ عالم کی تمام رات بے چینی میں گذرتی تھی [illegible] کرکے

شفقت جہونکو ابھی ابھی آنکھ لگی تھی
کھڑا صاحب یا سے بیدرمان کیطرح آ
پہنچے آتے ہی مریض پھر کو جگا دیا ۔ اگر شہزادہ
عالم کے دلکو دہکی ہوتی تو غالباً یہ جگانا بہت
ناگوار گذرتا مگر برعکس اس کے آپ گھبرا کر اٹھ
بیٹھے ہی پوچھا کہو یار و زعفران کو بلوایا تھا
کیا بات چیت ہوئی

خواجہ محمود ۔ بیٹے تو میں اتنی سویرے
آیا ہوں کہ آپ سے کل کیفیت کہدوں ۔
غالباً وہ آتی ہی ہوگی کیونکہ اس نے پختہ
وعدہ کیا ہے کہ صبح کبھی ہم شہزادہ عالم سے ملونگی
وہ تو تمام باتونکا بیڑا اٹھاتی ہے اب انشاء اللہ آپکے
تمام کام سنور جاینگے ۔ بیٹے جو آپ کے
آرام میں اسوقت خلل اندازی کی اس
کی معافی چاہتا ہوں ۔

شہزادہ ۔ بھئی تم ایسا کلمہ نہ کہو کیونکہ
میرے دلکو صدمہ پہنچتا ہے اب میں
ایسا احسان فراموش بھی نہیں ہوں اگر آپ
تمام میرا کام کر دینگے میرے [illegible] عالم [illegible]
اس پر میں بہا ما نتا اور خفا ہوں [illegible]
ایسا تو شاید کوئی بھی نہ کرتا ہوگا ۔
پھر بھلا میں کیونکر کہ سکتا ہوں اسوقت
تمہارے آنے اور بی زعفران کے آنیکی
خبر سنانے سے جیسی راحت میرے دلکو
پہنچی ہے [illegible] میری روح کو [illegible]

میں جاتا ہوں یا میرا خدا!! ان تو بی بی زعفران
وعدہ کرتی ہیں کہ وہ شہزادی سے اسکا ہم
کرا نجام دیگی

خواجہ محمود ۔ وہ تو پہلے سے ہم سے وعدہ
کرتی ہے ۔ اور اس کا دعویٰ کچھ بیجا نہیں
معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ شہزادی کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور کوئی مقام اشتباہ نہیں
یہ باتیں [illegible] اور اب کچھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بی بی زعفران [illegible] آئے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آئی ۔
[illegible]
[illegible]

تم لڑکے سے کھیل ہی نہیں چھوڑتے کہاں جاؤں کیا کروں
آؤں مگر الحمد للہ کہ آپ بھی آج تک بھی یاد نہیں فرماتے اور شہزادہ [illegible]
فرمایا تو ہم حاضر ہوئی مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی شہزادہ عالم
نے کسی حکم کی تعمیل میں ذرا بھی تامل یا تساہل کیا ہو
اب بھی جان نثاری کو حاضر ہوں۔

شہزادہ۔ ہاں بی زعفران میں تمہارے احسانوں
کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ بیشک تمہیں
تمہاری کارگذاریاں میرے لئے نہایت
ہی ممنون کا باعث ہوئیں اب بھی تمہارا
ممنون ہوں مگر اب کے معاملہ ذرا ٹیڑھا
ہے۔ اس کی کل کیفیت غالباً
مرزا صاحب نے آپ سے کہی ہوگی
کہو کیا ارادہ ہے۔

زعفران۔ شہزادہ عالم یہ معاملہ ہی کیا ہے
اگر چٹکی بجاتے نہ کر دوں تو زعفران نہیں
[illegible] میں تمام کیفیت مرزا صاحب
سے سن چکی ہوں۔ آپ فرمائیے کہ آپ
چاہتے کیا ہیں۔

حبیبی۔ اللہ رکھے دو گھڑی کی بات نہیں
کل تو آپ کیا کہتی تھیں [illegible]
اپنا شغل بھی کیا ہے [illegible]
کا منشا: چھوڑ دوں۔ نہیں۔ نہیں بی
زعفران آپ گھبرائیں نہیں۔ میں
کبھی ایسا نہ کروں گا۔

شہزادہ۔ ابھی تو کوئی ایسا ارادہ نہیں

آج تو تم حضرت ایک خط اس [illegible]
[illegible] پہنچا دو پھر دیکھا جائے گا۔

زعفران۔ بہت اچھا نیک [illegible] میں حاضر ہوں مگر
حضرت یہ خیال ہے کہ اگر آپ کی منشا ہے
دلنواز نے یہ خط بیگم صاحب کو لکھا
ہوتا تو آپ بھی فرماتے کہ کیسا لکھا ہوا ہے
[illegible] یا نہیں
یہ بھی نہیں۔ اگر کسی اور سے بھی لکھا [illegible]
کیسی قیامت برپا ہوگی اور وہ کوئی نگوڑی عمر
ہے جو میرے لئے تجویز ہوگی۔

حبیبی۔ واہ بی زعفران کہاں وہ
دم خم کہاں یہ بزدلی۔ نہیں۔ نہیں
یہ بالکل آپ کا تجاہل عارفانہ ہے شہزادہ
عالم آپ کبھی نہ مانئے [illegible]
بی زعفران کی [illegible] کو خوب جانتا ہوں

شہزادہ۔ [illegible] بی زعفران [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible]
آپ اس سے اطمینان رکھیں [illegible]
نہیں کیا گی۔

زعفران۔ شہزادہ عالم [illegible]
[illegible]
بھی خوب جیسے خوب آپ [illegible]
الحمد للہ کہ [illegible]
سے آپ کی خاطر [illegible] آپ

کی غمگسار ہوں۔

شہزادہ۔ اچھا تم گھبراؤ نہیں تم بہت جلد کسی
شمع کی آرزو دل نے پائی۔

زعفران۔ بسم اللہ حضور لائیے۔

شہزادہ۔ کوئی ہے۔

خدمتگار۔ جی جہاں پناہ

شہزادہ۔ لکھنے کا بکس لاؤ۔

خدمتگار۔ بہت مبارک

خدمتگار نے لکھنے کا بکس لا کر سامنے رکھ دیا
اور شہزادے عالم نے یہ خط لکھا۔

اشتیاق نامہ

دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا نہیں اثر
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

فراموش کار من

ناشدہ نامراد سلیم۔ تو وہ تیرہ بخت و بیداد
سلیم شہنشاہ ہندوستان کا لخت جگر
سلیم سلطان ہند کا نور نظر سلیم اور سلطنت
کا شہزادہ سلیم تمہارا دلدادہ سلیم جس کی جان
نصیب سلیم مرگ قریب المرگ سلیم کی حالت
زار اور استقلال جفا پر کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے تم
تمہارے عاشق کی حالت کچھ خبر بھی ہے
جانمن جب سے ان ندیدہ دیدہ دل نے
تمہاری دلکش و پیاری صورت دیکھی ہے
[illegible]

دل فریفتہ اور یہ جگر شیفتہ ہوا ہے
اپنے بیگانے دشمن ہوگئے اسے رہ تعلق
دل تمہیں دیتے ہی نظروں سے بیگانے کی
تم سے نیکی کرکے دنیا میں ہوئے بدنام
ہم جانمن تم سے وفا مہر و محبت کی تمنا تھی
مگر تم نے بھی تو وہ بے مروتی و طوطا چشمی
اختیار کی کہ الامان تمہارے تیور بدلتے ہی
زمانے کی آنکھ پھر گئی ہے

تیری چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا

جانمن اب تو تمہارے عشق کا سودا ہے
اور سلیم کی روح آہ تمہاری مہر و محبت
کی بھوکی بے چین ہی نہیں بلکہ ہر وقت
روتا تو یہ ہے کہ ابھی تک تم لذت الفت
کی چاشنی سے محض نا آشنا ہو ورنہ اس کا
کچھ لطف تمہیں بھی آتا۔ اس وقت البتہ
دو محبت کے درد و مصیبت کا خیال ہوتا۔
مگر اب تو صاف کہتے ہیں کہ تم اس کا جواب کا ہو
تو ارادہ ہے کہ ہوتے تمہاری آنکھوں سے آگے ایسا ہوا
تو پھر تم بھی کمبخت سلیم کی طرح ہاتھ ملتے
دل و جگر ہاتھ سے بیٹھ کر پکڑتی ہوا عشق الہی
خدا نے کبھی نہ دکھایا ہوتا

الغرض یہ تمہیں جوش جنوں ہوگیا
لیکن کیا کیا سے کہنے کی طاقت
اسے اس نے گر الیا کیا تو اپنے حق میں اچھا
ہم رہ ہو یا ہم تمنا و آرزو کا [illegible]

کیونکہ اگر تم نے خدا نخواستہ میری محبت سے
منہ پھیر لیا تو پھر میں کہیں کا نہ رہا نہیں نہیں تم ہرگز
ناشاد و نامراد جہاں کی قسم تم میری محبت سے
منہ نہ پھیرنا بلکہ حقیقت میں یہ وفائیاں سچ
ادائیاں تم جیسے ظالم بے پیر کو زیبا ہیں
شوق سے کیجئے جو کچھ کہ تمہارا جی چاہے
دیا دل اپنا جگر اپنا سو آپ کو دیا ہے
جان من تمہارے ہجر میں لب پر آہ و نالہ
سینہ میں تپ ہجر ہے غم ہر دم
بیقراری - ہر لحظہ آہ و زاری - جگر میں درد
پہلو میں تپک - جان حزین - روح غمگین
خواب و خور سے نفرت ہے غذا سے
وحشت نہ دل کو چین نہ رات کو آرام
جگر کو بیں سینہ کاوی سے کام ایسا
شعلہ سا اٹھتا ہے شوق تشنہ لبی
کا مرض تم کو تو ہے ہم اضطراب ہوش
مرض غم کا درد دیتا ہے وہ آب کا درد سے
و شکیب و قرار و استقلال و سفر اوہم رفت
مفارقت کا ملال ہے عجب حال ہے
کسی پہلو کسی کروٹ قرار آتا نہیں ہم کو
نہایت بے چین ہیں سب ہم ہے الٰہی
جان من وہ زمانہ ہے کہ مجھے محبت
سمجھا کہ ایسا ایک دن یہ ضرور ہم کام آئیں گے
اور خواہ مخواہ تمہیں بے چین ہو کے قرار
کرکے یہاں تک لے آئے مگر وہ بھی

شخص بے تاثیر ہو بے توقیر ہے اعتبار ہے یہاں الحذر
کیا ہی کچھ نہیں ہوتا ہائے بیتاب دل آ
ہیں کہ کوئی کام نہیں آتا سے شعر

دو چشمے تھے جگر میں شق اعظم
اشک وہ اب کہاں آہ ہیں

جان من اب تو صبر کی تاب بیکار
نہیں - زیست گوارا نہیں موت آ جاتی تو
اس مصیبت کی زندگی سے بہتر تھا - مرنا
اس جینے سے بہتر تھا جیسا آپ کا جگر
سے بہتر دل و جگر دونوں کی حالت
اگر آپ چاہتی ہو تو میں ہر طرح حاضر ہوں
تو میں کیونکر کہہ سکتا ہوں دل و دلبر

کچھ نہ اپنا چلا ... ...
جگر و دل کی باتیں وہ لوگ

جان من اب تو فراق کے صدمے اشتیاق
کی تکلیفیں مجھ سے سہی نہیں جاتی ہیں
کہ تیار ہیں جان دینے کو بشرطیکہ ... ...
اس اگر آپ جیسی ناامید ناشاد کی تشفی
چاہتی ہیں تو جس طرح ممکن ہو جلد ...
فرصت پا کر سے مجھے ... دور
دل کو تسلی دیجئے کہ ایسی حیرانی کی
سے بہتر دیجئے کا علاج ہے آپ
آپ کا نیاز مند ... السلام
ناکام ... سلیم
پرچہ ختم ہونے ... سے

حوالے کیا گیا اور وہ بیک غبطہ مستقیم محل میں آئی
دو دن بی بی زعفران کی خوش قسمتی کہ اسوقت بھی
اسنے اپنی ملکہ شمس النساء کو کوئی کتاب دیکھتے ہی
تنہا پایا اور خط چپکے سے شمس النسا کے ہاتھ میں دیا
اور مسکرا کر کہا کہ آج تو انعام ملنے کا کام ہے مکتوب الیہ نے
خط کو بہت عزت و خوشی سے پڑھا اور احتیاط سے
اپنے دوپٹے کے آنچل میں باندھ لیا اور جواب
دیا انعام کا تقاضا کیا۔ انعام میں تو اس نے
اپنا گلے کا ہار اتار کر دیا مگر جواب خط کا
وعدہ کیا اور اسے رخصت۔ اسکے جانے کے بعد
اس ستمگار نے پھر اس خط کو آنچل سے
کھول کر بہت اشتیاق سے پڑھا پڑھنا
تھا کہ دریائے عشق متلاطم ہوا۔ اور امواج
عشق موجزن ہو گئے۔ ابھی خط ہی ختم ہوا تھا
نہ سلام پیام تک بھی رسنے پائے کہ کسی کے
پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ آہٹ پاتے ہی
اس نے خط چھپا لیا اور آنسو پی گئی۔ اگر یہ
آہٹ اسے نہ ملتی تو شاید یہ گریہ و زاری
سے از خود رفتہ ہو جاتی۔ مگر خدا نے خیر کی کہ
اس آہٹ نے اس کے کان کھڑے
کر دیئے۔ یہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور وہی پہلا
مشغلہ یعنی کتاب دیکھنے لگی۔ اب وہ
آنیوالیاں جنکے پاؤں کی چاپ سنکر [illegible]
سلسلۂ پیچ کھا بیٹھی تھی وہ بیگم کی
فرستادہ مائیں تھیں جو [illegible] لینے آئی تھیں

بیگم صاحب کی یاد فرمائی سے شمس النسا کو مطلع کیا
ہماری کبیدہ و رنجیدہ نازنین یہ حکم سنتے ہی بہانا
بادل نخواستہ اٹھکر چلی بیگم صاحب کے پہلو میں جا
بیٹھی شام کا وقت تھا مطلع بھی ہماری نازنین
کے رخ زیبا کی طرح صاف و منور تھا کہ یک بیک
ادھر کی جانب سے ایک تیرہ و تار آندھی اٹھی اور اسنے
ایسی عالمگیر ہو کر تمام ظلمت کدہ ہو گیا۔ اس
بے وقت طوفان نے اس شرمگین نازنین
کا وہ دوپٹہ جس میں نامہ یعنی رقعہ دلدار
بندھا ہوا تھا باوجود بار بار سنبھالنے
اور بار بار ہاتھوں کے تھامنے کے بھی
پتے کل کی طرح اڑ کر حضرت یوسف
کی طرح گم کر دیا اور وہ شرم کا پتلا اور
حجاب کا خاک بالکل ننگے سر رہ گئی اسے
اب اسکے اضطراب و پیچ و تاب سے
کیفیت نہ پوچھیے کہ کیسی بیقراری
اور کیسی کیسی [illegible] ہوئی۔
باولی سی ادھر ادھر ڈھونڈتی پھرتی
تھی مگر وہ عنقا سا اس طوفان میں
ایسا اڑا اور گم ہوا کہ پھر کسی طرح نہ ملا بیگم
[illegible] تھا [illegible] پایاں سے تمام عورتوں کو
یہاں سے [illegible] ہٹا دیا تھا [illegible]
اسے بھی یہاں سے جانے [illegible]
لیکن پڑی اندھیر ہو جانے [illegible]
[illegible] تھی [illegible] بتیاں روشن [illegible]

حسب الحکم بیگم صاحبہ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو
وہ دوڑی ہوئی آئیں اور خود جاکر دیکھا اور پتہ لگا کر یہ بات ہی تھی
کہ یہ حرکت اسی لڑکی کی شرارت خاص ہے جو اٹھا لایا گیا
یہ سنتے ہی اس شور پیچھے دوران کی پژمردگی نکلی جاتی تھی
بیگم صاحبہ بھی کچھ سوچ کر اٹھیں اور چپ چاپ بیٹھا
ہوا تھا۔ جب تمام شور و غل اور قصہ اور خطرہ و
خفقان اور طوفان بھی ہو سکنے کی طرح
ادھر بیگم صاحبہ تو وہ ہی بستی
گو اس کی خوب نکلیں۔ اسکے اسکے
غرض اتفاق سے دو تین ان کے آ کر
ہی رہ گیا۔ انہوں نے دوپٹہ کی پٹی
… صاحب دیکھا۔ واہ ان کی بیگم
… دیکھ کر بیگم
صاحبہ کے ہوش گم ہوگئے۔ دیر تک متحیر و
پریشان … رہیں۔ اور سیوتی
… کی تدبیریں سوچنے لگیں
… شاہ ہمایوں صاحب کے
… پہنچائی گئی اور
… پیش کردیا گیا شاہ والا
… آپ بگولے
ہوگئے اور آنکھوں میں خون اتر آیا۔ سے
غیظ و غضب میں بڑی بیگم صاحب
سے یہ گفتگو کی۔
بیگم۔ آپکو تو کسی طرح یقین ہی نہیں آتا
تھا اب دیکھا ہے فرمائیے اب بھی یقین

(۲) آیا یا کچھ شبہ باقی ہے اور اگر باقی ہو تو میں
دور کردوں۔ یہ بیچ بچاؤ کی کوشش کردیں
مجھے تو شروع ہی سے اس لڑکی کے
چتون اچھے نظر نہیں آتے تھے آخر
وہی ہوا۔
شاہ قیصر۔ واہ میاں سلیم اچھے
رنگ لائے اچھا دیدہ پایا مگر اس میں
غریب شمس الدین کا کوئی قصور نہیں
خط تو آپ کے صاحبزادے صاحب نے
لکھا اسکی کیا خطا۔
بیگم۔ واہ ابھی تک آپ اس لونڈیا کو قصوروار
ہی خیال فرما رہے ہیں آپکی حضرت
… دونوں طرف سے …
ہر خط و کتابت کا نام ہی پیغام کا سلسلہ
مسلسل ہی نہیں۔
شاہ قیصر۔ بیشک میں کیا شک ہے
مگر سلیم نے یہ حرکت بڑی نالائقی سے کی حضرت
آپ ہی کی جس سے مجھ کو سخت ملال ہوا۔
بیگم۔ واہ تو میرے بچے کو ہی ستم دہ
ٹھہراتے ہیں کیا اس کی کا قصور کی
کم سمجھتے ہیں۔ اچھا سلیم ہی خاطی سہی
لیکن اب تو جب تک آپ قصہ انکی
لونڈیا کے دفع کرنیکی فکر نہ کیجئے سلیم سا
… دوست … کی کچھ
عجیب نہیں کہ سلیم اس کیلئے کوئی اور

رنگ لائے میرے نزدیک اس ننگ خاندان کی چھوکری کو تلوار ہی سے گھاٹ اتار دینا چاہیئے۔ ورنہ میرا سلیم میرے ہاتھ سے جاتا رہیگا۔

شاہ ذیجاہ۔ خیر تمہاری مرضی یہ تو کوئی ایسا مشکل معاملہ نہیں۔ مگر میرے نزدیک اس بیچاری کا ایسا قصور نہیں۔ جیسا آپ سمجھی ہیں۔

بیگم۔ یہ سب آپ ہی کا کرا دھرا ہے۔ اگر آپ اس چڑیل کو اس قدر سر نہ چڑھاتے اور شاہزادے سے منہ نہ لگاتے تو اسقدر نوبت نہ پہنچتی۔

شاہ ذیجاہ۔ میں نے تو یہ نہیں کہدیا تھا کہ تو میں بیٹھ کر آنکھیں اونگی کرتے۔ اپنی محل میں رہکر شہزادے سے آنکھیں لڑاتے۔ مگر ابھی تک اس کی کسی خطا کا ثبوت آپکو نہیں ملا۔ صرف گمان ہی گمان ہے۔

بیگم۔ البتہ یہ تو یوں بھی ہوگی کہ میرے سامنے تو یہ نگوڑی ڈر بھی نہیں مارتی۔ وہ ہیرا بہت پاس رہتی ہے کے دلیں سے نگی اور اور بیگموں اور بڑی بوڑھیوں تک پہنچی ہے اور کسی کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتی۔

شاہ ذیجاہ۔ اچھا تو جیسا آپکا جی چاہے۔ تو کر دیں بہت جب اس فتنہ پرداز کو ٹھکانے لگا دیتا ہوں۔

اب غضب سلطانی سے جو اش ... اگر یہ قہر آلود حکم نافذ ہوگیا کہ شمس النساء قید تنہائی میں کیجائیں اور سوا دو وقت کے کھانے کے اور کچھ نہ پائے اور بجز ایک خادمہ کے کوئی اس تک نہ جانے پائے۔ بہتر ہو کوئی دوسرا اس کے پاس نہ پہنچنے پائے۔ فوراً اس حکم کی تعمیل کیگئی اور وہ رشک یوسف ایک اندھیرے گھر میں حضرت یوسف کی سی یاد میں بٹھادی گئی۔ اور اسکی ننگ شناسی ماں فرخندہ بیگم کو بھی حکم ملا کہ اب وہ بھی اپنے گھر کا راستہ لے۔ وہ بیچاری با چشم گریاں و دل بریاں اپنے گھر کو چلی گئی۔

دسواں باب

[illegible] کی ملاقات

دو تین دن تو شہزادہ [illegible] کر سکتے ہوئے [illegible]

عصر کا وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

خزانہ [illegible]

[illegible]

گیندوں گرجوں سے صلیبوں مندروں سے
محلوں یا شہر کے باہر کے میدانوں میں کبھی
برق وش کی برق دشی کیطرح برق تھی
گرمی ہے کسان ہل کاندھے پر دھرے بیلوں کو
ہانکتے کھیتوں سے اپنے گھروں کو واپس جارہے ہیں
گھر میں آنیوالی رات کی رہبری کیلئے چراغ
بتی لیمپ وغیرہ کی فکر ہو رہی ہے شام کی ٹھنڈکا
لطف اٹھانیوالے بن میں ڈنڈا دیا شہر کے باہر
جارہے ہیں - مگر ہمارے ناول کا مغموم و مہموم
ہیرو دلدادۂ تصویر معشوقہ کیا دھرے
ایک کمرے میں فرش پر مخمل بیٹھا ہوا
اپنے دل میں یہ باتیں کر رہا ہے مرزا
چالیں تو اچھی چل رہا ہے جو بیچارے
کی چال چل جائے اور پٹ نہ پڑیں
امید تو واثق ہے کہ اس کی چالیں
ضرور چل جائینگی - کیونکہ زعفران بی کوئی
ایسی ویسی ناتجربہ کار نہیں ہے - وہ
تو بڑی تجربہ کار علامہ روزگار ہے بھلا
وہ سب دھوکا کھا سکتی ہے - وہ جو چشمی
دھوکا کر گئی ہے - بن لیا اس نے سب
پہلا سے درشت کر لئے ہونگے - اور
پھر ایسے رازدار نشانہ تم کر لیا گیا دوستوں کبھی
پکا وعدہ نہ کرتی - ہو نہ ہو سکتا ہو لہ
... ہے - وہ ... رشک قمر
کو ہمیشہ نشان سے اڑا لائیگی - اگر لیتی تو

یا بیگم صاحبہ کو خدانخواستہ خبر ہوگئی تو زعفران
کی درگت جو ہوگی سو ہوگی -
مگر اس کے ساتھ ہماری اور ہمارے
آرام جان کی بھی خیریت نہیں نظر آتی
ہے - نہیں معلوم شاہ ذیجاہ اور بڑی بیگم
صاحبہ کیسی آفت اور کیسی قیامت
بپا کریں - خیر دیکھا جائیگا - جب اوکھلی
میں سر دیا دھمکے سے ڈرنا چہ معنی - کیا
کوچۂ عشق میں قدم دھرنا اور مصیبتوں سے
ڈرنا - اور اس کا مقابلہ نہ کرنا تیری بیحیائی
و بودی نامردی ہے -
یہی نہ کہ جان جائیگی - بلا سے جائیگی
دیدار یار کے مزے تو لوٹ لینگے -
مزہ تو یہ ہے کہ شاہ ذیجاہ نے ناحق
ہماری غیرت یوسف کو چاہ زندان
میں بند کر رکھا ہے - خیر وہ تو کان کے
بڑے کچے ہیں - اور وہ لوگوں کی لگائی
بجھائی میں بے سمجھے بوجھے فوراً آجاتے
ہیں - مگر مجھے تو بڑی بیگم صاحبہ پر
تعجب ہی نہیں بلکہ تاسف بھی آتا ہے
کیونکہ وہ تو بڑی زیرک و دانا ہیں
پھر وہ کیونکر نہیں کے ہم خیال ہوگئیں
کچھ نہیں یہ سب ہماری تقدیر کی خوبی
ہے ورنہ ماں ہو کر اپنے نور نظر لخت جگر
سے یہ طوطا چشمی کبھی نہ اختیار کرتیں اور

ن اسطرح آنکھیں پھیر لیں۔ ہائے
کیا ان کا خون سفید ہو گیا۔ جنکے
دل میں محبت مادری بھی باقی نہ رہی نہیں
نہیں!! یہ کچھ نہیں!!! وہ بیچاری بھی لونڈیوں
اور خواصوں کے جھٹوں میں گھیں ورنہ ماں کی
ممتا کبھی اپنی اولاد کی مصیبت نہیں دیکھ سکتی
ہائے ہائے۔ ان باتوں کو اب جد لگانیکا اچھا موقع
ہاتھ آگیا ہے جبکے دیکھے وہ سلیم شمس ولندا
ہی پر چھری تیز کیے پھرتا ہے۔ ایک اکیلا میں
کیا کر سکتا ہوں۔ کس کس کا منہ بند کر سکتا
ہوں۔ اور کس کس غماز کو غمازیوں سے
روک سکتا ہوں۔ اگر میری کچھ بھی چلتی ہوتی
تو میں ضرور اس کا کچھ نہ کچھ معقول
بندوبست کرتا۔ میں خود بھی ماندہ لہو رہا
زندگی پر جو میرے لئے ایسی جانکاہ مصیبت
اور ایسی جگر دوز اذیت ہے اور قید
الم کی کلفت اور زندان غم کی نکبت
بھگتنے مجھ سے اسکی ذرا سا بھی امداد
نہ ہو سکے اس سے تو بہتر ہے کہ میں کچھ
کھا کر اپنی جان ہی نہ دیدوں۔ اسمیں دو
فائدے ہیں۔ ایک تو درد جدائی
سے نجات ملیگی۔ دوسرے اس جان
کی مصیبت و اذیت دیکھنے سے بچ
جاؤنگا۔ اے اگر میں یہ جانتا کہ میرا
منحوس خط یہ فتنہ اٹھائیگا تو میں کبھی
اسکے لکھنے کی جرأت نہ کرتا اور بیٹھے بٹھائے
اس بیچ عالم کو قید ستم کی کلفتوں میں نہ
پھنساتا۔ حیف خود کردہ را علاج نیست
یہ اپنے انہی خیالات کے دریائے
بے کنار میں بہکا اور ناچیز غوطے
کھا رہا تھا۔ خواجہ محمود کے آنیکی آہٹ
معلوم ہوئی۔ آہٹ پاتے ہی چونکتا ہوا
محمود سے اسطرح ہمکلام ہوا

شہزادہ۔ واہ یار اب تو تم اللہ آپ
بھی اغماض کرنے لگے۔ سچ ہے برے
وقت میں کوئی کسی کا شریک نہیں ہوتا ؎

حال بد کا شریک دنیا میں
نہ برادر نہ آشنا دیکھا

حضرت آپ کل کے گئے آج پھرتے تو ہائے
ہم مصیبت اسیروں کا۔ بھلا آپکو کسی کے درد
مصیبت کی پڑی ہے کوئی درد مفارقت
یا صدمہ ہجرت میں مر جائے آپکی بلا
کو کیا پڑی ہے۔ جو دل جوئی یا ہمدردی کرے

خواجہ محمود۔ واللہ آج تو بالکل ہی
بھرے بیٹھے ہیں۔ میرے آتے ہی باسی کڑھی
کی طرح ابل پڑے۔ ابھی بندہ نواز کس
کمبخت کو یہ آپ کی جدائی یا اندوہ ملال
دم بھی لینے دیتا ہے۔ دن رات تو آپ ہی
کی فکر و افکار میں بیقرار رہتا ہوں اور جو
واللہ پھرتا ہوں مگر شکر ہے۔ کہ تیر مرد لو

اس مطلب کے پار اور شکار بصد سے
دو چار ہوا ۔
شہزادہ - بھئی کہیں گاڑی تو نہیں چھپی
اس ہیکی کی بھی نہیں ۔
خواجہ محمود - گاڑی ہی نہیں اور تفتیش ہوگی
اتنی ہیکی کہیں اور ہوتی ہی ہوگی - بندہ نگاہ
تو ہاتھی عرض کر رہا ہے آپ کو یقین نہ آئے
تو اسکا علاج ہی کیا ۔ میری ہیا نشینوں کی خوب
قدر کی جانتا ہوں پیر و مرشد۔
شہزادہ - نہیں! نہیں!! خیر سپر پدر
خفا نہ ہوجئے - میں تو فقط آپکا دل ٹٹولتا
ہوں ۔ ورنہ میں تو آپ کو اپنا پکا غمخوار
سچا دوست یا مخلص رفیق سمجھتا ہوں ۔ اور آپکی
اسی سعی اور کوشش بلیغ کا جان و
دل سے شاکر ہوں اور قدر کرتا ہوں ۔
بیشک میرے پاس بھی ابھی حضرت آئی تھی ۔
اور اسکی عہد و پیمان کی طالب و ارمان تھی ۔
خواجہ محمود - تاکہ کلام کرسکے پھر اس
سے کیا باتیں ہوئیں ۔
شہزادہ - یار تم میں تو قاطع کلام کی عادت
اور عادت ہے سننے کا موہی نہیں پہلے ہی
زبان کاٹ لیتے ہو ۔
خواجہ محمود - (گھبرا کر) جی ہاں کیوں
نہیں ۔ اچھا قصور ہوا معاف فرمایئے
پھر اس سے کیا کہا پہلے وہ میرے ہی پاس
آئی تھی مگر میں نے آپکے پاس بھیج دیا ۔
شہزادہ - بہت ہی بشاش ہو کر - یار
وہ آج اس گلفام سے ادا لائے کا حقیقی العقد
وعدہ کر گئی ہے مگر مجھے تو کچھ معلوم ہوتا ہے
خواجہ محمود - قربان اس بدگمانی کے
آپکو سمجھایا جاتا ہے کیونکہ معلوم ہوا - کیا ایسے
آپ ہی جہالت دنیا ہے ایسا خیال بھی
نہ کیجئے - اور یہ سب ہمارے تہہ کنش
میں آپ اطمینان رکھیں اور وہ جو کچھ
کہہ گئی ہے اسی پتھر کی لکیر سمجھیں کیونکہ
ان تمام باتوں کا حسن و قبح سمجھ کر ذمہ دار
میں ہوں - ابھی جناب آپ کی ستارہ قسمت
خورشید وار چمکے اور حکومت کی چوٹ آئے
تو بھی - جب تمام معاملہ چوکس ہیں
پھر کیونکر نہ آئے گی - نہ آنا ہو ہوں
لگی ہوئی ۔
شہزادہ - شاید ایسا ہی ہو - مگر مجھے
یہ خیال گزرتا ہے کہ وہ ٹھیک ایسے
لائے گی جب وہ شادی کے دن ہیں تو پیسے
کیا کسی جادو کے زور سے مجھی پاکر اڑا
لائے گی ۔
کہیں وہ ایسی بیہودہ کاروائی نہ کر
گذرے جس سے میں سمجھے سوا
آفت میں مبتلا ہو جائیں یا ندامت اٹھے
اور جس سے سراٹھانے کے قابل اور خجالت

سے منہ دکھانے کے لائق نہ رہیں اور بار بار
کہتا ہیں مل مل کر یہ کہنا چاہئے سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
گئے دونوں جہاں کے کام سے ہم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

خواجہ محمود۔ آپکا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ ابھی تک مجھ سے بھی اس معاملہ میں بی زعفران سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی اچھا تو پھر اسے بلا کر دریافت کرتا ہوں جس نے اس کام نازک معاملہ کی تدبیر سوچی ہے

شہزادہ۔ شہزادہ ہاں ہاں ضرور بلوائیے

یہ کہکر ایک آدمی کو بھیجا جو بی زعفران کو ساتھ ہی لیتا آیا۔

خواجہ محمود۔ بی زعفران صاحبہ آئیے آپکے قدم تو آنکھوں پر رکھنا چاہئیں۔ آپ وہ لاجواب کام کر رہی ہیں جسکا جواب آپ ہی ہیں اور نہ اسکا [illegible] ہی ہو سکتا ہے بہتر تو فرمائیے کہ آپکس تدبیر سے شمس النسا کو پھانس لاوینگی

زعفران۔ بھلا میں کس قابل اور کس لائق ہوں یہ سب آپ صاحبوں کی نیک نیتی اور آپ ہی صاحبوں کی خوش اقبالی کے کرشمے ہیں ورنہ مجھ نگوڑی میں سے بھی کیا سکتا ہے۔ اب تو آپ کی جوتیوں کے صدقہ سے [illegible] جیسا ارشاد ہو عمل کروں مگر اتنی بات ضرور ہے کہ ابھی تک مجھ سے اور شمس النسا بیگم سے اس خاص معاملہ میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ اور نہ میں نے ابھی تک اسکا انتظار ہی کیا ہے۔ البتہ کی آپ کی لونڈی ہے [illegible] بی زعفران کی بھیجی بہن ہے جسے شمس النسا بیگم کی نگرانی و محافظت سپرد ہے اس نے تو [illegible] تک یہ بیڑا اٹھا لیا ہے۔ کہیں شمس النسا بیگم کو حضور سے شہزادہ عالم تک پہنچا دونگی [illegible] لیا اس نے شمس النسا بیگم کو [illegible] لیا یا نہیں [illegible] حکم ہو تو میں ان کو [illegible] پاس بلا لوں۔ اور ان سے دریافت [illegible] کہ وہ کیا [illegible] کرتی ہے اور شمس النسا بیگم کا منشا بھی معلوم کر لوں کہ اسکا کیا ارادہ ہے [illegible] ہی جاتی ہوں [illegible] حضرت کیسی [illegible] اس نے شمس النسا بیگم کا منشا بھی دریافت کر لیا ہو [illegible] شمس النسا کی نیت سے آپکو مطلع کریگی

خواجہ محمود۔ ہاں۔ ہاں!! وہ میری ضرور
جاؤ مگر خدا کیلئے ذرا جلدی آکر خوشخبری سنانا
ورنہ ہمارے شہزادے صاحب کا خدا جانے کیا
حال ہوگا۔ بی زعفران یہاں سے فی امان اللہ کہکر اٹھ
کھڑی ہوئیں اور سیدھی بلا ہیجان کیطرح بی شبو
کے پاس پہنچی اور دونوں میں یہ باتیں ہوئیں
شبو۔ کہو جی آپ کے شہزادے صاحب
کا کیا حال ہے یہ اسوقت کہاں سے
ہانپتی کانپتی آرہی ہیں۔ خیریت تو ہے
زعفران۔ واہ اچھی پوچھتی ہے۔ کہاں
سے آتی ہو سوائے شہزادے کے پاس
سے اور کہاں سے آونگی۔ بیچارے کی اس
شمس الملک کی مفارقت میں بہت
ہی بری حالت ہے حتی کہ بیچارا کھانا [illegible]
نہیں کھاتا کہ شہزادہ دبلا ہے یا کوئی اور
ہجر نے کر دیا بیمار ہے بدتر اسکو
بھلا یہ تو کہہ کہ تو نے انارکلی کا عندیہ بھی
معلوم کر لیا کہ اسکا ارادہ کیا ہے۔
یا خواہ مخواہ مجھے شاہزادے کے سامنے
جھوٹی ثابت کرنے کی نیت ہے دیکھ اگر
میں شہزادے سے ذرا بھی خفیف ہوئی
تو تیری ناک چوٹی سلامت نہ رکھوں گی
کہ مجھ سے بری کوئی نہیں
شبو۔ واہ لو آپ تو ناحق بگڑ بیٹھیں
بھلا میں دل میں اس کی مرضی پائے آپ
اس قسم کا وعدہ کر سکتی ہوں خدا نہ کرے
کہ آپ شہزادے عالم کے سامنے خفیف
ہوں۔ اگر آپکو باور نہ ہو تو چلئے آپ بھی
اسکا رخ دیکھ لیں کہ کس طرف ہے
زعفران۔ اچھا اگر وہ راضی بھی ہو گئی تو
کس طرح یہاں سے لیکے چلو گی۔ اور
کیونکر شاہزادے تک پہنچا دو گی۔
شبو۔ یہ تو میری ادنیٰ سی بات ہے اور آپکو اسکی کیا
فکر ہے۔ میں پہنچا دوں گی۔ بس
زعفران۔ نہیں مجھے بتا ایسا نہ ہو کہ وقت پڑے تو [illegible]
شبو۔ یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے
رات کو جب سب سو رہیں گے اور محل
میں سناٹا ہو جائیگا۔ اس وقت بلا خوف
و خطر لے چلونگی۔ اور آجکل تو ڈیوڑھی پر اپنے [illegible]
کا پہرہ رہتا ہے۔ پھر کیا خوف
ہے۔ میاں کیسے کوتوال ایسا روک سکتا
نہیں سوائے بی شبو کے آشنا کے اور
دوسرا کوئی نہیں۔ اور یہ بھی ابھی
چونکہ آجکل بی شبو کے آشنا ڈیوڑھی کے
دربان ہیں۔ ابھئے اب انہیں خوف
ہی کیا ہے جو چاہیں کریں ان کی تو
پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہے
زعفران۔ (خوش ہوکر) ہاں یہی ٹھیک
تو کہتی ہے اچھا تو اس وقت ادھر
ادھر کے کام میں مصروف نہیں چل [illegible]

دیکھیں انارکلی کا کیا مطلب ہے
شمیم: میں تو سمجھتی ہوں کہ وہ تقریب ... کیونکہ ...
عالم سے کچھ کم مضطرب نہیں ہے
زعفران: پھر چلو تو سورہ پانت کریں یہیں
ہمارا حرج ہی کیا ہے
شمیو: اچھا چلئے !!
اب یہ دونوں چپکے چپکے دبے پاؤں یوسف
ثانی کی کوٹھری میں دبے پاؤں پہنچیں تو آہستہ
آہستہ روانہ ہوئیں۔ کیونکہ پاؤں کی آہٹ سے
معلوم ہوتی تھی اور وہ ... کو دریافت ...
بنا ہی تھی اسکے وہ حسن ... شباب وہ
آب و تاب سب ہی دن میں برباد ہو گئے
اسکے حسن کی بیوی کو یہ سال ہو
اس دنیا کے جیتے کا وہ حال ہی ہو گئے
تو دیکھا نہیں جاتا۔
جیبی: والدہ سے ہمدردی ہے نہ
زعفران کی اس بناوٹی ہمدردی سے
ہماری بھولی بھالی نازنین کی ستم
رسیدہ دلی ... شمشیر ... کا کام کیا تھا
ہماری سے کس سبب ... نکل پڑتی
شمیم کی ... بہت کچھ ... گرا دیا
تھی ۔
شمیو: دیکھئے انارکلی یہ وقت ... بولئے
دیو بولئے کیا نہیں ... زعفران کیا کہتی
نہیں ... [illegible]

کہ یہ تمہاری صرف ہمدردی ہی نہیں بلکہ
تمہارے اس علاج ... بھی ہیں
ان سے تمہارے بڑے بڑے کام نکلیں گے
انارکلی: (آنسو پونچھکر) میں بی زعفران
کو خوب جانتی ہوں۔ اور ان سے بہت کچھ
امید رکھتی ہوں مگر میرا دکھ ایسا درد نہیں
ہے کہ بی زعفران کا علاج اسکا مداوا ہو سکے
بلکہ یہ درد تو وہ ہے جسکا درماں ہی نہیں
ہاں اگر اسکا علاج ہے تو وہ میری موت
ہے۔ دوسرے ... اسکو کوئی چھپا سکتا ہی
نہیں ہو سکتا۔ اور اب تو بی شمیم
اپنے سایہ سے بھی خوف کھاتی ہوں تم
سے بی زعفران سے بھی ڈرتی ہوں۔ کہ
ایسا نہ ہو بی زعفران میرا بھید لیکر کوئی گل
شگوفہ کھلائیں۔ اور میرے خون کے پیاسے
ہو جائیں۔ کیونکہ آجکل حالات کی جیونتی
جیونتی میری دشمن ہو رہی ہے ۔
زعفران: واہ بی انارکلی آپ نے تو
خوب میری جانفشانیوں کی قدر کی ہیں
ابھی جان ... آپ کی ہمدردی
میں ماری ماری پھرتی ہوں۔ اور آپ
مجھے منہ دشمن سمجھیں۔ افسوس ادب
ہزار افسوس ۔
شمیو: نہیں۔ ... انارکلی ...
زعفران: آپکی ... [illegible]

عالم کی بھی جان نثار و رازدار ہیں آپ
اُن سے مطلق پردہ نہ کیجئے اور بلا تکلف تمنا اپنا
دلی راز ظاہر فرمائیے ہم میں سے ایک بھی آپکا یا
شہزادہ عالم کا مخالف نہیں بلکہ یہ تو آپکے
پاس شہزادہ عالم ہی کی فرستادہ آئی ہیں۔
زعفران۔ (انارکلی سے) حالت کی پہلے
[illegible]
انارکلی۔ بی زعفران [illegible] خوف آتا ہے
کہ اور نے تمہیں نہ بھیجا ہو اور میرا بھید
کھلنے کے بعد اور آفت بپا نہ ہو۔ اچھا
پھر کیا کہتی ہو۔
زعفران۔ اچھا بی شمس النساء بیگم
سنو۔ اگر آپ چپکے چپکے شہزادہ عالم کو
سمجھا دیں گی۔ یا تسلی نہ دیں گی۔ تو وہ زہر
کھانے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اگر آپ نے چپکے
میں ذرا بھی تامل کیا۔ تو انہوں نے
فوراً زہر پی لیا۔ پھر سوائے افسوس
اور کف افسوس ملنے کے اور
کوئی چارہ بھی نہ ہوگا۔ وہ تو خدا بھلا کرے عبدالرحیم
کا جو اب تک روکے اور تھامے ہوئے
ہے۔ اور ابھی کسی امید دلانے پر۔ جو بیٹے
آپ سے ابھی کہا۔ وہ بیچارہ بار بار شہزادہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] جیسے یہاں بھیجا گیا

اب آپ فرمائیے کہ آپ کا کیا ارادہ
ہے۔ چلنے کا یا خون بیگناہ اپنی
گردن پہ لینے کا۔
(زعفران و شبو کی تشفی آمیز گفتگو سے
انارکلی کا کچھ کچھ رنج اور وحشت دفع
ہوا اور دل اور ظاہر کی کچھ ہمت ہوئی
مگر شہزادہ کی کیفیت سنکر تمام بدن میں
رعشہ سا پیدا ہو گیا۔)
انارکلی۔ کیونکر میں اس قید شدید سے
کیونکر جا سکتی ہوں۔ اور شہزادہ عالم
کی بزدلانہ حرکت کرنا میرے نزدیک
مناسب نہیں۔ خدا کے لئے انہیں میری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ظاہر کر سکے
سمجھائیں۔
زعفران۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب جسم ہو سکے گل کو لیجاتی ہے اگر کسی کو تمہاری
آہٹ بھی معلوم ہو جائے تو میں قابل دار ٹھہری -
شبو - آپ چلنے کا ارادہ تو ظاہر فرما چکی ہیں تو
ہم کس طرح سے چلتی ہیں اگر کسی کے فرشتہ کو بھی خبر
ہو جائے تو اپنی ناک کٹوا دوں -
انارکلی - تھوڑی سی غور و تامل کے بعد
بی زعفران تم بھی وہاں لے جا کر کیا کرو گی
سوائے ظالموں کی آتش محبت مشتعل
یا اس کے بھڑکانے کے اور کیا نتیجہ ہو گا -
زعفران - یہ تو آپ اور شہزادہ عالم جانیں
مگر ایسا سمجھیے تو شہزادہ عالم سے
شرمندہ و محجوب نہ کیجیے - اور تھوڑی
دیر کے لئے بھی چلئے کہ میری خاطر
اور شہزادہ عالم کا دل دونوں رہ جائیں -
شبو - ہاں بی انارکلی - میری آپا
بیچاری کو شہزادہ عالم سے ملنے دیجیے [illegible]
اور خدا کے لئے تشریف لے چلیے
دیکھئے کہ اس میں ہم دونوں کی بات
بگڑ جائیگی - اور ناحق شاہزادہ عالم
غریبوں سے رنج جائیگا اور منہ چھپا لینگے
مر جائیں تک تو غنیمت ہے [illegible] تو
خوف تو ہے کہ کہیں وہ ہماری جان سے
ہاتھ نہ دھو جائیں - تو بہت ہی دیا
جاتے ہیں انکی خاطر سے بھی جاری
ہی خاطر سے شہزادہ کو ہم لیکر چلی چلیئے -

انارکلی - واہ بی شبو! تم تو اپنے شگون کے لیے
دوسروں کی ناک کٹوا رہی ہو - تم
یہ کہو کہ اگر میں وہاں گئی تو میرے
حسد کی ناک جائیگی یا رہیگی -
اور کیا میں وہاں سے اچھوتی واپس
آ سکوں گی - پھر میں کیوں وہ حرکت
کروں جس سے میرے خاندان
پر آنچ آئے - چونکہ بی زعفران کو
اور تیرے تم کو ناراض کرنا منظور نہیں اور
تمہاری خاطر انکی یا ساری بھی [illegible]
منظور ہے ایسے میں اس شرط [illegible]
چلنے کو حاضر ہوں - کہ بی زعفران شہزادہ
عالم سے پہلے یہ [illegible] لکھوا کر [illegible] لیں
کہ وہ ضرور [illegible] شریعت کے [illegible]
یا حضور رسول کے [illegible] اگر وہ
[illegible] کے [illegible] تو اللہ سے
معاف کریں میں وہاں جانے سے باز
آئی [illegible]
[illegible]
اپنے کو [illegible] کریں - یا
تمہاری [illegible]
خیال خاطر [illegible]
نہ [illegible] جائے
ورنہ میں ہرگز ہرگز ایسی بیحیائی اور
ایسی ڈھٹائی کی ہمت و جرات نہ کرونگی

اور بے حجابی کا برقعہ نہ اوڑھتی -

زعفران - مجھے اس اقرار نامہ کے لا دینے میں کوئی عذر نہیں مگر رات زیادہ ہوتی جاتی ہے وہ خود تمہیں اور نہیں معلوم تکلیف ہوگی

شبو - پیاری آپا ابھی تو رات [illegible] کچھ ایسی زیادہ بھی نہیں آئی ہے - ابھی ابھی تو لگی ہے اتنے وقت تک آپ عین بارہ بجے منزل تک جا سکتی ہیں اگر بی انارکلی کی یہی مرضی ہے تو ان کو اس اقرار نامہ کے دینے میں تامل کیا ہے - ذرا دیر کے لیے گھڑی گھڑی ہوا ہے شہزادۂ عالم کو ان سے خاص محبت ہوگی اور اگر ان سے کوئی بد احتیاطی مصلحت ہوگی تو وہ بخوشی ان کی اس مدعا کو منظور فرما کر یہ دستخطی عہد نامہ کر دینگے - آپ ذرا تکلیف کر کے وہاں تک چلی جائیں - آپ کا اس میں نقصان کیا ہے

انارکلی - ہاں بہن [illegible] بی شبو سچ کہتی ہیں - آپ ذرا [illegible] شہزادۂ عالم کا کیا منشا ہے -

زعفران - [illegible] اچھا میں [illegible] [illegible]

میں بارہ بجے اپنے سلوکوں سے [illegible] اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کر لو کہ اگر میں شہزادے کی تحریر لے آئی تو پھر تم کوئی اور ڈھکوسلا نہ بناؤگی - اور سچ مچ عہد نامہ لیکر چلو گی - تو پھر میں یہ زحمت بھی جھیلوں اور چلی جاؤں - ورنہ میں تو اتنی رات ٹھوکریں کھاتی نہیں جا سکتی -

انارکلی - چونکہ یہ خود شہزادے کی ملاقات کی دل سے مشتاق تھی - اچھا پھر کوئی عذر حیلہ نہ لیگا - جب لے تو سہی پہلے وہ آپ کا اقرار نامہ ہی تو ہیں اور آپ راضی بھی تو ہوں -

شبو - [illegible] اچھا [illegible]

[illegible]

پیارے ناظرین آپ بی بی زعفران کو اقرار لیتے
کو جیا لیے دیکھئے اور اب آپ جہاں کی
نہر جبیں تھا کہ بی بی خیالات کیطرف
اپنے خیال مبذول فرمایئے ۔
بی بی زعفران تو افلاک کی منزل کی
جانب جاتی ہے ۔ اور یہ شہزادہ
تیں ان خیالات کی الجھن میں الجھی
کریا العالمین ۔ اگر میں وہاں کسی اور
شہزادہ عالم ہی خلقی جذبات سے فطری
خواہشات سکے منسوب ہو گئے ۔ اور شہزادہ
پیر غلبہ کرنیکو مضر ہوئے یا وہ مجھ سے
کسی قسم کی زیادتی سے پیش آئے اور میری
حباب عصمت کو ہوا سے نفسانی کی جنبش کو
سے فنا کر ڈالا تو میں کہیں کی نہ رہی
راحتی سچے ناموس میں بال آ جائیگا
[illegible] کی [illegible] کا [illegible]
[illegible] پیشانی میں منہ دکھانے
قابل نہ رہونگی ۔ [illegible] دونوں عزیز
[illegible] سے [illegible] مصیبت
[illegible] ہونگے ۔ [illegible] شہزادہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں پڑتی راہ میں کا نشیب سے جاتی اور
بی بی زعفران کو صاف جواب دیتی تو اس سے کہیں زیادہ
تھا ہیو زبان ہار چکی [illegible] ہوگی اور
موت [illegible] ہوگی ۔ آگے اب کیا ہونا ہے یہ کیا
کیا [illegible] ہے اگر میں انکار بھی کر دیتی
تو اس مریض غم و الم کا کیا حال ہوتا خدا نہ کرے
وہ اگر میرے فراق میں جان دے دیتا ۔ تو بھی
خون ناحق میری ہی گردن پر ہوتا ۔
(کچھ دیر سوچ کر) کوئی جان دیتا یا خودکشی
کرتا تو میری بلا سے مجھے شریعت تو
ماخوذ نہ کرتی ۔ سب تو سب اگر یہ خبر کسی
طرح سے جہاں پناہ تک پہنچا دی ۔ تو پھر
قیامت ہی ہو جائیگی ۔ مفت میری جان
جائیگی ۔ اور نہ میری جان لیتی تو لیتی ۔ مگر
میری اماں بیچاری جو میری [illegible] میں
ہی جاتی ہے ۔ اسکا کیا حال ہوگا ۔ یہ
انکے [illegible] کا [illegible] ہے ۔
[illegible] میری عصمت [illegible] کر چکا
[illegible] ملک الموت کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا کروں کہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ اپنے ہی خیالات میں مستغرق تھی اور زار زار مثل ابر باراں بارہ گریہ و بکا میں معروف تھی کہ بی زعفران جیدہ شیطان واپس آئی اور شہزادہ عہد نامہ سامنے رکھ دیا جسکے دیکھتے ہی بیچاری کے رشک کے ہوش اڑ گئے آخر استقلال سے کام لیکر بی زعفران سے پوچھا۔

انارکلی۔ کہو بی زعفران یہ میری موت کی محضر تمہیں کیونکر ہاتھ لگ گئی۔

زعفران۔ واہ ری لڑکی اللہ نہ کرے کہ تیری موت کا محضر ہو۔ اری یہ تیرے نکاح و انشراح کا کابین ہے۔ یہ کیا بدفال کلمہ منہ سے نکالتی ہے۔

شبو۔ کیوں صاحب اب بھی کوئی عذر ہے۔ اچھا لے دوپٹہ سنبھالئے اور اس قید خانہ نگوڑے سے قدم نکالئے چلئے میں اندر باہر کا معقول انتظام کرتی ہوں۔

انارکلی۔ (آبدیدہ ہو کر اور آہ کھینچکر) واہ ری قسمت

زعفران۔ یہ خوشی کا وقت ہے یا رنج کا۔

انارکلی۔ بی زعفران۔ یہ مسرت کی نہیں۔ قیامت کی گھڑی ہے لیں اپنی دولت خواہیں ایک غیر کے ہاتھ لٹانے چلی کیا خدا نے [illegible] ہی نباہنے پیدا کیا تھا

ہائے ہائے سے ودق

(نوشتہ ہے ہوا کے حرف بھی ہرگز نہ بیش و کم)
جو پیشانی میں تھا لکھا ہوا وہ پیش سب کیا

یہ شعر پڑھ کر اور ہچکیاں لے لے رونے لگی۔

شبو۔ یہ کیا اور ناک پہ انگلی۔ واہ بی انارکلی کچھ بھی سوچ بچار رہتا تو پہلے ہی تندہ نہ کیا ہوتا۔ اب تو خدا کیلئے ہمارے حزن کی پیاسی نہ ہو جیئے۔ کیونکہ اب اگر آپ کے کانوں پہ ادھر مرلیا تو شہزادہ عالم ہمیں جعلوں پر الزام لگا دینگے۔ اور وہ صاف کہہ دینگے کہ تمہیں دونوں کی سازش سے ہمارا بنا ہوا کام بگڑ گیا اور تمہیں دونوں نے یہ معلوم کیا کہ [illegible] وعدہ شادی اسنے سے کبھی انکار نہ کرتی کیونکہ اپنے اقرار لکھ دیا گیا تھا پھر وہ کیا ہمہ تن کھینچی تھی سے

خدا کیواسطے تم نہ میچیان کی بنو
یہ ہم میری ہو میرے فسانہ کی بنو

انارکلی۔ نہیں نہیں!! بی شبو تم گھبراؤ نہیں میں بے چین ہو میں اب مطلق انکار نہ کروں گی اب تو جو میرے مقدر میں لکھا ہے ہوگا۔ اللہ مالک ہے۔ اپنی عزت و عصمت کو خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ فی امان اللہ۔ چلو لے چلو [illegible]

ہوتا نہ اگر وصل تو محبت بھی نہ ہوتی
ہوتی نہ [illegible] فسانہ بھی نہ ہوتی

چونکہ رات زیادہ آگئی تھی اسلیئے محل
سرا میں ہر طرف سناٹا ہوگیا تھا بیبی نے
خوش ہوکر کہا بسم اللہ تشریف لائیے
اگر آپ راضی تو ہو لیں۔

اسلیے اس بات کو خدا کرے
کہ ہر تو راضی خدا کرے

کتھوڑی دیر بیبی ساتھ ساتھ گئیں
پھر اپنی بہن سے کہا کہ آپا آپ انہیں لیجائیں
میرا ساتھ جانا مناسب نہیں آپ بیشک
یہیں میں یہاں خبرگیری کرتی رہونگی
بیبی دونوں کو رخصت کرکے واپس آ
کر نازکی کے پلنگ پر چپکے سے لیٹ
رہی اب زعفران اور اپنی ماہ تاباں کو
تشاہ منزل کیطرف خرابات آنے دیں
اور دیکھیں شہزادہ عالم کی خبر لیں دیکھیں
تو تمہارے منتظر یار کی کیا خبر ہے۔ اور اسکے
جلسہ کی کیا کیفیت ہے۔ ہیں یہ آج
محل شاہی میں یہاں سناٹا اور ہمارا نوخیز جوان
شہزادہ تنہا کیوں ہے۔ ہونہ ہو یاروں کا جلسہ
اسوقت برخاست ہوگئے ہیں۔ الٰہ اللہ
اسوقت تو ہمارے شہزادے کا چہرہ ہنس
رہا ہے مسکرا رہے ہیں باچھیں کھل
رہی ہیں ... حلیم و سلیم مہذب و شائستہ
[illegible]
[illegible]

اپنے قاتل کی میں آمد سن کے بسمل ہوگیا
غل ہوا بسم اللہ بسم اللہ کہا

ہمارا شہزادہ جسکی آمد کے انتظار میں بیقرار تھا
وہ معزز و پیارا مہمان یعنی زعفران کے
احاطہ کے پھاٹک سے اندر آیا نظر پڑنا
تھا کہ ہمارا مضطرب شہزادہ بیتاب ہو کر سیدھا
چھٹتا ہوا اپنے محترم مہمان کے استقبال کو جھپٹا
حال کو دو شراے غالب

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

اور اپنے پیارے مہمان کو ساتھ لیکر اپنے کمرے میں
داخل ہوا مگر بی زعفران متشکک کیا ہر ... اب
تخلیہ کی صحبت ہے کیونکہ معلوم ہو کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں
کیونکہ سے

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

مجبوری ہے لیجئے پیارے ناظرین! میں
آپکی خاطر سے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر
دروازہ کا لگ کر جسقدر سنا ہے سنائے دیتا ہوں
شہزادہ اپنے دل جذبات پر غالب آکر
بڑی متانت سے اسطرح سے ہوگئی
اب میں آپکے نزدیک اسقدر نامعتبر ٹھہرا
کہ جیسے ... تم نہ تھا ... سیر کی
[illegible]
[illegible]

شکر ہے اللہ نے پھر صورت دکھائی آپ کی

اگر آپ جیسے خود غرض خود مطلب بوالہوس اور شیدا جانے کیا کیا نہ سمجھ لیتیں تو میرا کیا کیوں جلا بیٹھی قرار اور یہاں آ بیٹھے کانوں پہ ہاتھ [illegible] فرمایئے کس وقت [illegible] آپ کے آنے [illegible] اور آپ کو ہماری بوالہوسی کے الزام سے بچا سکتا ہے [illegible]

انارکلی - آپ نے شرعی وعدے کئے اور شرعی قسمیں کھائی ہیں - ہمارا ایمان تو ان کا پاس [illegible] نہ صرف بلکہ ہمیں فرض ہے کہ اپنی سعادت کو ملحوظ رکھے اور [illegible] ہر وقت آپ کے [illegible] اور [illegible] رہیں ہوں [illegible] انسان [illegible] قرار [illegible] ہو جائے تو ہو جائے مگر خدا و رسول کے احکام سے انحراف نہ کرے اور اگر آپ نے [illegible] کچھ زیادتی کی تو میرا [illegible] اپنی عفت و عصمت کے تحفظ کے لئے اور کیا کر سکتی ہے کہ یہاں سے چلے جانے پہ [illegible] ہو کر [illegible] اور [illegible] پاؤں نہ جاؤں [illegible] آپ کے [illegible] کی بدنامی [illegible] ہوگا فرمایئے کیا [illegible]

[illegible]

شہزادہ - (بڑی بردباری و سنجیدگی اور پیار سے کہتے ہیں) جان جہان آپ گھبرائیے نہیں - انشاء اللہ میں خلاف شرع یا خلاف وعدہ کسی امر کی جرأت ہی نہ کرنا چاہیے [illegible] صورت کا یہ ہی جان ہی نکل جائے - ماشاء اللہ - آج تو [illegible] شہزادے [illegible] میں کسی [illegible] کی روح [illegible] گئی جب ہی تو آپ [illegible] و نصیحت باتیں کرتے ہیں) مگر للہ یہ تو فرمایئے کہ کب تک اس مصیبت [illegible] آفت [illegible] پناہ میں چھپا رہوں آخر ان مصیبتوں کی کوئی انتہا بھی ہے یا [illegible] تمام حوصلے ولولے آرزوئیں تمنائیں [illegible] سب [illegible] پامال ہوں -

انارکلی - بھلا میں کیا کہہ سکتی ہوں - میری حالت زار تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں خواہ مخواہ شاہ ذی جاہ بدگمانیوں کا شکار ہو رہی ہوں - [illegible] نے آسمان سر پہ اٹھا رکھا ہے - کروں تو کیا کروں [illegible] کیا ہوں [illegible]

آپ کی یہ [illegible]

[illegible]

انارکلی۔ خیر اگر آپ اس وقت کو اب
ہی ہمایوں قدیم میت تسلیم خیال فرماتے
ہیں تو فرمایا کیجئے مگر میں تو کبھی نہ کہوں
گی۔ کیونکہ مجھے تو اس وقت سے
اس وقت تک سوم بھر چین نہیں ملا۔
شہزادہ۔ یہ سب ہماری تقدیر کا قصور
ہے۔ وقت بچانے کی کیا خطا
اچھا آپ یہ فرمایئے کہ وہ کونسی تدبیر
کی جائے جس سے ہمارے اور آپکے
جائز تعلق کا سلسلہ قائم ہو سکے۔
انارکلی۔ بھلا میں اس بارے میں کیا صلاح
دے سکتی ہوں میری تو کچھ سمجھ ہی میں
نہیں آتا۔ البتہ پردۂ غیب سے کوئی
بندوبست ہو جائے تو ممکن ہے ورنہ
ہمارے آپکے کئے تو کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ
شاہی عتاب کے خوف سے کوئی ہمارا
ساتھ نہ دیگا۔ پھر کیونکر کوئی تدبیر ہو
سکتی ہے۔
شہزادہ۔ نہیں ایسا نہیں۔ میں تو ضرور دو
چار روز میں کچھ بندوبست کرونگا اسلئے
میں چاہتا ہوں کہ آپ اگر سکیں تو بہت
تھوڑے دن کیلئے دلی چلا جاؤں
وہاں پہنچکر آپکے نکال دینے کا انتظام کرونگا
انارکلی۔ ہاں آپ ضرور دلی چلے جائیں

مصیبت دیکھنے میں آئی اور [illegible]
کا اب تک سامنے رہیگا۔ [illegible]
بھی کم ہو جائیگا عیش و عشرت کے سامان
بھی وہاں موجود ہیں۔ کاش میرا اسنے
کچھ بھی پڑ گئی ہے صبر [illegible] مگر
گی۔ [illegible] فریاد و فغان تو از
ہی سے مجھے تفویض فرمائے ہیں۔
پھر بھلا میں کیسی بھاگ سکتی ہوں مجھے
تو نالہ و فریاد کی عادت بچپن سے
سکھائی ہے [illegible] کتب میں فنا کی ہے
شہزادہ۔ جان من اگر آپ کے یہی
خیالات ہیں اور آپ مجھ پر ایسے ایسے
سخت اتہام لگاتی ہیں تو انشاءاللہ میں
ہرگز ہرگز دلی نہ جاؤنگا بلکہ اسکا نام
بھی نہ لینے کا اب تک جب تک شاہ ذیجاہ ہمارا
آپکا فیصلہ نہ کر دینگے میں کسی کے ٹالے
بھی نہ ٹلونگا حیف اگر مجھے پہلے ہی
یہ سوجھی ہوتی کہ مجھ پر اپنی جان بچانے
اور جی چھپانے کا الزام عاید ہو جائیگا تو
میں کبھی ایسے کمبخت ارادہ کا اظہار ہی
نہ کرتا آخر میں بھی تو اس جادۂ الفت
کا رہ نورد ہوں پھر کیونکر ایسے مرکز
قدم اٹھاؤں سے تعلق
تحقیق عشق کے [illegible]

ہیں میں آپکا ہر طرح شریک حال ہوں آپ اُنس
کسطرح اپنا دل بہلائیں۔
انارکلی۔ نہیں نہیں۔ میں رو رہی
نہیں۔ آپکو جیسیں اچھائی نظر آئے وہ
کام کیجئے۔ میں خوش ہوں میرا خدا ہی
آپکا نگہبان۔ میری مصیبت آفت میں
ساتھ دینگے۔ ابھی تو مجھے پر خدا جانے
کیسی کیسی آفتیں نازل ہونیوالی ہیں
جس سے یہ ہونیوالا ہے۔ گویا کہ
لپیٹ دیگا آسمان زمین ہوگی سر سے بلند
بیشتر نازل ستے ہ بالا جہاں ہوجائیگا
شہزادہ۔ وہ بیہودہ غلول و نامردوں
کا کام ہے بیٹھے تو جو منہ نکالا۔
اب اس سے بچنا میرے بالکل بس
ہی ہے۔
انارکلی۔ خدا یزدان کی قسم میں کبھی
اور طرح سے آپکی سد راہ نہیں ہوتی
میں تو صرف یہ چاہتی ہوں کہ اگر وہ بلا
جا نہیں کوئی بہبودی صورت نظر آتی
ہو تو آپ بلا تامل چلے جائیں۔ یہاں جو
پڑیگی میں جھیل لونگی آپ اطمینان
رکھیں۔ اس بیچ اتنا خیال ضرور ہے
کہ نہیں بھلا نہ دیجائے گا کیونکہ مسطور
ستی شراب کیسی ہے یہ آب شراب
ایسا نہ ہو کہ تم کو جوانی اثر کرے

شہزادہ۔ فی الحال تو کوئی اور سبیل وہی
بادی النظر میں نظر نہیں آتی۔ سوائے
اسکے کہ ہمیں اس قید سے نکل جانیکی
تدبیر و فکر کیجائے۔
انارکلی۔ بھلا بھاگ کر کہاں جائیگا
تمام ہندوستان تو شہنشاہ کی قلمرو
میں ہے۔
شہزادہ۔ یہ بھی ایک ہی ہوئی جانمن
شاہنشاہ کی حکومت صرف ہندوستان
میں ہے۔ ہوا کرے۔ اس سارے جہان میں
ہر کہیں تو البتہ ٹھکانا نہ ملتا۔ اہو ملک
خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست
انارکلی۔ اگر یہ ارادہ ہے۔ تو بلا تامل
آپ دہلی چلے جائیں۔
شہزادہ۔ بہت اچھا اگر آپکی یہی مرضی
ہے تو مجھے کوئی عذر نہیں۔
انارکلی۔ مگر جہاں تک ممکن ہو خط و
کتابت کا انتظام معقول رہے۔ ورنہ
میں آپکی خیر و عافیت نہ معلوم ہونے پر
کوفت میں گھل گھل کر جان دیدونگی
شہزادہ۔ انشاء اللہ ایسا عمدہ انتظام
کرونگا کہ تمہیں روزانہ ایک خط ملا کریگا
بعد کیوں عزیز ناظرین کیا کچھ سمجھا
شہزادہ نے آپکو سنایا۔ یہ بھی آپکی خاطر تھی
ورنہ اول ایسی جان جوکھوں میں قدم

دھڑتا ہے۔
یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ صبح کی آرپ یکایک دن سے چل گئی جس نے اپنے نشے میں ان کے ہوش اڑا دیئے پھر تو ایک بات بھی نہ کر سکے اور انارکلی نے گھبرا کر رخصت کی اجازت چاہی جسے شہزادے عالم نے جبراً و قہراً منظور کیا اب ہماری خوش نظر نازنین انارکلی زعفران کے ہمراہ لمبے لمبے قدم اٹھا کر اپنی زنداں میں پہنچی ہائے یہ کیسا دل فگار وقت تھا جو ان دونوں پر گذر گیا شکر ہے ہماری مہ نگار اپنی عصمت و عفت بچا لے گیا گو ہمارے شہزادے عالم کا للچایا ہوا دل لولہ بار بار افسوس حسرت سے یہ کہہ رہا تھا مگر اب کیا ہوتا ہے بیٹھ

وصل کی شب میں رہا شرم و حیا کا بندوبست
کھولتا بند قبا اس کا یہ دل ہی میں رہ گیا۔

گیارہواں باب

ناصح مشفق

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش رہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا۔

نہیں معلوم ان ٹھگنیں اور بھولی بھالی صورتوں میں دلفریبی کے خدا نے وہ کرشمے انداز سے اور دلربائی کی وہ کوششیں اور رکھی ہیں۔ جن کے دیکھتے ہی دل تابو اور جگر پہلو میں نہیں رہتا۔ آنکھیں اشکبار جان بیقرار ہوتی جاتی ہیں۔ کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے جسم میں سنسناہٹ۔ جی میں گھبراہٹ سی پیدا ہوجاتی ہے۔ دل میں ایک قسم کا میٹھا میٹھا درد شروع ہوجاتا ہے کہ جسکے ذرا بھی اس مزے کا لطف انگیز راحت خیز درد ہے کہ اسکے درد مند ہمیشہ اس کے بھوکے رہتے ہیں۔ اور ان کے دل میں ایک ایسی دلکش چیز پیدا ہوجاتی ہے جو کہ لگتی میں یہ جلوے رکھتی ہے جسے صاف لفظوں میں محبت کہتے ہیں۔ جسے ایک ذرا سی بات سے پیار سے پہلو میں مہمان کی طرح چھپائے پھرتے اور کبھی کبھی جو تشنہ لذت میں اس سے یہ باتیں بھی کر لیا کرتے ہیں اے اے پیاری محبت! تو ہی وہ دل پسند مرض ہے کہ تیرا مریض شفا پانے کی آرزو ہی نہیں کرتا اور نہ تیرا مارا ہوا کبھی زندگی کی پرواہ کرتا ہے۔ تیرا ہی مست کبھی ہشیاری کے نزدیک نہیں پھٹکتا اور اور تیرے ہی آب خنجر کا پیاسا ہمیشہ رہتا ہے اور بار بار یہ کہتا ہے

خنجر کو چوس لیتے ہیں میرے [illegible]
تشنہ حسرت ہوئے [illegible]

اے اے پیاری محبت تو ہی وہ جلتا ہوا
نشتر اور چھپا ہوا جادو ہے کہ جب تو اسے
چھپانا چاہتی ہے تو بڑے بڑے پوشیدہ دھکتے
امیر دل حسرت پسند دل آرام طلبوں نازو نعم کی
تربیتوں کی پرورش شدہ جیالوں پہ بھی اسکا
وار کاری ہے جسکا وہ حسرت ناک اثر پڑتا ہے
کہ وہ بیچارے وقف حسرت و یاس ہو
ہو جاتے ہیں - اور ان عزیزوں کی آن بان
خاک میں مل جاتی ہے -

اے محبت جب تیری آگ
دل میں بھڑکتی ہے تو وہ کسطرح چھپتی
نہیں اور چھپے تو کیونکر چھپے - کیونکہ یہ
صرف تیری ہی لگائی تو ہے نہیں بلکہ تو یہ
کبھی عہد سے راحت و دشمن مسرت کی لگائی
ہوئی ہے جسکے شعلہ جگر سوز سے خاک ہو کر
بچارے جلنے والے اپنی جان ہی دیدیتے
ہیں - شہنشاہ ملک بارگاہ اکبر کا نور بصر
جناب نور نظر سلیم وجہ بعد میں تاج و
سلطنت کا مالک ہو کر جہانگیر کے لقب
سے ملقب ہو کر شہنشاہ ہندوستان
ہوا تھا - تڑپ تڑپ کر یہ شعر بے حسرت
و یاس سے پڑھ رہا ہے اور سوز جدائی
میں جل رہا ہے - جلال لکھنوی -

ہمیشہ سوز جدائی سے بیقرار رہا
کبھی ہزار رہا کبھی بیقرار رہا

اے اے پیاری محبت تو وہ جنون انگیزی
اور سودا خیز ہے کہ جسپر تیرا سایہ پڑ
جاتا ہے وہ مجسم مجنوں و سودائی ہو جاتا ہے - اے
بیخود بنانیوالی محبت جب کوئی دلربا صورت دلکش
صورت سامنے آجاتی ہے اسوقت تیری پڑھائی
ہوئی باتیں کس مزے اور کس کس پیار سے کہی جاتی
اور سنتے وہ وہ لطف اٹھایا جاتا ہے کہ دل ہی جانتا

اے پیارے اے محبت ! یہ تیرے
ہی ہتھکنڈے اور تیرے ہی کرشمے ہیں -
کہ تو سر پائے یار جاندادگان یار کے سامنے
پیش کرکے نہیں رسوائے عالم کرتی ہے
اور مطلق ان کے ننگ و ناموس کی پروا
نہیں کرتی -

اے اے معزز محبت ! تیری ہی سرکار
قیامت آثار میں بادشاہ گدا - امیر فقیر
جوان - پیر - مفلس - محتاج صاحب نگیں و
تاج سب ایک ہی لاٹھی ہانکے جاتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ شہنشاہ ہندوستان کا لخت
دل پارہ جگر تیرے تیر جفا کا شکار اور
تیرے فرمان کا فرمانبردار ہے -

اے - شہزادہ سلیم - اسوقت نشاط
منزل میں کیسا حزن و اندوہگین بیٹھا حسرت
و یاس سے ہر ایک کا منہ تک رہا ہے - یہ
وہی ہے جو کبھی تیرے بتوں اور پھول
[illegible]

اب کے تو تو نے ہمارے ناز و نعم سے پلے ہوئے
شہزادے کو وہ باغ سبز دکھائی دو۔ دکھایا
دیا کہ خدا کی پناہ! اب نہ وہ سلیم ہے نہ وہ چہل
پہل نہ وہ رنگ رلیاں نہ وہ جلسہ احباب
نہ وہ شیشہ کی لال پری نہ وہ کتاب البتہ ایک
سلیم جگر فگار ہے اور خیال یار ہے اں اتفاق
اتفاقاً پہلے سے یا بعد سے خواجہ محمود صاحب
مرلیدہر بھی آ گئے ہیں جن سے ہمارا زخم خوردہ
شہزادہ بار بار آہیں بھر بھر کر کلیجہ تھام
تھام کر یہ باتیں کر رہا ہے۔

مرلیدہر۔ شہزادہ عالم خدا نہ کرے وہ اگر ایک
چند سے یہی حال حسرت مآل رہا تو دشمنوں
کی جان کے لالے پڑ جائینگے۔

محمود۔ شہزادہ عالم یہ عورتوں کی طرح
آنسو بہانا اور داڑھیں مار مار کر رونا
نہیں معلوم آپ کے ساتھ کیا سلوک
کرے خدا را ذرا تھم جاؤ اور صبر و ضبط سے کام لیجئے

شہزادہ۔ واہ مرزا صاحب! میں آنسو
کھاتا ہوں۔ آپ کی باتیں بھی دنیا سے
نرالی و مشکل ہوتی ہیں۔ اسلئے تو میں
نے آپ صاحبوں سے اپنی تمام امیدیں منقطع
کر لیں اور کسی ہمارے کا بھی خیال نہ رکھا
بقول حضرت ذوق ؎

نہ بلکہ پیش دامن الیاس گرداب بلا میں ہم
کہ بہ تہ ڈوب مرنے کا ہے سہارا کا

جب آپ لوگوں کے خیالات میری حالت
نا رسی ہیں۔ تو پھر آپ حضرات سے توقع
ہی رکھنا جنون ہے

خواجہ محمود۔ بیشک ہماری باتیں آپ کے
خیال کیساتھ اسی طرح پیش نہ آئی ہونگی اور آپ کے
خیالات انہیں جتنی بڑی نظر سے دیکھ رہے ہونگے
کیونکہ وہ نہایت سچی اور کھری ہوتی ہیں اور سچی باتیں
کسیکو بھی بھلی معلوم نہیں ہوتیں۔ آپ تو خود
ہم غریبوں سے قطع تعلق بنانے کی کوشش کرتے ہونگے
مگر ہم نہیں کر سکتے کیونکہ قدرت نے ہمیں
آپ کے دامن دولت سے وابستہ کر دیا
ہے لیکن آپ ہی فرمائیے کہ قوانین قدرت
میں کسی نے اصلاح کی ہے جو ہم کریں
الا ہم تو ہم شاید آپ بھی نہ کر سکیں جیسے
جاں نثاری و جاں نہاری سے ہمکنار کیونکر
بھی چرائیں۔ اور کیونکر جان چرائیں
یہ سب بالکل آپ کے خیال مبارک کی
نہ سمجھی ہے۔

مرتے ہیں آپ ہیں یار میں چلیئے
شیوہ اپنا نہیں ہے وفاداری کا

برائے خدا پھر آپ قطع تعلق کا کلمہ زبان
سے نہ نکالیں کہ ہمیں سراسر ہماری
دلشکنی ہوتی ہے جو کسی طرح آقا کو
غلام کی واجب نہیں۔

شہزادہ۔ بھائی صاحب ان گو آپ کی باتیں

سچی وکھری سہی مگر بزرگوں کے قول کو بھی
بھی تو خدا سنا یاد رکھا کیجئے کیا آپ بلبل شیراز کے
اس مقولے کی کچھ توقیر نہیں کرتے مگر اس فقرے
کو آپ مد نظر رکھیں تو کبھی ایسی بے حجابیاں آپکو
پیدا نہ ہوا سے اپنا یہ حال اور آپکا وہ مثال ہے جیسے

بستی تپ پی سے نہ چلے نہ ہوئی
اسد ل بیقرار کی مانند

خواجہ محمود۔ بندہ نواز یہ صحیح ہے مگر
کیا مصلحت کمبخت کے لیئے خواہ مخواہ
میں آپکو ہجر جانان میں ہلاک ہونے اور
جان دینے کی ترغیب دوں اور اس سے
بچنے اور تسکین دینے یاد جوئی کرنے کی فکر
نہ کروں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ سے
زیادہ ستمگر ام اور دشمن کش شاید فلک
نے پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر اگر آپکی مرضی
یہی ہے تو اب مصلحت ہی سے کام نہ لوں گا
مگر خدا کیلئے ہوا بینی خود غرضی وغیرہ وغیرہ
کی تہمت سے معاف رکھیگا۔

شہزادہ۔ کبھی ایسی مصلحت برتنے
کو میں نہیں کہتا۔ جیسا آپ نے بیان فرمایا
خدا نہ کرے نہ ہمارے یار دنکو ہوا بینی کی
ہوا بھی لگ جائے۔ اگر آپ اصحاب نے
میرے سمجھانے یا میری دلجوئی میں ذری
بھی کسر کی تو جبھی الزام سے بچنے کی
آپ نے خواہش ظاہر فرمائی ہے
خود بخود آپ اسکے ملزم ہو جائینگے اگر میں اس سے
چشم پوشی بھی کی تو بھی دنیا آپکو متہم کریگی اور ذرا
بھی آپکا مروت نہ کرے گی۔

مرلیدھر۔ شاہ نوشیروان جہان نے اپنی نوشیروانی
پر نصف شعاری میں یہ کیا اندھیر کیا کہ غریب انارکلی
کو بے خطا قید کر دیا ابھی تک تو شاہ عرش
پاسبان کو اس دکھیا کا قصور بھی نہ معلوم
ہوا۔ پھر کیوں انہوں نے یہ ظلم و جور
روا رکھا۔ آئے آئے بیچاری کیسی مصیبت
جھیل رہی ہے۔

خواجہ محمود۔ واقعی اس کا تو مجھے
سخت قلق اور بے حد استعجاب ہے
شاہ ظفر پناہ بھی اسمیں زیادہ اتہام
سے متہم نہیں گردانے جا سکتے ہیں۔ یہ
سارے شگوفے نواب بدبختوں کے کھلائے
ہوئے ہیں۔ اس پر ہمارے شہزادے
صاحب بہادر کے خط نے اور بھی آفت
ڈھا دیا۔ اگر وہ خط بڑی بیگم صاحب کے
ہاتھ نہ آجاتا۔ اور وہ شاہ عالم پناہ کو نہ
دکھلائیں تو یہ آفت نہ اٹھتی۔

سلیم۔ واللہ اعلم۔ ابا کے کان کس
بدنصیب نے اس بیچاری مصیبت کی
ماری ناکردہ گناہ کی طرف سے ایسے
بھر دیئے۔ کہ وہ اعتقاد ہو کر اس کے پیچھے
پڑ گئے۔ ورنہ اب کسی کی سنتے ہی نہیں

اس پہ ہمارا خط بدبخت اور بھی سونے پہ
سہاگہ ہوگیا۔ ہونی والی بات ہو ہی جاتی ہے
نہ طوفان آتا نہ یہ سب جھگڑے کھڑے ہوتے
واہ ری تقدیر خوب سلوک کیا۔

خواجہ محمود۔ سوائے ابوالفضل اور فیضی
کے اور کس کی جرات ایسی بے باک ہو سکتی ہے
یہ انہیں دونوں بے فیضوں کا کام ہے
خدا ان موذیوں سے بچائے اور انہیں جہنم
واصل فرمائے کمبختوں کو شہزادۂ عالم کی بھی ذرہ سی شرم نہ آئی

شہزادہ۔ سچ کہتے ہو بھائی جان یہ دونوں
بڑے ظالم و ظالم کافر ادا کافر ہیں۔ بھلا یہ
اپنی عادت سے چوکنے والے ہیں۔
اگر یہ ہم سے عداوت نہ رکھتے ہوں
تو بھی ــــ

نیش عقرب نہ از پئے کیں است
مقتضائے طبیعتش نیست

ان سے کسی بہبودی کی امید رکھنا سراسر
امید بیچاری کی گردن پہ الٹی چھری کا پھیرنا
ہے۔ یہ تمام انہیں کے لگائے میں

چمن میں کوئی شگوفہ صبا نے چھوڑا ہے
جو آج کل گل و بلبل میں بول چال نہیں
چمن میں کوئی شگوفہ صبا نے چھوڑا ہے

مہرالنساء۔ اے کہاں وہ ناز و نعم کہاں
یہ الم کہاں کیونکر وہ اس قید کے دن
بھگتتی ہوگی اور کیونکر مصیبت کے ایام
ہوگی جب میرا بس چلتا تو میں انہی شہزادوں
کی ناک کٹوا کر شہر بدر کر دیتا

سلیم۔ ہائے میرا اللہ مجھے تو
اب ہجر کی مصیبت نہیں جھیلی جاتی ہے
اور نہ فرقت کا صدمہ اٹھایا جاتا ہے
اس سے تو موت ہی آ جاتی تو میری
زندگی ہو جاتی۔ ہائے اب کے

رند

فرقت کی رات آنکھ نہ ہم سے ذرا لگی
کیسی بری گھڑی تھی جو آنکھ اے خدا لگی

مہرالنساء۔ آپ تو ہراساں ہوئے جاتے ہیں
ہراساں نہ ہو جیئے۔ کہ آپ کے ہراساں
ہونے سے تمام کھیل بگڑ جائینگے پھر کچھ کرتے
دھرتے نہ بنیگا۔ ہاں تدبیر شرط ہے۔ کام
کئے جاؤ۔ تدبیر سے ہرگز نہ چوکنا چاہیے
جب ہمارے دشمن نہیں چوکتے تو ہم کیوں
چوکیں۔

خواجہ محمود۔ سنا ہے شاہ فرید والا جاہ
نے اب تو اس زندان غم کی جو کسی کے
لئے پہرے بھی بٹھا دیئے ہیں خیر یہ بھی
دیکھا جائیگا۔ تدبیر تو موجود ہے۔

سلیم۔ ہائے وہ امیرانہ ٹھاٹھ کی
رہنے والی بیگموں میں زندگی بسر کرنے والی
اب قید تنہائی کو زندان الم میں کیونکر بسر کرتی
ہوگی۔ ہیہات تو یہ تھا۔

ہم دونوں کو قتل ہی کر ڈالتے۔ تو یہ آئے
دن کے جھگڑے ہی ختم ہو جاتے اس ظلم و ستم
پیجور بیجفا تو اب نہیں دیکھا جاتا۔

مہرالنساء۔ (مرزا سے) اجی مرزا صاحب
آپ خان خاناں جیسے صاحب تدبیر و عقل کل
صاحبزادے ہو کر کوئی داؤں ایسی نہیں چلاتے
کہ ہمیں سے وہ پری پیکر قید خانے سے آزاد
کیا جائے اور ان تمام گنہ گاروں کے چھکے
چھوٹ جائیں اور آپ کے پو بارہ ہوں

خواجہ محمود۔ یہ تو ہوتا ہی ہے۔ آپ
دیکھتے تو جائیے۔ کہاں خر شتر پہیں بار۔
میاں ابوالفضل بھی کیا یاد کرینگے۔ کہ اچھے
[illegible] تھا۔ انکی بھی وہ خبر لی ہو۔
کہ [illegible] کا دودھ آجائے گا یہی
ہیں [illegible] اب گردش میں ہے

مہرالنساء۔ یار میں بھی تو رات دن سے
یہی [illegible] کہ کس طرح [illegible]
[illegible] سے مخلصی پائے
اور اسکی [illegible] وصل سے دور ہو
اور [illegible] وصال سے دور ہو

سلیم۔ [illegible] سے بہت
[illegible] مگر [illegible]
سمجھتا ہوں آپ کی [illegible] کے
سامنے کچھ چل سکے۔ [illegible]
نے عشق ظالم سے ملک میرے تمام
عیش و آرام پر جہاد کرنے سب کو
تاخت و تاراج کر ڈالا۔

مہرالنساء۔ بیشک

سلیم۔ اے میرے راحت روح کب
تک قید کی ذلت اور اسیری کی اذیت
جھیلیگی۔ ہائے وہ گل اندام تو صدمے
سنا کرتی ہے جس میں سر کار کی تاب نہ سکتی ہوگی
اسکے کوئی بھی ایسا ہمدم و ہمدرد نہیں
جو مجھے اس گل رعنا کی نکہت ہی سنگھا
دیتا ہے۔ شعر

نکہت یار ہی اڑا لاتی
تجھسے اتنا بھی اے صبا نہ ہوا۔

مہرالنساء۔ آپ کی حالت اس وقت
فراق و صدمہ اشتیاق سے بالکل
غیر ہو رہی ہے۔ مجھے خوف آتا ہے۔ کہ
خدانخواستہ اس کوفت میں آپکے دشمن
بیمار نہ ہو جائیں۔ میری رائے میں تھوڑی
دیر [illegible] سے غم غلط کیجئے تو بہتر ہے

حمیدی۔ واہ [illegible] میرے [illegible] اچھا
سوجھی۔ ہے مطلب ہی کی سوجھی ہے

سلیم۔ میری تو جو حالت ہے وہ ہے
ہی مگر خیر آپکی خاطر کئے دیتا ہوں۔
[illegible] جب تک کوئی مشغلہ ہوگا
خیال یار بھی نہ لینے دے گا

حمیدی۔ جی ہاں بجا ارشاد ہے۔ [illegible]

سو وہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں مگر
آپکو تو اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے
بہت اچھا شغل ہے شغلہ !!!

اب ان تینوں شخصوں نے ایک ایک پیگ
سے پیار غوزرانی کا لیا تھوڑی ہی دیر کے بعد
شہزادے نے ایک پیگ اور نوش فرمایا اور یہ
باتیں شروع ہوئیں۔

مرلیسد مہر۔ سننے میں آیا ہے کہ شاہ سکندر
جاہ ابوالفضل کو شہزادہ عالم کی تہدید تاکید کیلیے
بھیجنے والے ہیں والد عالم کہتا تھا یہ معاملہ سچ ہے

خواجہ محمود۔ سنا تو میں نے بھی ہے مگر ابھی
اسکی تصدیق نہیں ہوئی۔ اچھا آنے تو خیر
کی دیکھی جائیگی اسکے گیدی بھی یاد کریگا
اچھا ہوتا تو اگر اس وقت آجاتا۔

شہزادہ۔ ہاں یار اس وقت آجاتا تو بڑا ہی
مزہ آتا۔ اور وہ حضرت سمجھ جاتے۔ کیا
یہ تو میری سمجھ ہی میں نہیں آتا خدا کرتا
اس پر عشق کا جن سوار ہو جاتا تب
آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوتا۔ اور اسکا
سارا تقوی خاک میں ملجاتا۔ کیونکہ یہی
شغال ہے۔ اس کے بعد دوسرا دور
سنیے اخیر کا چل ہی رہا تھا۔ کہ ابوالفضل
کے آنے کی اطلاع ہوئی فوراً سامان شغل ہٹا دیا گیا۔

مرلیسد مہر۔ ابھی اس وقت اسکا آنا خالی از
[illegible] نہیں

خواجہ محمود۔ ضرور دال میں کچھ کالا ہے
اچھا آنے تو دو چلا کر دیکھا جائیگا۔

شہزادہ۔ (ملازم سے) اندر آنے دو۔

ملازم۔ (باہر آکر) جائیے حضور اندر
جانیکی اجازت ہے۔

مولانا ابوالفضل نے قدم اٹھایا ہی تھا
کہ یہ آواز آئی

[illegible]

قدم رکھنا سنبھال کر محفل رنداں ہے دیکھئے
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

دیر تک پہلے تو مولانا ٹھٹکے مگر پھر جبراً و
قہراً اندر جانا ہی پڑا۔

شہزادہ۔ مولانا ابوالفضل کو آتے دیکھ
کر آئیے آئیے!! خیر تو ہے۔ مولانا
آج یہ عید کا چاند کدھر سے نکلا مزاج
مقدس۔

اے آمدنت باعث آبادی ما
ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

مولانا۔ حضور شہزادہ عالم عالمیان کی عمر
دراز!! سب خیریت ہے۔ دعا کرتا ہوں

شہزادہ۔ آج کیا ہے جو آپ نے مجھے
خاکسار کی طرف نظر التفات مبذول فرمائی

مولانا۔ یونہی کچھ نہیں یونہی چلا آیا تھا۔

[illegible] شہزادہ عالم کے [illegible]
[illegible]

جنتی۔ فقط حضور کو ایک نظر دیکھ لینے
کیلئے حاضر ہوا تھا وہ شتا خدا نے پوری کر دی
اس کے بعد میں بھی کہتا اگر تخلیہ پاتا مگر وہ نہیں ہے
پھر دیکھا جائیگا۔
شہزادہ۔ اسے بھی آپ تخلیہ ہی تصور فرمایئے
یہ لوگ کوئی غیر نہیں میرے دلی راز دار ہیں
آپ شوق سے فرمایئں جو کچھ آپکو فرمانا ہو۔
مولانا۔ (بوسے سے منہ بناکر اور
ناک پر رومال رکھ کر) یہ کیسی بو ہے جس سے
دماغ پھٹا جاتا ہے۔
شہزادہ۔ مولانا یہ آپ کی مشام جان
کو تازہ کرنیوالی شمیم ہے۔ آپ اس سے
اس قدر گھبراتے کیوں ہیں۔ کیا خدانخواستہ
توبہ کر ڈالی۔ اہو ہو ہو!!! سے
تو آج میرے جامع کے ہیں امام سے
دماغ شراب دیوتے کے مل جاتا ہے
مولانا۔ توبہ توبہ میں نے کبھی بھی
پی ہو ابھی نہیں۔ توبہ کس سے کرتا۔
شہزادہ۔ اے مولانا! پھر آپکو کیا
بتاؤں کہ یہ گل اندام کی نکہت فرحت
افزا ہے سے
کیا بتاؤں میں مزا اسکے وعظ
اے محبت تونے پی ہی نہیں
مولانا۔ خیر معاف فرمایئے۔
شہزادہ۔ مولانا کیا پھر سلام تبدیل فرمالیا

مولانا۔ شہزادہ عالم نہیں معلوم یہ آپ بہت
آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں تو بفضلہ تعالیٰ
مسلمان ہوں۔ مسلمان کا بیٹا ہوں۔
مسلمان خاندان میں پیدا ہوا ہوں
مسلمان سلطنت میں رہتا ہوں مسلمان
مذہب ہے مسلمان طرز معاشرت ہے۔
یہ بہکی بہکی باتیں کیسی۔
شہزادہ۔ میں بھلا کیونکر باور کر لوں
کہ آپ مسلمان ہیں۔ آپ کے عقیدے
سے تو خدا ہی بچائے۔ آپ تو اسلام
پاؤں دہ الٹے اختراع مخترع فرما
رہے ہیں۔ اور روز روز نئی شاخیں
نکال رہے ہیں کہ الامان خیرا سوقت
مجھے اس رد و قدح سے کوئی غرض
نہیں۔ آپ اپنا مطلب بیان فرمائیں
میں حاضر ہوں۔
مولانا۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا کہ
تخلیہ کی ضرورت ہے۔
شہزادہ۔ اس کا جواب بھی پہلے
عرض کر چکا کہ آپ تخلیہ ہی تصور
فرمایئے کیونکہ (مرزا اور راشد کی طرف
اشارہ کر کے) یہ دونوں میرے دلی راز
دار ہیں ان سے میری کوئی بات
چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ ملا لطف
[illegible] ہے آپ کو تخلیہ کی فکر

اس قدر کیوں ہے۔

مولانا۔ شاہ عالم پناہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

شہزادہ۔ سبب موجب جہت آپکے بھیجنے کی علت غائی؟

مولانا۔ اسکی علت غائی صرف یہ ہے کہ آپ ان ناجائز و نا ملائم حرکتوں سے محترز رہیں۔ جو آپ سے اور آپ کے مقربوں مصاحبوں اور ہم صفیروں سے سرزد ہو رہی ہیں۔ جنہوں نے ایک عالم میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔

شہزادہ۔ آپ ایسی نازیبا گفتگو مجھ سے کس حیثیت و اختیار سے فرماتے ہیں۔ حضور کیا اعلیٰحضرت نے آپکو مجھ سے اس قسم کی بے محابا گفتگو کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

مولانا۔ میں آپ کی اس منطقی بحث کا ماحصل نہیں سمجھا کہ اس بیان سے آپکا مقصد کیا ہے۔ براہ مہربانی ذرا اسکی توضیح فرمایئے۔

شہزادہ۔ میں سمجھے تو چشمہ آفتاب کہنا۔ سرمنتہا کسی مسجد میں جایئے۔ بھلا یہ کون سی ایسی ادق تقریر تھی۔ جسے آپ سا ملا نہ سمجھا۔ اچھا اب سنیئے کہ میری التماس یہ ہے کہ آپ مجھ پر حکیمانہ حکومت کا بار ڈال رہے ہیں۔ یا ناصحانہ و بزرگانہ طریقہ برت رہے ہیں۔ یہ مجھے معلوم ہو جائے۔ تا میں بھی جواب میں انہیں پہلوؤں کو اختیار کر دوں کہ جن پہلوؤں سے آپ سوال کریں۔

مولانا۔ شاہزادے عالم بھلا سو ہے خادمانہ حیثیت کے میں دوسری حیثیت رکھ سکتا ہوں۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ ہاں اگر آپ حفظ مراتب کو کام فرمائیں۔ تو بزرگانہ حیثیت بھی کام میں لانے کی جرأت کروں۔ ورنہ غیر مذکور الصدر ہی دونوں حیثیتیں میرے لئے کافی ہیں۔

شہزادہ۔ اچھا تو آپ کی تقدیر کا ماحصل یہ ہے کہ میں تمام عیش و آرام اپنے اوپر حرام کرلوں۔ اور اپنے یاران نیک انجام مثلاً مرزا عبدالرحیم و راقم صاحب سے کنارہ اختیار کر دوں یا انہیں خیرباد کہدوں۔ اسکی تو آپ مجھ سے قیامت تک امید نہ رکھیں اور نہ یہ مجھ سے میری حیات میں ممکن ہے کہ میں اپنے دلی جانی نثاروں کو چھوڑ کر آپ کی وحشت انگیز ملفیت کا وحشی ہو جاؤں۔ خدا آپکے اگلی ایسی الفت سے انداز رہے۔

مولانا۔ میری کیا مجال جو یاں آپکو

ایسی ناگوار صلاح حضور جو طبع عالی پر بار ہو

شہزادہ - واہ مولانا آپ میں بات کہنے تک کی بھی صفت نہیں ہے اگر یہ نہیں تو پھر آپکی اس فضول گفتگو کا مطلب کیا ہے۔

مولانا - شہزادہ عالم! خدا نہ کرے کہ ایسی مذموم صفت مجھ میں آجائے حضرت دافع البلیات مجھے اس نامردانہ صفت سے محفوظ ہی رکھے - پہلے تو حضرت نا مرغوب رفتار و نا مطبوع کردار کی نسبت گفتگو کی اور وہ شاہ کیقباد جیسا وہ لی عہالس اور زبانی تھی - ورنہ میری زبان یا میری طاقت کو اتنی ہمت و جرات کہاں حضور مجھے آپ اسکا مستحق اور اس بیباکی کا مجرم نہ ٹھہرائیں -

شہزادہ - خیر ہوگا - مگر اب تو آپ کو جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے - کہ ابھی اور بھی کچھ کہنا باقی ہے - اگر باقی ہو تو للہ وہ بھی فرما دیجیے - اور قبلہ و کعبہ کا حکم بجا لائیے - مولانا - خیر اگر آپ کو میرا بیان کچھ وہ کچھ بیٹھا بھی ناگوار ہے - تو میں ... ... ہوں - آپ اکتا سے بیٹھیں -

شہزادہ - ... نہیں! مولانا ... رکھیں - بھلا میں آپ سے عالم فاضل بحر و مدبر وزیر سلطنت اور لوز رتق امور کے رکن اعظم کی صحبت باعث فیض و برکت سے کہیں گھبرا سکتا ہوں ہرگز نہیں بلکہ میں تو آپ کے قدم منیمت لزوم کو اپنی سعادت و عزت کا موجب خیال کرتا ہوں ہاں آپکی یہ رابطہ گفتگو البتہ کھٹکتی ہے -

مولانا - شہزادہ عالم میں بیہودہ سرائی نہیں کرتا - میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ یہ افواہ جو اڑ رہی ہے - یا وہ ہوائی ہو جائے اور اس سلطنت کی حیات البعادت پائے

شہزادہ - ہیں افواہ کیسی -

مولانا - یہی - معین الملک مرحوم و مغفور کی صاحبزادی اور آپ سے تعلق کی -

شہزادہ - اجی دستور المعظم وزیر المکرم صاحب بہادر یہ آپ اس وقت ہیں کہاں اسے آپ ہرگز ہرگز افواہ حقیر نہ سمجھیے بلکہ اسے آپ بالکل سچ اور پتھر کی لکیر اور مجھے اس قصر جوبان کے ورکا فقیر سمجھیے -

مولانا - افسوس مجھے آپ سے غرض کہ وار صلاح اطوار سے ایسی بیجا یا نہ حرکات کی مطلق امید نہ تھی -

شہزادہ - بھلا یہ افسوس کس مقام ...

مولانا۔ مولانا آپکے اس افسوس پر ہزار
افسوس آپ کے اس تاسف پر لاکھ تاسف
بھلا بیٹھے بٹھائے آپکو کیا سوجھی کہ ناحق
طوفان بیٹے کو اٹھ کھڑے ہوئے

شہزادہ۔ مولانا آپ ایسے فاضل یگانہ
ہوکر ان عام خیالوں کے تابع ہوئے
جاتے ہیں۔ افسوس جناب بندہ
عشق میں اپنی جان اس کی بانکی ادا پر
قربان کرچکا ہے۔ شاہ ذی جاہ ناراض
ہوں یا خوش مجھے انکی بھی پرواہ نہیں
اگر حکم دیں تو میں انکا ملک بھی چھوڑ
دوں۔ اور کسی جنگل ویرانے میں جا بیٹھوں
اگر آپ حضرات نے مجھ سے کچھ زیادہ
پرخاش کی تو لابدی یہی ہوتا ہے
ورنہ آپ اور وہ دونوں حضرات اسے یاد
رکھیں۔

مولانا۔ شاہ ظل اللہ تو اس تعلق سے
بیزار ہیں۔

شہزادہ۔ ہوا کریں۔ مگر یہ بھی آپ
ہی کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔

مولانا۔ شہزادہ عالم! آپ ناحق مجھ
سے بدظن ہوتے جاتے ہیں بھلا میری
اتنی تاب و طاقت ہے کہ آپ کے معاملہ
کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ سکوں۔
پھر آپکی یہ بدگمانیاں مجھ ہی پر بےطرفہ
منسوب فرمائیں بیجا نہیں ہیں۔ تو کیا میں
اگر شاہ ذی جاہ مجھے نہ بھیجتے تو میں قیامت
تک بھی اس طرف کا رخ نہ کرتا چاہے ادھر
کچھ بھی ہو جاتا۔ البتہ شاہ ذی جاہ کے حکم
کی بجا آوری مجھ پر فرض تھی وہ میں نے ادا کر دی
اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔

شہزادہ۔ میں آپکو بخوشی اجازت دیتا
ہوں۔ کہ آپ ابا جان سے صاف
صاف عرض کر دیں کہ سلیم اب بندہ
عشق ہیں۔ اور وہ اب زیادہ دق نہ کریں
ورنہ میں اپنی جان بھی دینے میں تامل
نہ کرونگا۔

مولانا۔ شہزادہ عالم آپ ہی انصاف
فرمائیں۔ کہ جب شاہ ذی جاہ انارکلی
کو اپنی لڑکی سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں
تو وہ پھر کیونکر اس ناجائز تعلق کو
جائز تصور فرما سکتے ہیں۔

اس جملہ پر تو یاران خلوت نے وہ
قہقہہ اڑایا۔ کہ مولانا کے ہوش گم ہوگئے

خواجہ محمود۔ مولانا اگر یہی خیال ہے
تو کلمہ میں جائز ہوا جاتا ہے اور تمام
تکرار رفع آپ نے تو وہ بے پر کی
اڑائی کہ جس کا ٹھکانا ہی نہیں کیا بیٹیاں
دنیا میں قیامت تک بیاہی نہیں جاتیں
یا بیاہ دینے سے باپ کی ناک کٹ

حاوی ہے۔ جو آپ نے ایسا فرمایا کہ اگر
شاہ ذیجاہ انارکلی کو لاکھ بار بیٹی کہیں تو
بھی سلیم کے ساتھ صرف ایک خطبہ کے
پڑھے جانے سے جائز ہو سکتی ہے البتہ بڑی
بیگم صاحبہ اگر ایک قطرہ دودھ بھی اسے پلائیں
تو ضرور شہزادہ اس حق سے محروم رہ سکتا ہے
اور ایک یہ فرمانا قرین مصلحت خیال کیا جاتا ہے
مگر ایسے ہزار کھینچیں تانیں اس کا
رخ بھی شرع کی طرف نہیں پھر سکتا۔
شہزادہ۔ علاوہ بریں تمام رعایا بادشاہ
کے بال بچے ہوتے ہیں۔ تو کیا اس کے
یہ معنے ہوئے کہ شہزادے اور شہزادیاں
کہیں بیاہی نہ جائیں۔ اور نہ کسی شرفا و
نجبا سے تعلق ہی قائم ہو۔ والعہد مولانا
آپ کی منطق بھی دنیا سے نرالی منطق ہے
مولانا۔ یہ حملہ تو آپ مجھ پر نہیں شاہ
ذیجاہ پر کر رہے ہیں۔ بہر کیف آپ شاہ
ذیجاہ کا فرمانا تسلیم فرمایئے۔ کہ اس
میں آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔
شہزادہ۔ مولانا یہ تو ان ہونی بات
ہے۔ اور اب تو میرے اختیار سے بھی
باہر ہے ۔ ذوق

میں ان سے پھروں کو مجال ہے
ناصح نہیں یہ بات مرے اختیار کی

مولانا۔ تو پھر کیا حکم ہے میں
مایوس ہی سمجھ جاؤں۔
شہزادہ۔ کیا کیا جائے مجبوری ہے کیونکہ
ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ اور
صرف آپ ہی میری طرف سے مایوس
نہوں بلکہ ابا جان اور تخت و سلطنت بھی

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

مولانا۔ شہزادہ عالم! بادشاہ وقت
کی فرمانبرداری نہ سہی والدین کی سی کہ
یہ تو آپ پر ہر طرح واجب بلکہ فرض
ہے۔
شہزادہ۔ اس کے لئے تو میں دل و
جان سے حاضر ہوں جو ممکن ہو سکا فرمائیے
مگر وہ میرے پرائیوٹ معاملات میں
دخل نہ دیں۔
مگر وہ ایسا کریں تو ان کی مرضی میرے
نزدیک انکا ایسا کرنا بالکل خلاف
تہذیب و خلاف رفتار شرفا و نجبا ہے
اگر وہ نہ مانیں گے تو مجھے اس شعر کا
پابند ہونا پڑیگا ۔

حاجی بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مولانا۔ شہزادہ عالم والدین کی نافرمانی
مناسب نہیں۔!!
شہزادہ۔ مولانا! تو انہیں مجھ پر بھی نا
مہربانی مناسب نہیں بھی نہیں۔ جبکہ

وہ میری دشمنی بھی کر رہے ہیں جو کسی
ملک کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔ قطعہ

ہزار بھول نہ دل کو میرے خدا کیلئے
یہ اس راہ سے نہ اسمیں بھٹکیا دیکھو

مولانا۔ شاہ جہاں صاحب کو آپکا وہ اشتیاق نامہ بھی ملگیا جو آپنے انارکلی کو بڑے اشتیاق سے لکھا تھا

شہزادہ۔ اگر وہ اسی جستجو میں رہیں گے تو ایسے ایسے سینکڑوں اشتیاق نامے انہیں ملا کرینگے انکی مجھے مطلق پرواہ نہیں۔ یہ تو آپ اسے سنائیں جو اسکا منکر ہو اور اسے ڈرائیں جو اس سے ڈرے نہ میں ڈرتا ہوں نہ انکار ہی کرتا ہوں پھر آپ مجھے اس پر تپ کی دھمکی دیتے ہیں۔ کیوں مولانا کیا اس جور و تعدی کے تمام محشر کے سامنے آپ جواب دہ نہ ہونگے۔ کیونکہ آپ شاہ ذیجاہ کے تمام کام کے ذمہ دار ہیں۔ آپکو انہیں ایسے بیجا جور و ظلم سے روکنا چاہیئے۔ میرے نزدیک تو آپ ان سے زیادہ جواب دہ گردانے جائینگے۔ حیف وزیر مبین شہریار جہاں۔

مولانا۔ میں جواب دہ ہرگز نہیں ہوسکتا البتہ آپ کی ضد جواب دہ ہوسکتی ہے اور عجیب نہیں جو آپکی یہ ضد اس لڑکی بیچاری کی جان لیوا بھی ٹھہرے جسکی جوابدہی آپ خود تصور ہو جائینگے۔

شہزادہ۔ اسکا کیا مطلب ہے۔

مولانا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہریار والا شان سخت آپ پر غضبناک ہو رہے ہیں۔ اگر آپنے انارکلی کی محبت سے ہاتھ نہ کھینچا تو عجب نہیں کہ قبلہ و کعبہ اسکی جان لے لیں۔ اگر آپ اسکے ایسے ہی فدائی ہیں تو آپکو اختیار ہے

شہزادہ۔ یا الٰہی یہ ستم یہ ظلم۔ اچھا اگر اس کی جان لی جاتی ہے۔ تو میری بھی حاضر ہے۔ آپ اور وہ دونوں صاحب ایسی یہ عمل کرلیا۔

مولانا۔ خدا نہ کرے۔ کہ آپکی جان پر کوئی صدمہ پہنچے۔ آپ یہ کیا فرما رہے ہیں رہا۔ انارکلی کا معاملہ اس بارے میں بالکل مجبور ہوں۔ نہیں معلوم شاہ ذیجاہ نے اس بارہ میں کوئی مصلحت سوچی ہو۔

شہزادہ۔ مولانا کیا آپکو یقین ہے کہ میں اس کی مفارقت میں زندہ رہ سکونگا اگر آپ کو ایسا گمان ہو تو وہ محض غلط ہے اور کیوں آپ لوگ میری [illegible] لیتے ہو میں خدا کیلئے [illegible]

ہماری عمر پہ بھی رحم کرنا تھا [illegible]
[illegible]

مولانا۔ [illegible] کیا حکم [illegible]

شہزادہ۔ [illegible]
کرچکا [illegible]

تصور فرمائیں۔

مولانا۔ شہزادہ عالم آپ استقدر عجلت سے کام نہ لیں دو چار روز اور سوچ لیں اور سوچ سمجھ لیں کہ تعجیل کا کام ہمیشہ خراب ہوتا ہے

شہزادہ۔ مجھے جو کچھ سوچنا تھا۔ وہ سوچ چکا اب کیا خاک سوچوں یہ سنکر مولانا چپکے سے کھسک گئے اور یاروں میں یہ باتیں ہونے لگیں۔

خواجہ محمود۔ (شہزادہ سے) آپ نے ابوالفضل سے چشمک کر لی۔ برا کیا کہ وہ تو شہریار مملکت تمہارا کا نفس ناطقہ ہے کہیں کوئی فتنہ نہ اٹھائے کہ فتنہ انگیزی اسکی گھٹی میں پڑی ہے

مرلیدھر۔ ٹھیک ہے بڑا موذی ہے اس کے کاٹے کا منتر ہی نہیں اس کمبخت سے ہمیشہ ڈرتے ہی رہنا چاہیئے

شہزادہ۔ اجی اس بیچارے کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کبھی تو خدا صاحب تخت دیگا۔ جب دیکھا جائیگا۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔

خواجہ محمود۔ اجی اپنی معشوقہ مہر تمثیل کی بھی کچھ فکر کر رکھئے۔ یا کانوں میں تیل ہی ڈالے بیٹھے رہو گے۔

مرلیدھر۔ ضرور کوئی نہ کوئی فکر کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہیں ان شتالولا سیاوار چل جائے تو پھر کچھ بھی نہ بن پڑیگی۔

شہزادہ۔ بھئی تدبیر کیا کروں۔ کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا میرے تو ہوش و حواس ہی درست نہیں۔ ہاں آپ احباب کچھ تدبیر کریں تو ممکن ہے۔

خواجہ محمود۔ انشاللہ وہ بندوبست کروں کہ باید و شاید آپ مطمئن رہیں۔

مرلیدھر۔ یار اس مولوی کمبخت نے تو تمام مزہ کرکرا کر دیا عین لطف کیف کے اندر کمبخت بیچ ۔۔۔ اب کس کس کا خوف ہے

دور چلے دور پئے ساقیا
اور چلے اور پئے ساقیا

(یہ اشارہ ہوتے ہی جام صراحی حاضر کر دی) اور آب آتشین کا دور شروع ہوا۔

مصبحی۔ جی ہاں بندہ نوازاسی کی تو کسر تھی۔ جیئے لیئے آپ پیئے تاب سے لیجیئے آپ چین کیجیئے اور جہانتک طبیعت چاہے دختر رز سے دل بہلائیے۔

بارھواں باب

مجرم محبت کی روبکاری

بجرم عشق علم سکشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

اکبری دربار میں یوں تو ہر کوئی اپنے اپنے فن میں کامل العیار یگانۂ روزگار تھا۔ مگر خاصکر راجہ بیربل کا بدلہ سنج لطیفہ گو ستم ظریف

ہرفن مولا تھا۔ مگر پھر بھی ہمارے ملا دوپیازے
صاحب کی غیر حاضری تمام دربار کو
کھل رہی تھی۔ حتی کہ ملا کی عدم موجودگی
بیربر تک کو شاق تھی۔ ہمیشہ متاسف
ہوکر کہا کرتا تھا کہ ہائے ملا کے نہ ہونے سے
ظرافت فدائی و نغز گوئی کو بالکل خاک میں
ملا رکھا ہے۔ جب سے وہ قدردان و قدر
شناس دکھن کی طرف گیا دل لگی کا لطف ہی
جاتا رہا۔ اور دربار کی گرما گرمی ہی بالکل
سرد ہو گئی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ چوبدار
نے ایک عرضی لا کر دی جسے "فیضی" نے
شاہ جمشید جاہ کو بڑی خندہ لبی سے سنائی
یہ عریضہ ہمارے زندہ دل ملا کا بایں مضمون
بلا عنوان مضمون تھا۔

عالیجا، فدوی جو خیالات حضور کے
نور بار دربار کی نسبت، مکہ کی روانگی سے
پہلے ظاہر کئے تھے۔ انکی معافی کا مترقب
اور انکے واپس لینے کا ملتجی ہوں۔ اگرچہ
قابل بھی نہوں تاہم حضور کے عنایات
شاہانہ کا جو اس ذرہ خلائق پر ہمیشہ سے
سایہ فگن ہے۔ وہ میرے توقع کو
متوقع کر رہے ہیں۔ کہ ضرور میری
آرزو پوری ہوگی اور شاہ ذیجاہ خواہ مخواہ
خطا پوشی کا کام فرمائینگے۔
لیں ابھی اسپر حاضر دربار ہوتے ہیں

شاہ ذیجاہ یہ عریضہ سنکر نہایت مسرور و محظوظ
ہوئے اور فوراً چیدہ ارکین و عمائدین کو ملا کی
پیشوائی کو بھیجا جب ملا حاضر دربار ہوئے تو
پہلے عہدہ و منصب پر مامور کئے گئے اور شاہ کبھی
سے یہ باتیں ہوئیں۔

شاہ ذیجاہ۔ کیوں ملا صاحب یہ تین
برس کہاں گذارے اچھے تو رہے۔

ملا۔ قبلہ عالم۔ مفضلے سے مفضلے الٰہی حضور کے
قدم ہمایوں تسلیم کی جدائی بہت شاق ہو رہی
ورنہ مکہ معظمہ و مدینہ سے کبھی واپس نہ آتا

بیربر۔ (مسکرا کر) قبلہ عالم! یہ دھوبی کا کتا
گھر کا نہ گھاٹ کا۔

ملا۔ پیرو مرشد! یہ مثل ہے مرگھٹ کی
گھاٹ کا۔ اس کی سرشت میں ایذا رسانی
ہے۔ یہ دیوانہ اس کی گھر والی دیوانی
ہے۔ ذرا آنولا تو ملاحظہ ہو پورا ڈھول ہے
اور خود مجسم لنبلول ہے

اس نوک جھوک کے بعد دیر تک ادھر
ادھر کی باتیں ہوتی رہیں مگر بیربر و چار شعر کے

شاہ ذیجاہ۔ ملا صاحب گو آپ بہت
اچھی پگڑی باندھتے ہیں۔ مگر آج تو چشم بد
دور بیربر کا عمامہ بھی آپ کی پگڑی سے
کچھ گھٹتا نہیں۔

چونکہ بیربر بیچارے کو پگڑی باندھنی نہ آتی تھی
اسلئے اسپر یہ فقرہ چست کیا گیا تھا۔

ملا۔ حضور! تو یہ، بھلا ان کی گپ ہمارے
ہماسے سے میٹھی کیوں ہونے لگی۔ جب میاں
بی بی) دونوں ملک باندھیں ورنہ یہ بیچارے
ماہ کی قدر کیا جانیں۔ البتہ اپنے دوست کی
قدر خوب جانتا ہے۔ جس پر مزدور بوجھ
اٹھاتے ہیں کیونکہ پہلے اس کا پیشہ ہی
یہ تھا۔ الطاف حضور ہی کو دعا دے۔
جس نے اسے اس دربار میں بار دلادی
شاہ ذیجاہ۔ کیا خوب۔ بہت ہی اچھی کہی
پھر یہ تبدیل حاجات۔ بعض ملا غریب کو پگڑی
باندھنے کا سلیقہ کہاں سے آئے اس کو
بوریہ باندھنے کا البتہ سلیقہ ہے۔
ملا۔ (لپک کر اپنی اور بیربل کی پگڑی اتار
کر اور توڑ مروڑ کر) اچھا! مقابلہ کو آ بیربل
کیا سمجھتے ہیں! آپ بھی باندھئے میں بھی
باندھتا ہوں۔ ابھی شاہ ذیجاہ کے
سامنے ہی ہماری آپ کی قلعی کھلی جاتی ہے
ملا نے آناً فاناً میں اپنی پگڑی پہلے بھی
اچھی باندھ لی۔ مگر بیربل بیچارے سے نہ بندھ
سکی اور وہ بہت پیچ کر رہ گیا۔ اب تو ملا کی بن
آئی۔ مونچھوں پر تاؤ دے کر فرمانے لگے۔ اول
بابا پیٹ اگر والی کو امداد کرے۔ وہ غریب
ہوچکا اگر شاہ سے بھی ہو گیا ہے۔ صحبت ابھی
آگے ... ملا اور بیربل میں چھیڑ چھاڑ
ہو رہی تھی۔ دوستانہ عزت سے ہی رہتے

دربار قہقہوں سے گونج رہا تھا۔ شاہ ذیجاہ خوش
ہی ہو رہا تھا کہ مولانا ابوالفضل بھی آ پہنچے۔
مولانا۔ (ملا کو دیکھ کر) آ خاہ آپ کہاں
رنگ پڑے۔
ملا۔ السلام علیکم یا دستور المعظم
مولانا۔ (مسکرا کر) جل جلالہ۔
ملا۔ پھر وہی چھیڑ خانی۔ کیا آپ کو میرا یہاں
رہنا بھی آنکھوں نہیں بھاتا۔
مولانا۔ اجی آپ ہماری سر آنکھوں پر
آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔
شاہ ذیجاہ۔ ابوالفضل صاحب کہئے کیا
خبر لائے وہ گمراہ راہ پر بھی آیا۔
(ابوالفضل نے جھک کر بڑے ادب سے
شاہ ذیجاہ کے کان میں یہ کہا۔
میری تو وہاں مطلق دال نہ گلی۔ میں نے
تو اپنی طرف سے بہتیرا زور لگایا بہت
کچھ سمجھایا۔ مگر شہزادہ عالم پر تو عشق
کا جن ایسا سوار ہوا ہے کہ وہ کسی
طرح اترتا ہی نظر نہیں آتا۔
شاہ ذیجاہ۔ اچھا اب وہ جن ہم اتار نکالیں گے دیکھنا
ہے کہ ہمارے عمل کے سامنے بھی جن ٹھہرتا ہے یا نہیں
وہ ہے کس خیال میں۔
مولانا۔ پیر و مرشد میں نے تو یہ بھی دھمکی
دی کہ اگر باز نہ آئیگے تو انارکلی کے خون
کے بحشر میں آپ ہی جواب دہ ٹھہرینگے

شاہ ذیجاہ۔ ابھی یہ صرف دھمکی ہی نہیں
انشاء اللہ سامنے آجائیگا۔
مولانا۔ مجھے تو شہزادے عالم کے تیور کچھ اچھے
نہیں نظر آتے۔ خدا خیر کرے
شاہ ذیجاہ۔ خود بخود اچھے ہوجائینگے
گھبراتے کیوں ہو۔ سکھتے جاؤ۔ شاہ
اسوقت سخت برہم ہو رہے تھے
مارے طیش و غضب کے آنکھوں
سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔
ابوالفضل نے یہ مناسب سمجھا۔ اور
اسوقت شاہ ذیجاہ کی طبیعت بہلانے
کی مگر بیربر سا مزاجدان تو تھا ہی فوراً
بیربر کی طرف اشارہ کیا وہ بھی ابوالفضل
سی منشا تاڑ گیا۔ اور چپکے اسکے کان
میں کچھ کہنے لگا۔
شاہ ذیجاہ۔ بھئی یہ آپس کی سرگوشیوں
کی بھی نہیں۔ یہ معاملہ کیا ہے کچھ ہمیں
بھی تو معلوم ہو۔ یہ تنہا خوری چہ معنی
مولانا۔ نہیں حضور کچھ بھی نہیں۔
صرف بیربر ملا صاحب سے یہ دریافت فرماتے
ہیں۔ کہ ملاں صاحب اپنا بوریا بندھنا
کہاں چھوڑ آئے یا بیت اللہ شریف کے
سفر میں کسی مزار پر چڑھا آئے۔
ملا۔ من خوب می شناسم پیران پارسا را۔
بھلا میں اپنا بوریا بندھنا کہاں چھوڑتا تا
انہیں تو بغل میں دبائے ہوں۔ مگر بیربر
اپنا تنگ توڑا اور ایک اپنا گھر چاچالی کہاں
بھول آئے ہیں وقت تو آپ صاحبوں کو
سخت تکلیف ہوتی ہوگی اور بیدن اسکے
ناچتے ہونگے۔
بیربر۔ واہ ملا صاحب!! ایسے تو ماشاء اللہ
آپ خوب بولتے ہیں (ابوالفضل کی
طرف مخاطب ہوکر) ملا صاحب ابھی بہادریں
خوب چہکیں گے۔
ملا۔ خدا کیلئے چھیڑئے نہیں۔ بھلا یہ تو
فرمائیے کہ کرم تو آپ کھایا آپ نے اور
چرکوں میں ایسی الٹی گنگا تو نہ بہائیے۔
بیربر۔ اچھا ملا صاحب ایک مسئلہ تو بوجھئے
دیکھیں تو آپ کا دماغ دھنکلین تو نہیں
جاتی گئی اور کعبہ کی مبارک کھٹی کھلی
تو نہیں ہوگئی۔
مولانا۔ (بیربر سے) ہاں ہاں میں
تو بھول ہی گیا تھا۔ جی تیلی ملا صاحب
الف بوجھیں کہ آپ بھی یاد کریں
دیکھئے کیا ہیں۔ بچھڑا تے کیڑی نہیں
ہاں ملاں صاحب ذرہ لگائیے زور
ملا۔ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ہاں
کچھ دلوائیے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔
مولانا۔ اجی ملا صاحب آپ کا حلوا
مانڈا موجود ہے۔ گھبرائیے نہیں۔

زور تو لگا نیئے ان ابھی پیر و مولانا صاحب حاضر ہیں
پیر پٹ (مولانا سے) واہ ملا صاحب
تو صاحب ہی نہیں پھرتے ان کی ہمت
ہی نہیں پڑتی۔ آپ خوامخواہ مار
مار کر ملا صاحب کو مرد میدان بنا رہے
ہیں۔ مطمئن رہیئے ملا صاحب ایسے
سادہ لوح نہیں ہیں۔ کہ آپ کی
پرچک یا بڑھاوے میں آجاوے
ملا۔ (جھلا کر) سادہ لوح تو آپ ہیں
بھلا میں کیونکر سادہ لوح ہونے لگا
خیر اگر ہمارے دستور العظم یہی چاہتے
ہیں تو بسم اللہ فرمایئے۔ ایک حل کیا
ہو کہ آپ اور وہ دونوں صاحب
زندگی بھر یاد کریں تو سہی۔
پیر پٹ۔ واہ ملا صاحب آخر ملا ہی ہو
آگئے مولانا کے فقروں میں (مولانا
کی طرف متوجہ ہو کر) واہ مولانا مانتا
ہوں۔ آخر ملا بیچارے کو شیشہ میں
اتار ہی لیا۔
مولانا (پیر پٹ سے) واہ آپ تو ناحق
ملا صاحب کو غصہ دلا رہے ہیں آپ
اپنی پہیلی بجھوایئے تو سہی تو صاحب
کیسا بوجھتے ہیں کہ آپ سنتے
ہی دانت کھٹے ہو جائیں اور اب بھی
ملا صاحب کی طباعی و ذکاوت و زدو

ہی و فراست کا لوہا مان جائیں۔
پیر پٹ۔ بہت اچھا یار میں بھی تو دیکھتا
ہوں کہ آپ کے ملا صاحب کہاں تک ہیں
سنبھلا بوجھیئے ملا صاحب

معما

وہ کونسی سہ حرفی چیز ہے۔ جو اسے کھائے
وہ منہ سے رال اور آنکھوں سے آنسو بہائے
اگر ہم اسکے سر کو پاؤں بنائیں۔
یعنی مقلوب کر دیں "جلد" ہو جائے
آپ اگر سر کے نیچے کے دو نقطے اڑا دیں
تو جسم اور خطا ہو جائے
۳۔ اب اگر اس سر کے نیچے کے اس باقی ایک
نقطہ کو سر کے اوپر رکھ دیں تو خانتی ہو جائے
۴۔ اب اگر اس ایک نقطہ کو بھی اڑا دیں
تو مکان ہو جائے۔

حل معما

ملا۔ واہ یہ بھی کوئی معما ہے یہ تو
مکتب کے لونڈوں کا مشغلہ ہے اچھا
آپ بھی کیا کہیں گے ملاحظہ ہو۔
۱۔ وہ سہ حرفی لفظ مرچ ہے اسے جو بھی
کھائے گا منہ سے رال اور آنکھ سے آنسو
اب اگر اسے مقلوب فرما دیں تو چرم ہو
ہو جائیگا چرم جلد کو کہتے ہیں۔
۳۔ اب اگر آپ سر کے نیچے دو نقطے تو فرما
جائیں گے تو جرم اور رحم جسم کے معنی جسم اور

اور خطا کے ہیں۔
اب اگر آپ اس ایک نقطہ کو تحت سے بالا
کر دیں تو ج سے خ ہو کر خرم ہو جائیگا
خرم خوشی کو کہتے ہیں۔
اب اگر آپ یہ نقطہ بھی نکال جائیں تو
ح سے ح ہو کر حرم ہو جائیگا حرم اسے
کہتے ہیں جسمیں اپکی گھر بسی رہتی ہیں
ان بدلہ سنجیوں سے شاہ ذیجاہ کا ملال
کچھ کم ہوا اور طبیعت ایک گونہ ٹہری آخر
دربار برخاست فرما کر داخل محل ہوئے۔ مگر
یہاں بھی شہزادے کی خلش نے رگ جان
کے ساتھ نشتر کا کام کرنا شروع کیا جب
مزاج مبارک میں بہت ہی پراگندہ ہوا تو حکیم
مولانا ابوالفضل کو بلا بھیجا۔ اور ان سے یہ گفتگو کی
شاہ ذیجاہ۔ طبیعت یکسو کرنے کی غرض
سے لئے مولانا آج تو ملا نے آپ دونوں
صاحب کو ٹوک دی۔ بھئی کیا عمدگی
سے معما حل کیا۔ کہ طبیعت پھڑک پھڑک
گئی۔ آج تو آپ لوگوں کو ملا کا لوہا ماننا پڑے گا
بھلا یہ الوکھا معما کہاں سے ہاتھ آگیا تھا۔
مولانا۔ پیر و مرشد فاضل کی فضیلت کا
کامل کی کمالیت ماننا ہی پڑتی ہے بھلا
ملا کی فضیلت و کمالیت کا کون ہے۔ جو
قائل نہیں ہے یہ معما تو میرے کسی
دوست نے حل کرنے کی غرض سے بھیجا تھا
مگر باوجود کئی دن غور و خوض کرنیکے بھی حل نہ ہوا
تھا۔ جیسے ملا نے چٹکی بجاتے حل کر دیا۔
شاہ ذیجاہ۔ حل کیا اور بہت ہی عمدہ
طور سے حل کیا۔
مولانا۔ اسمیں کیا شک ہے
شاہ ذیجاہ۔ میں نے آپ کو اس وقت
اسلیئے تکلیف دی ہے کہ شاہزادہ سلیم
نے جو ناک میں دم کر رکھا ہے اسکا
کیا انتظام کیا جائے۔
شاہ ذیجاہ۔ جو کچھ شاہ ذیجاہ کے خیال
اقدس میں آئے وہی انسب و احسن ہے
شاہ ذیجاہ۔ میرے ذہن میں ایک تدبیر
نہایت سیدھی ہے کیونکہ یہ بغیر کسی قسم کے
شور و غل و جھگڑا فساد کے انجام پا جائیگی۔
مولانا۔ مگر میری رائے تو یہ ہے کہ ذرا
انارکلی کے عذر بھی سن لئے جائیں۔
شاہ ذیجاہ۔ کیا اب بھی آپ کو اس میں
کچھ شک ہے کہ وہ ان بداعمالیوں کی ملوث
ہے۔
مولانا۔ نہیں میں تو یہ نہیں کہتا۔ کیونکہ
شہزادہ عالم کی دلدادگی و اشتیاق تامہ
موجود ہے مگر ممکن ہے۔ کہ وہ اپنی جان
کے خوف سے اس جان لیوا الفت سے
باز آجائے اور وہ کسی اور سے نکاح کر لینے
کو راضی ہو جائے۔ اور یہ خلل بھی کسی صورت زائل ہو

کسی پر عاید نہ ہو۔

شاہ ذیجاہ۔ آپ کی رائے تو مناسب ہے مگر جب وہ اسے منظور بھی کرے۔

مولانا۔ اچھا دیکھیے ہی نہ لیا جائے ہمیں حضور انور کام ہی کیا ہے

شاہ ذیجاہ۔ بہت اچھا ہم آج ہی انارکلی سے دریافت کیے لیتے ہیں دیکھیں وہ کیا جواب دیتی ہے۔

مولانا۔ ہاں ہاں ضرور! تاکہ یہ حجت بھی رفع ہو جائے۔

شاہ ذیجاہ مولانا کو رخصت فرما کر پھر محلات شاہی میں واپس تشریف لے گئے اور انارکلی کو شیش محل میں لانے کا حکم صادر فرمایا۔ وہ فوراً وہاں حاضر کی گئی اسکے بعد ہی شاہ ذیجاہ بھی وہیں رونق افروز ہوئے۔

شیش محل کی اندرونی دیواروں میں جہاں شاہ ذیجاہ بیٹھا کرتے تھے وہاں بجائے اینٹوں کے بڑے بڑے شیشے لگائے گئے تھے۔

انارکلی کی حالت اسوقت قابل رحم ہی نہیں تھی بلکہ واجب الرحم تھی اسکا گلاب سا چہرہ [illegible] کی لپٹ نے جھلس کر رکھ دیا [illegible] نقاہت [illegible] بستر ہوگئی تھی [illegible] ہوا انہوں نے [illegible] نہ پائے [illegible] سوکھ کر کانٹا ہی ہو گئے تار ستر کا

آہ! یہ غریب و بدنصیب جو پارۂ جگر حسن کی تازہ معصوم لڑکی محبت و الفت کے سنگلاخ میدانوں اور ریگزاروں میں ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھا رہی ہے مصیبتوں پہ مصیبتیں اٹھا رہی ہے سینہ فگار ہے دل بیقرار ہے جگر خون رو رہا ہے دماغ مجنون ہو رہا ہے صبر و شکیب کی پونجی غارت ہو چکی ہے بخت ناساز نالہ و آہ و مسافت فلک در پے آزار و نہ ہمدرد و غمخوار آخر اسقدر مصیبتیں ایک نادان و ناکردہ گناہ پر کیوں پڑیں۔ اسکا جواب یہی کہ سب نتیجے عشق و خطائے الفت کی پاداش ہے۔

شاہ ذیجاہ ایک خوبصورت کرسی پر متمکن ہیں۔ اور مجرم عشق انارکلی دست بستہ سامنے حاضر ہے [illegible]

خوف و ہراس سے دل و جگر پہلو میں تپاں ہیں جرم عشق کا مجرم اپنے جرم کا اقبالی ہے یہ بھی ہمارے شاہی مجرم کی بلند خیالی ہے ورنہ جرم کا مقر ہونا محال ہے۔ مگر اسے صدق و صفا کا مرحوم خیال ہے۔

شاہ ذیجاہ۔ سنو بی لڑکی اگر تم اپنی جان کی خیر خواہی چاہتی ہو تو میرا کہنا مانو اور میری ہدایت پر عمل کرو۔ ورنہ پچھتاؤ گی۔ اور میں بری طرح پیش آؤں گا۔

انارکلی۔ کمبخت نادرہ بیگم۔ بدبختی [illegible] شمس النساء بیگم اور [illegible] طالع انارکلی [illegible]

حضور کے حکم سے انحراف اور حضور کی تزئین رائے سے اختلاف کر سکی جرأت کر سکتی ہے جو کچھ حکم ہو کار کی بجا آوری کو اپنی سعادت سمجھونگی اور اسپر کاربند ہونیکو اپنا فخر

شاہ ذیجاہ۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ تم کسی اور کو اپنا کرو۔ کہ اسمیں ہماری خوشنودی اور تمہاری بہبودی ہے

انارکلی۔ حضور اس سے تو مجھے معاف فرما دیں۔ اور جو کچھ حکم ہو اسکی تعمیل کو بسر و چشم حاضر ہوں۔

شاہ ذیجاہ۔ یہ شاہی عدول حکمی تمہارے لئے زہر کا حکم رکھتی ہے۔ دیکھو اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اپنا نیک و بد سوچ لو ورنہ پچھتاؤگی۔

انارکلی۔ بیشک میں ملزم [illegible] علاوہ شاہی عدول حکمی کی بھی مجرم ہوں انکار کس قسم سے ہو سکتا ہے۔

شاہ ذیجاہ۔ پھر مجرم کو سزا ہونی چاہئے

انارکلی۔ حضور والا یوں تو مجھے کوئی عذر نہیں مگر درخواست ہے [illegible] انتقام [illegible]

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] جو میں کہہ چکا ہوں۔ اور پھر صاف صاف کہہ دیتا ہوں کہ تم سلیم اور اس کے خیال کو چھوڑ دو اور اسکی محبت [illegible] [illegible]

تمہارا دل کوئی بہت اچھی بات نہیں ہے اور سلیم بھی بدبخت ہے تونے چار چاند لگے ہوئے ہیں جو دوسروں نہیں

انارکلی۔ قبلہ عالم و دنیا تو کیا دل بھی [illegible] کیا کروں۔ دل آپکے قبضے سے بیدر ہو ہی [illegible] تنفس سے تو یہ اور [illegible] ہوتا ہے [illegible] سپاہی کیا ہیں [illegible] اپنے میں لیا [illegible] معذور ہوں۔ اگر کسی اور کو اپنی زبان ہو گھڑی جان کے خوف سے بھی [illegible] میری ہی [illegible] کر لوگی تو وہ بد نظر [illegible] دیں [illegible] سے سکے

طبیعت آگئی [illegible] تصدق دل۔ جسم و جان قربان کیا [illegible] ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر [illegible] [illegible] تھی۔

شہزادہ۔ یا [illegible] ہو گیا۔ اب تو یہاں طبیعت ہی نہیں لگتی [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک مقام ایسا ہے۔ [illegible]

اور جاؤں کہاں۔ یہاں تو اس موذی
ابوالفضل کا وہ خدشہ ہے کہ چین ہی نہیں
لینے دیتا۔ اگر میں نے یہاں سے جا کر پایا تو
کو کیا کیا نہ مصیبتیں جھیلنی ہونگی آپ صاحبوں کا کیا
[illegible] سے کیسا برتاؤ دیکھیگا۔

مرلیدھر۔ جی جناب وہ ایک ہی
چست ہوا آدمی ہے اس سے تو
قبلہ و کعبہ بھی ایک کے دس دس لگا سنتے
ہونگے۔ خدا اس بدباطن سے بچائے

خواجہ محمود۔ کیا آپ یہاں اجازت
شاہ ذیجاہ کے چلے جائینگے بغیر رخصت کے
یہ بالکل نامناسب ہے

شہزادہ۔ جی تو یہی چاہتا ہے کہ اب
نہیں منہ بھی نہ دکھاؤں۔ اور چپکے ہی
چپکے یہاں سے چلا جاؤں [illegible]

خواجہ محمود۔ حضرت کہیں ایسا
[illegible] ورنہ پھر تو قیامت
[illegible] قبلہ و کعبہ کی خفگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شہزادہ۔ [illegible]
[illegible]

خواجہ محمود۔ [illegible]
[illegible]

یک شاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کریں
ورنہ بڑی بدنامی اور جگ ہنسائی کی بات نہ ہوگی۔

مرلیدھر۔ کب تک روانگی کا ارادہ ہے۔

شہزادہ۔ میں تو ابھی تیار ہوں۔ کیونکہ
مجھے کچھ لینا دینا تو ہے ہی نہیں ہے فقط آپ
صاحبوں کی دوستی ہے۔

خواجہ محمود۔ بجا ہے تو فرمایئے کہ جیسے
لگے یہ تمام مصیبتیں جھیلی جاتی ہیں۔ اس
کی خبر حضرت کو بھی معلوم ہوتی رہیگی۔ اور
اس سے بھی اجازت لے لی یا اس سے
چھپ کر چل دینے کا ارادہ ہے۔ اگر
ایسا کیجیگا تو وہ بچاری اپنے جی میں کیا
کہیگی۔ اور آپکو کیا سمجھیگی۔

شہزادہ۔ ہاں اس سے تو اجازت
لی [illegible]
[illegible] سکتا ہوں۔ اسکی [illegible]
کی بھی کچھ تدبیر ہو ہی جائیگی۔

مرلیدھر۔ پھر آپ یہاں سے جا کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتی ہے۔

شہزادہ۔ آپکی عنایت! قبلہ و کعبہ کی
[illegible] ابوالفضل کی [illegible]
[illegible] فراق [illegible]
[illegible] زندگی

وہ بھی حجابات اخیران ہو رہی ہے۔ پھر یہاں رہ کر سوائے ہجران دیدے اور صبر سہنے کے اور کیا چارہ ہے تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میرا عزیز یوسف زندان میں رہے اور میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا منہ تکا کروں علاوہ اپنے جی میں کیا کہیگی کہیں تو حضرت کے لیے قید جھیلوں اور حضرت کو خبر تک نہ ہو۔ کیونکہ اسے میرے دل کی کیفیت کی کیا خبر ہے۔ بہتر ہے کہ اس وقت یہاں ٹل جاؤں شاید میرے چلے جانے سے ابا کا غصہ رفع ہو جائے۔ اور وہ زندانی قید سے رہائی پا جائے۔

مرلید مر۔ خدا ایسا ہی کرے

خواجہ محمود۔ اچھا اب جاکر شاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کیجئے۔ دیکھئے تو وہ کیا فرماتے ہیں۔ ہماری تیاری میں دیر ہی کیا ہے۔ ہمیں تو پا بہ رکاب ہی سمجھئے۔

شہزادہ اچھا کہکر اسی وقت شاہ ذیجاہ کی خدمت میں اجازت کے لئے روانہ ہوا۔

اسے پہلے وقت تھا کہ حیثیت متکلمہ [illegible]

[illegible]

ملی کو بیلوں میں سے ہوتے پہنچا اور یہ حالت دیکھکر چونک رہ گیا۔

اسے او دیکھتے ہوئے عاشق و معشوق شہزادوں کو رسوا دیکھکر کس حالت میں ملے ہیں کہ جیسے دیکھکر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ اے خدا دشمن سے دشمن کو بھی ایسی حالت نہ دکھائے گر یہ دونوں مجرم ہیں۔ اور اپنے جج کے اس فیصلے کے منتظر ہیں کہ جو انکے حق میں ہونیوالا ہے۔ مگر انکا مضطر دل اس دار پر بھی نہیں مانتا اور یکدگر کو کنکھیوں سے گھور ہی لیتا ہے جب کبھی انکا چہرہ شگفتہ ہو جاتا ہے کبھی مغموم و پژمردہ آخر دونوں طالب و مطلوب جوش اشتیاق میں ایسے بیخود و دیوانہ ہو گئے کہ اعلانیہ اشارے بازیاں ہونے لگیں اور شاہ ذیجاہ شیشوں کے انعکاس سے یہ الجھائی و شدید حرکتیں تاڑ رہے تھے جس سے شاہ ذیجاہ کا رہا سہا گمان بھی وہ یقین کو پہنچ گیا [illegible] زیادہ غضبناک [illegible] آزار ہو گئے اور یہ سوالات کئے۔

شاہ ذیجاہ۔ کیوں [illegible]

[illegible]

شاہ ذیجاہ۔ کیا آپکو کچھ کمک آپکی فرصت
ملتی ہے [illegible] ہے کہ آپکے نا عاقبت اندیشی یا کمک
یہاں تک آپکی فرصت کر دی۔

شہزادہ۔ قبلہ عالم آجکل طبیعت کچھ ناساز
رہتی ہے۔ مگر حکم ہوا تو دلی کیطرف بغرض تبدیل
آب و ہوا تفریح کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کی ناسازی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شاہ ذیجاہ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] آپکی طبیعت [illegible]
[illegible] بالکل تنہائی
[illegible]
[illegible] تنہائی [illegible]
[illegible] بات ہے

شہزادہ۔ [illegible] طبیعت ٹھہر
جاتی [illegible]
[illegible]
اور اگر [illegible] حال طبیعت ٹھہر گئی
[illegible] نہیں ہے

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] اب جانے۔ [illegible]

اپنی کمی آن کو سمجھتا ہوں جناب اور آپکے
ارادوں کے حل دماغ میں ہے وہ اپنی جان
کے ناخن میں ہے۔
ابھی حضرت کچھ نہ اترا سکے۔ مجھے
اسوقت آپکا مزاج ملنے کیلیے ہے اور طبیعت
مقدس کیسی ہے

شہزادہ۔ ذات پسندیدہ ہو کیا حضور نے کیا
فرمایا کہ جس کسی سے ہوش کا [illegible] اور دل کا [illegible]

شاہ ذیجاہ۔ نہیں کچھ تو نہیں آپکے
اشتیاق ہے

اب شاہ ذیجاہ مجرم الفت کی طرف
متوجہ ہوئے

شاہ ذیجاہ۔ کیوں صاحب صاحبزادی کیا
ارادہ ہے

انارکلی۔ حضور مجھے معاف رکھا جائے
(شہزادہ کیطرف دیکھ کر) اور ایک آہ کھینچکر

بجرم عشق توام میکشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] آپکی یہ دلربا
اور یہ انکھیاں بالکل کام کی آئینگی۔ بلکہ
آپکو نقصان پہنچائیگی۔ ابھی سنبھل جائیے
[illegible] جائیے یا ہے
جو کچھ اس سے پھر نہیں [illegible]
[illegible] کا کام ہے [illegible]
[illegible] ہو چکی [illegible]

کی کیوں ہوں۔ ماں حضور کو میری جان پر
اختیار ہے۔ حضور کے روبرو میری [illegible]
پوچھا ہے تجھے کچھ عذر نہیں [illegible]
معاملہ میں اپنے دل پر زیادہ جبر نہیں کر سکتی
شاہ فوجداہ۔ شہزادے سے کیوں [illegible]
بیٹے سنا ہے کہ آپ کو اس سے محبت
سے انکار ہے۔ اور یہ ایک کیسا [illegible]
کیا معاملہ ہے
شہزادہ۔ حضور والا! دل سے آخر کیا
اس نے اپنی زبان سے میرا نام نہیں لیا
پھر حضور نے مجھ سے کیوں استفسار
فرمایا جب قبلہ عالم خود ہی ایسا فرماتے
ہیں۔ اور اس کی تمام گفتگو میں [illegible]
ہوں۔ میری ہی طرف منسوب ہوتی
ہے تو پھر بڑی شرم کی بات ہے کہ وہ
تو میرے لئے اپنی جان تک معرض ہلاکت
میں ڈالے انکار نہ کرے اور میں انکار کر
جاؤں۔ قبلہ عالم جیسے اس سے محبت
کیا سچی عشق ہے اور [illegible] اپنا دل اور
جان [illegible] اور عشق اپنا دل دیا ہے
دیا ہے۔ اب انکار کرنا [illegible]
بزدلی ہے۔
شاہ فوجداہ۔ [illegible]
[illegible]
انارکلی۔ حضور والا [illegible]

یہ شہزادہ عالم ہی کی [illegible] میں ہر
[illegible] نہایت اضطراب [illegible] تھا
شاہ فوجداہ۔ شہزادہ کی آپ کی یہ زبان درازیاں
[illegible] معلوم ہوتی [illegible] اپنی [illegible]
[illegible] نہیں تو بہتر نہیں ہوگا۔
شاہ فوجداہ۔ سلیم سے اچھا آپ تو تشریف
[illegible]
شہزادہ [illegible] حسرت بھرے
[illegible] چلے آئے اور آتے ہی [illegible]
اپنے یاران [illegible] روانہ ہو گئی
دکھایا انارکلی پھر بے حال خستہ دل [illegible]
اپنے [illegible] کو بھیجی
گئی۔

تیرھواں باب

ماں کی مامتا

[illegible]

شبانہ اپنی ادہ شیان تھامیر جب لے ... اور جگر پر
نشتر سا کام کر رہے ہیں یہ تلک شانی دل ہی دل
یہ سوچ رہی ہے

اُسے اگر میں ایسا جانتی - کہ اسی نامراد
اکبر آباد میں آکر تباہی دلدل میں پھنسکر یوں
برباد ہو جاؤنگی - تو اس جاہ و حشمت اور اس
دولت و شوکت کو آگ لگاتی - کبھی بھولے
سے بھی اس طرف کا رخ نہ کرتی -

اُسے یہ وہی گھر ہے جس میں دن رات
عید رہا کرتی تھی - یا اب یہ وہی گھر
ہے جس میں کوئی چراغ کے جلانیوالا
بھی نہ رہا - شوہر جس کے دامن سے
وابستہ تھی وہ اسے نہیں کا نہ چھوڑا رہی
تھی ایک لڑکی جو میرے دل کی راحت
روح کی فرحت جان کی آرام جگر کی چین
اور تمام عمر کی پونجی تھی - اس کی
یہ کیفیت ہوئی جو دیکھی نہیں جاتی -

اُسے بچی تجھی کس ناز و نعم سے پرورش
پائی تھی سکندر جاہ و پیار سے پالی گئی تھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتا نظر نہیں آتا - بلکہ ... روز بروز بڑھتا جاتا
ہے نہیں معلوم شاہ زیباہ کو خصوصیت نا...
ہی دلبعض ایسی کیوں پیدا ہو گئی ہے میری
معصوم بچی کی جان کے دشمن ہو گئے ہائے یہ
کاٹے اس سلیم ہی بدبخت کے پیچھے ہوگئے ہیں
دل آزاد و دولاری بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر
پڑتا - نہ غماز نگر تو دل کو غمازی کا موقع
ملتا - نہ میری اکلوتی بچی پر یہ آفت
اور یہ مصیبت پڑتی -

ہائے اب سلیم کمبخت سے بھی کچھ
کرتے دھرتے نہیں بن پڑتی اب اپنی
جان بچا کر دلی میں جا بیٹھا یہاں میری
لخت جگر پر نظر پڑتے نئی بلا آتی ہے
جیسے جیسے ... میری پیاری بچی گور سے
قریب ہو گئی ہے مجھ سے تو روز روز کی اذیت
نہیں دیکھی جاتی - اب تو یہی مجھے موت ہی
آجاتی تو میری روح اس صدمہ روحانی
سے بچ جاتی - مگر مرنے پر بھی بے فکر قبر میں
نہ لگے گی نہ چین ہی آئے گا کیونکہ جب
تک میری بچی اس قید کی مصیبت سے نجات
نہ پائیگی میری روح لحد میں کیونکر آرام
و چین سے رہ سکتی ہے -

اے ... کیا ... تو کہیں کی
[illegible]
[illegible]

فرشتہ خصلت بچی کو سلیم کس طرح ملنے سے جدا
کرنیکی غرض سے لاہور کیطرف لیجا رہے ہیں
نہیں معلوم وہاں بیچاری بھولی بھالی بچی کیساتھ
کیا سلوک کرینگے اور کس طرح پیش آئینگے ۔

ناظرین! آپ خود ہی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ
عفیفہ کون ہے یہ ہماری ہیروئن انارکلی
کی دانگ جلی ماں اور مرحوم [illegible] کی بیوہ
بی بی ہے جو اس وقت اپنے خاص مکان کی
ایک کوٹھڑی میں تنہا بیٹھی ہوئی جگر خراش
خیالات کی پرورش ہو رہی ہے یہ دیکھئے اسنے
[illegible] وہ سر پیٹ کر [illegible] اور پھر
ہی دلفگار خیالات میں مبتلا ہو گئی ۔

ہائے بادشاہ [illegible] میری یتیم بچی
پر رحم نہیں آتی [illegible]
کو بیٹی [illegible] پھرتی تھی اپنے [illegible]
[illegible] عجیب دکھا
دیکھ سلطنت شاہی کی چھری سے
ذبح کر رہے ہو ۔ اگر انہیں خوف ہے
تو [illegible]
یا کسی [illegible]
انکار کر [illegible] اس کی محبت میں
[illegible] لیکن ان کے بدلے
میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

ناحق کا ورش لگتے ہیں ۔ اے [illegible] میری بیٹی کی
کی آہ سے بھی نہیں ڈرتے ہو ۔ اے [illegible]

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اے [illegible] کی فریاد کرنی [illegible]
فریاد رسی کرے اے [illegible] میری
مگر [illegible]
دولت و سلطنت [illegible] آگ لگ جاتی
اور یہ [illegible] خاک سیاہ ہو جاتے ہیں تو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں خدا کی [illegible]
[illegible] اور اس دولت
[illegible]
اے بادشاہ [illegible]
کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وقار شاہ والا تبار دل و جان سے کرتے تھے
ہوتے اسی سلیمن الملک کا مکان ہے جہاں
وقت بالکل سنسان اور ویران [illegible]
یہی سلیمن الملک کی بی بی ہے جو [illegible]
مصائب شاہ تفلک رنگا دیکھ رہی ہے
آہ یہ اسی سلیمن تفلک کی والدہ [illegible]
جب شاہ [illegible] ہو گیا اور [illegible]
جان نثار وہی [illegible] میں [illegible]
آہ آہ یہ وہی سلیمن الملک کی [illegible]
رہتا ہے [illegible] پر [illegible]
وہاں [illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو رہی ہے اور [illegible]
انہیں کی دشمن ہو رہی ہیں [illegible]

یار اغیار ہو گئے اب
کیا زمانہ کا انقلاب ہوا

اے زمانہ [illegible] پاش
پاش کر دیا خیالات سے اس [illegible]
آفت کی [illegible]
یارو [illegible]
آخر [illegible]
کر کے [illegible] اس [illegible] کی [illegible]
رہے [illegible]
پہنچ کو [illegible]
معر [illegible]

خبر پہنچی تو شاہ ذیجاہ نے فوراً ابوالفضل کو
بلایا اور یہ حکم صادر فرمایا کہ آپ سلیمن الملک کے
[illegible] انارکلی بی بی کی تجہیز و تکفین کر دیں اور
[illegible] سلیمن الملک کی فہرست مکمل
کر لیں اور مکان مقفل کر لیں مگر یہ تمام کارروائی
[illegible] ہوں کہ انارکلی کو مطلق خبر نہ ہو سکے
پائے اور یہ حکم بھی شاہ دیں کہ جو کوئی انارکلی
کو اسکی ماں کے مرنے کی خبر دیگا۔ وہ
جان سے مارا جائیگا یہ ان کا رروائیوں
سے فارغ ہو کر ہمیں مطلع کر دیں یہ حکم
[illegible] ابوالفضل سلیمن الملک کے
مکان پر گئے اور شاہ ذیجاہ کے حکم کی
تعمیل میں مصروف ہو گئے۔
اب آپ ابوالفضل کو تو سلیمن الملک
کی بیکس بی بی کی تجہیز و تکفین کے انتظام
میں چھوڑ کر ذرا ہمارے ہمراہ [illegible]
شہزادہ سلیم کی خبر لیجیے۔ کہ اس کی
[illegible] کیا حالت ہو رہی ہے

چودھواں باب

اضطراب

[illegible]
[illegible]

اف اف ہمارے شہزادہ عالم تو پہچانے ہی نہیں
جاتے عشق ظالم نے بالکل ہی گھلا ڈالا نہ وہ چین
نہ وہ جوبن ہے نہ وہ رعنائی ہے نہ وہ بانکپن ہے
سرخ گلگون رنج و غم سے زعفران کا شگفتہ ہو گیا
لاغر یا گدر رائی سا جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا وہ
کروں تمام تمام بیٹھے ہیں جگر کی میں تڑپتی خنجر
سے کام لیتے ہیں جان تلملا رہی ہے روح تن
میں گھبرا رہی ہے نہ اٹھتے چین نہ بیٹھتے
آرام ہے۔ خواب و خور حرام ہے۔ بیٹھے
بیٹھے کراہتے ہیں۔ غم و دردی و رنج مہجوری
ستاتے ہیں۔ عیش و عشرت سے نفرت
ہے۔ فرہاد و مجنون سے رغبت ہے۔
سیر و شکار کے نام سے جی گھبراتا ہے کہیں
حرکات کا کبھی تک خیال آتا ہے۔ صحبت
احباب با دل ناخواستہ ہوتی ہے بزم نشاط دل
کی بیزار ہوتی ہے دن بھر بیقراری رات
بھر اختر شماری ہر ساعت اضطرار و اضطراب
میں ہر لحظہ پیچ و تاب ہے نہ کسی کی سنتے
ہیں بار بار سرد کھینچتے ہیں آہ و زاری مونس و
غمخوار ہیں۔ اللہ دیکھا جیسیں دیار میں ضعف
فراق نے گھلا گھلا کر چور کر دیا۔ آتش
اشتیاق نے جلا جلا کر مجبور کر دیا۔ اب یہ
نوبت پہنچی ہے اور ہمارے مزاج حضرت
میں سلسلہ تمثیل کی یہ غزل زبان پر جاری ہے

غزل

بیٹھا رہتا ہوں میں دلربا تصویر رکھ کر آج کل
درد اکثر اٹھا کیا کرتا ہے مضطر آج کل
ذبح کرنے کیلئے پھرتے ہیں خنجر آج کل
کس قدر پیچ و خم میں الحذر اکبر آج کل
یار دوست تنہا کیا ہے میں ہر خلش
ہر گھڑی دل میں کھٹک جاتا ہے نشتر آج کل
کیا اثر باقی نہیں یارب ہماری آہ میں
کہا یار نے دل پتھر جو اپنا آج کل
زخم کا نازمان اس عالم میں پیدا ہوا
جسطرح اشک ہیں میرے دیدہ آج کل
آپ فرماتے عشرت دل ما بیٹھے ہے آپ ہیں
انگوٹھی تک پاتے کچھ وہاں نہ کہہ سکا آج کل
عقابیں تم خوشنما ہے پھر ہے خوش لہجہ میں
مرا میطر خوش بیان اسے بندہ پرور آج کل

دن رات ملال رہتا ہے روز و شب بیقرار
رہتا ہے کہ اے حبیب ولی آیا اس
تنہا مصیبت اسیر اذیت کی کچھ خبر
ملی نہ کوئی حقدار آیا نہ کوئی عالم ہی پایا
جینے میری آرام جان کا کیا حال ہے
اور اس کے دل الفت منزل کو کیا ملال
ہے اے بیٹھے آ پیارے ہی آج کل
دو فانہ کیا۔ ایک خط بھی نہ [illegible]
دو اپنے دل میں کیا اپنی ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible]

سن نامہ بر ہے نہ پیامی ہے نہ کبوتر بھلا
قبلہ و کعبہ کیسے حرف سے کروں اور بخوف [illegible]
محبوب کا کاسترا اٹھایا اور اپنی جان اپنے
محبوب کے قدموں میں بھینٹ کر دے۔۔

شہزادہ صاحب قبلہ و کعبہ تو اس پر کیا مصیبت ہے
دنیا کے دامن سے ایسی کوئی عداوت ہو
گئی ہے کہ اس بیچاری کی جان کے دشمن
ہو رہے ہیں یہ سارے [illegible] زبان سے
نکلتے ہیں اور پھولوں سے نکلتے ہیں
لیکن اس کے ہجر میں وہ الم قریب کو نکلتی ہیں
اور اوسان بھی جاتی ہیں کہ آج تو میرا
دل بے طرح تڑپ رہا ہے جان بے قرار
ہے خدا جانے کیا معاملہ ہے خدا کرے
اگر قبلہ و کعبہ میری جان میری پیاری [illegible]
میری روح روان میری [illegible] میری
دل ربا میری روح افزا میری آرام دل
میری راحت جگر کے ساتھ کچھ ہو گیا
پیش آ گیا۔ تو میں بھی کیا کروں گا اپنی
جان بھی اس پر فدا کر دوں گا قبلہ و کعبہ آپ اس
میں آپ کا [illegible] وہی [illegible]
ہیں جیسے ہی تو وہ [illegible] ہو جاتے
[illegible] گئے [illegible] دل [illegible]
آرام سے جان بیقرار ہو رہی ہے۔ زندگی
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے جو سینہ میں ہے میرا دل تڑپتا

تیر نظر پار نہ ہوئی سایہ کھچ گیا ہے

شہزادہ بلند اقبال اپنے انہیں خیالات و تفکرات
کے ابھار ہوئے خیالات میں الجھا ہوا تھا کہ
خواجہ محمود تشریف لے آئے۔ انہیں شہزادہ کی بے کلی
اور بے چینی فریاد و زاری آہ و زاری گریہ و اشکباری
دیکھ کر [illegible] حیران انگشت بدندان ہو کر بیٹھ
اور شہزادہ والا تبار سے یوں ہمکلام ہوا
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم خیر تو ہے
آپ اس قدر مضطرب و بیقرار کیوں ہو رہے
ہیں ذرا اپنی صورت تو ملاحظہ فرمائیے
کہ کس قدر [illegible] نے آپ کے دشمنوں
کی کیا حالت کر دی ہے کہ پہچانے نہیں
جاتے اگر آپ کے رنج و ملال کی یہی کیفیت رہی
تو نصیب دشمنان زندگی کے لالے
پڑ جائیں گے۔ آپ جیسے اور [illegible] کی بات
ہے کہ آپ ذرا صبر و تحمل سے کام نہیں لیتے
خدا کے لئے صبر و استقلال سے کام لیجئے۔
اور اپنے کو اس قدر [illegible] ورنہ مجھے خیر نہیں نظر
آتی۔ اور کہ آپ ہی عشق کے پھندے میں
پھنسے نہیں۔ آپ سے پہلے بھی اس کے دام
میں بہت سے لوگ پھنس چکے ہیں مگر سب نے
صبر و [illegible] اختیار کیا اگر ایسا نہ کرتے
تو ان کی زندگی ان ہی [illegible] دشوار ہو جاتی
شہزادہ۔ بھائی جان کیا کہوں حضرت
دل نئے نئے رنگ لا رہے ہیں کس طرح

بھی نہیں لیتے بار بار مضطر ہوکر ہٹ کو چلے آتے ہیں جان سینے میں بیقرار ہے روح قالب میں اشکبار ہے بیماری فراق مرض اشتیاق و سوز ہوتے ہیں خار و دوری خلش و مجبوری تیر جگر دوز ہو رہے ہیں یہ نہ وقت قلوا نہ جا جرنا گلو گیر ہیں غم یار الم دلدار طوق و زنجیر ہیں ہزار چاہتا ہوں لیا صبر لاکھ چاہتا ہوں کہ صبر سے کام لوں مگر ہو ہی نہیں سکتا سخت آفت و مصیبت میں مبتلا ہوں کھیل تماشے عیش و عشرت سے نفور ہوں خواب و چین و آرام سے کوسوں دور ہوں ہر طرح مجبور ہو گیا ہر طرح معذور بھی ہے درد دل سے بیتاب ہوں یاد جبان میں سیماب ہوں ۔ مصرعہ

چھپی جاتی ہے پہلو میں جگر میں دل میں سینہ میں
تیری یاد اے ستمگر ناوک پہلو نشین نکلی

خواجہ محمود ۔ یہ صحیح مگر اس قدر حسرت و یاس کا انتہا نہ ہو جانا چاہیئے جرات و ہمت کو معطل کر دینا فطرت مردانہ سے بالکل بعید ہے میں خوب جانتا ہوں کہ آپکا دل آپکے اختیار سے اور جگر سے اقتدار سے باہر نکل گیا مگر پھر بھی جہاں تک ممکن ہو اہر ہونا چاہیئے

شہزادہ ۔ بھائی جبان میں تو یہی خوب سمجھتا ہوں ۔ مگر جب میرا کچھ اختیار بھی چلے مجھے تو تم یار نے بالکل نکما ہی کر دیا اور عشق نے ہمیں کہاتہ رکھا ۔ سے غالب

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

[illegible] کسی [illegible] اپنے پہلو [illegible] ہوتی ہوگی کہ وہ شخص بھی کتنا جھوٹا اور دغاباز نکلا ہے کہ دہلی جاکر پھر خبر تک نہ لی ۔ اے جب سے یہاں آیا ہوں کوئی خط بھی لکھ سکا نہ کچھ خیریت ہی دریافت ہوئی حالانکہ خط کتابت کا وعدہ تھا مگر مجبوری تو یہ ہے کہ کہہ نہیں سکتا ہوں ۔

نہ قاصد نہ صبا نہ شوق نامہ بر

قبلہ کعبہ کے خوف سے کوئی بھی اسکی ہمت ہی نہیں ہوتا کہ خط لیجائے یا جواب لائے زمین و آسمان دوست احباب اپنے بیگانے سب نظروں کے پیاسے نظر آتے ہیں ۔ ہائے میں حیات ناز و دل بیقرار مبتلا ہے ۔ بیت

سب جہاں یعقوب حال آنکھوں میں [illegible] ہو گیا
اپنے یوسف کی کہاں سے میں خبر پیدا کروں

خواجہ محمود ۔ اگر خط کتابت نامہ و پیام ہی [illegible] اضطراب ہے تو [illegible] انتظام ہو سکتا ہے مگر مشکل تو یہ ہے کہ وہاں پہونچے کی کامیابی کا انتظام [illegible] فرشتہ بھی [illegible] پر نہیں مار سکتا انسان بیچارے کی کیا حقیقت ہے کیا ہے [illegible] بھی کیا جائے [illegible]

[illegible]

شہزادہ۔ بھائی جان میں نے سنا ہے کہ قبلہ و کعبہ اسے لاہور لیجانے والے ہیں مگر اسے لیجانے کا منشا مجھے معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ کس ارادے سے اسے وہاں لیجاتے ہیں۔ کیا مجھ سے بعد کی نیکی غرض ہے اگر ایسا ہے تو ضرور حسب خواستہ انہوں نے اسکے ساتھ کوئی بد سلوکی کی تو میری زندگی بھی خیر نظر نہیں آتی اور یقین ہے میں بھی اپنی جان اپنے دلدار پر قربان کر دونگا خدا کیلئے تحقیق سے دریافت کرو اور خفیہ آدمی مقرر کر دو تاکہ وہ لمحہ لمحہ کی خبریاں پہنچائیں

خواجہ محمود۔ بہت بہتر یہ انتظام تو میں کئے لیتا ہوں مگر خدا کیلئے آپ اپنے کو سنبھالئے اور اپنے دل کو قابو میں رکھیئے ورنہ اگر بد نصیب دشمنان اس سنگ دل ماں سے آپکی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی۔ تو قیامت ہی ہو جائیگی۔ اور پھر الفت و محبت ایک بھی کام نہ آئیگی۔

شہزادہ۔ خیر جہانتک ہو سکیگا آپکے حکم کی تعمیل میں سعی بلیغ کر دونگا مگر جب کمبخت دل مانے بھی اور عاشق بیمار دل کیا کرے اسکی بھی یہ حالت ہو رہی

شعر

اندوہ کے رنج میں ہے تنہا یہ دل
خرچ غم پیر و سازی کو ظفر تیر یہ ہے
غریب جسے اجڑے مسکن میں دل کو تھام لونگا

سمجھاؤنگا۔ منہ زور دکھاؤنگا سمجھاؤنگا مگر بھائی خدا کیلئے یہ بھی تو غور کرو کہ ابا جان اس ماہ کنعان کو لاہور لیجانا کیوں ضروری رکھتے ہیں اور نا شکستہ

مرزا تو بہت اچھا کہکر رخصت ہو گئے اور شہزادہ بیچارہ اپنی بیقراریوں اور آہ و زاریوں میں مشغول ہوا جسکا سبب دیکھنے سے ہر قسم سے حال رہتا تھا ۔

چلے جاتے تھے رات دن آنسو
دیدۂ شوق سے نظیر جاری تھی

پندرھواں باب

زندان غم

اقرار وفا ہو نہیں سکتا ہے فراموش ہم
جان دئے دیتے ہیں کیا یاد کریں گے

عہد حشت الو السنۃ شاہ دنیا سے مرحوم و مغفور مہین الملک کی بیگم ہیں مرحومہ مغفورہ بی بی کی تجہیز و تکفین سے فراغت ہو چکی اور پورٹ کی امید تھی شاہ عالم پناہ نے حکم صادر فرمایا کہ کل صبح ہم مع انارکلی کے لاہور کو روانہ ہونگے تم سب آج ہی تمام اہل دربار کو اطلاع دیدو۔ حکم پاتے ہی تمام اہل حکم داخل ہیبت میں اعلان کر دیا صبح ہوتے ہی شان و شوکت

سے خدم و انارکلی لاہور کو روانہ ہوئے اور نہایت [illegible] کرتے منازل و مراحل لاہور پہنچ گئے ہائے اے گردوں اور ہائے اے چرخ بوقلموں تجھے شعبدہ بازی لعنت و فریفتگان محبت سے کیوں یہی دلی عداوت و قلبی عناد ہے کہ ہمیشہ تو ان بیچاروں کے درپے آزار رہتا ہے اور اپنے انقلابات کی الٹی چھری سے انہیں ذبح کرنے کیلئے سرگرداں تیار رہتا ہے۔

اللہ رے تیرے انقلاب! اف وہ کیسی ظالم اور رلا دینے والی چیز ہے کہ جس نے اپنی گردش میں لاکھ اچھے اچھے کو ناشاد بڑے بڑے کو برباد کر دیا کسی کی عشرت غم میں بدلی کسی کی عشرت میں آگ لگا دی کسی کو تباہ کیا کسی کو خاک سیاہ کیا۔ جسے دیکھا تیرے ہاتھوں نالاں تیری کج ادائی کے شکوے کرتا ہی دیکھا یہی تیرے ستم کا نشانہ اور تیرے ہی ہاتھوں کی قیامت افزائی کا وقت ہوائی تھی کہ جس نے انارکلی سے نازک اندام کو زنجیر محبت پا بہ زنجیر قید الم میں مقید کیا۔ وہ انارکلی جس نادرہ بیگم تھی۔ آج تک آن بان شوکت و شان سے تھی جب اپنے والدین کے ہمراہ اور اتفاق کوئی تھی۔ طمطراق سے گئی۔ آہ یہ وہی انارکلی ہے جو اپنے شہنشاہ [illegible] لاہور کو قیدیوں اور اسیروں کی طرح پابہ زنجیر واپس لائی گئی۔ آہ اپنے دیس کی ہر ایک چیز کو حسرت و یاس کی نگاہ سے دیکھ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہے دل اندر اندر آتا ہے کلیجہ رشک سے تنگ اور ہوا جاتا ہے درد و بیزار کو دور دکھ ہی کی ناامیدی و نامرادی کی حالت میں گلے میں اپنا لپٹا کر یہ کہتی ہے

— شعر —

برباد کی اڑا کے میری خاک جس طرح
یارب یونہیں صبا کی بھی مٹی خراب ہو

شہر کے باہر جنوب کی طرف شاہی کیمپ لگا ہوا ہے۔ اور ایک معمولی خیمے میں بدنصیب مرگ قریب بیکس و بے بس انارکلی اپنی قسمت پر آنکھوں سے خون جگر بہا رہی ہے۔

آدھی رات کا وقت ہے۔ ملکہ [illegible] اپنی سیاہ نقاب کو سر پر لپیٹے تخت شاہی پہ بیٹھ کر [illegible] جلوہ افروز ہیں۔ ستارے [illegible] دست بستہ حضوری میں کھڑے ہیں اور ماہتاب کے حاضر دربار ہونے کی تمنا میں ہو رہی ہیں۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا کالی رات میں پھیلے ہوئے چوکیدار [illegible] مصروف ہے

آدھی رات کا وقت ہے باز [illegible] سناٹے کا عالم ہے [illegible]

شورش نہ حرم میں ہائے ہو ہے نہ
خانوں میں جام ہے نہ سبو ہے نہ شمعدان
نہ بازار کی گرم بازاری ہے نہ بازوں میں لین دین
نہ خریداری ہے نہ کہیں کتوں کی بھوں بھوں ہے
نہ گیدڑوں کی چل بن ہے ہاں کبھی چوکیداروں
کی (جاگتے رہنا کی) کرخت و سخت آوازیں
کسی طرف سے کانوں میں آجاتی ہیں۔ آدھی
رات کا وقت ہے شاکیان ہجران نصیب فرقت
دلدار میں تڑپ رہے ہیں اور اس ظلمت تاریکی
اور ہو کا عالم دیکھکر بڑی بے اختیاری سے
انکی زبان سے بار بار یہ نکلتا ہے۔ کہ ہائے
ہائے سے احسان

سیاہی بخت دشمن سے جو نکلی
چھپی آکر میری ظلمت سرا میں

اور دردمندان محبت و مہجوران الفت
شب تنہائی کی ڈراونی رات کی صورت سے
ڈر ڈر کر اور گھبرا گھبرا کر بڑے جگر خراش
لہجے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ گویا

شب تنہائی کی میری نہ حالت پوچھیے صاحب
بہت رویا بہت پیٹا بہت تڑپا بہت سسکا

کیسی مصیبت زدگان کیسے نامی اور ستم گشتگان
کوچہ گمنامی کا دل تو تنہائیوں کے ڈر سے
وصل میں باغ باغ ہو جاتا ہے اور ہجر کے
خوف سے سینہ لالہ کی طرح داغ داغ ہو
جاتا ہے۔ [illegible]

کبھی خیال یار سے شکوہ ہے کبھی آہ ہے کبھی
یہ شعر پیش نگاہ ہے ہے

مونس ہجر یہ ہوا میرا
ایک نالہ ہے ایک شیون ہے

آدھی رات کا وقت ہے غریب مزدور دن بھر
کی محنت شاقہ سے چور ہو کر بیٹھکی کی میٹھی
نیند میں خراٹے لے رہے ہیں گویا دنیا و مافیہا
کو تج بیٹھے ہیں اور سچ پوچھیے تو انہیں کی نیند
وہ مزیدار و قیمتی نیند ہے جو شاہوں کو
بھی نصیب نہیں ہوتی۔

آدھی رات کا وقت ہے چور کسی دولتمند
کے مکان میں نقب لگا کر چوری کرنے میں
مصروف ہیں اور چند ساتھی ان کے
باہر خبرداری کے لیے مسلح کھڑے ہیں
چند لکان مکان کے سرہانے ننگی
تلواریں لیے استادے ہیں۔ کہ اگر
یہ ذرا بھی سسکیں یا ذرا بھی کسمسائیں تو
فوراً ان کی ہستی سے بیکار کیے
جائیں۔ ہاں اگر کسی بیچارے کی آنکھ
کھل بھی گئی تو وہ ان ظالموں کی بھیانک
صورت دیکھتے ہی مارے خوف کے نظر
و دم دونوں چرا لیتا ہے اور دم بخود ہو جاتا
ہے۔ بھلا اتنی مجال کہاں کہ بولتا یا حرکت
کرتا تو درکنار کھوڑی دیر کے
بھی کھلی رکھ سکے

آدھی رات کا وقت ہے زاہد شب بیدار
یاد پروردگار میں مشغول ہے۔ اور تہجد گذار اپنی
معمولی تہجد کا معمول ہے اور یہ دونوں عالم تنہائی
میں جلوہ الٰہی کے نور سے منور ہو کر دل کی سیاہی
دور کر رہے ہیں دنیا اور دنیادار زندگی کی ہوس پر نفرین
کر رہے ہیں۔

آدھی رات کا وقت ہے اس قسمت جلی انارکلی کی
آنکھ دوپہر سے پلک سے پلک نہیں لگی جو دو چار ہی
دنوں میں اپنی قسمت کا فیصلہ دیکھنے والی ہے
آئے اس سیاہ بخت گھٹا ٹوپ اندھیرے میں
صدمہ جدائی اور درد مفارقت کا حال
کہنے کے لئے کالی کالی رات کے سوا کوئی
اور نظر ہی نہیں آتا دھڑکتے ہوئے دل
سہتے ہوئے جگر پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ
رہی ہے اے اجل

ہم کہیں کس سے شب غم درد دل
پاس اک اللہ کا بندہ نہیں

کبھی دل پر سے بڑھ کر درد و غم سے رو
رو کر یہ کہتی ہے کچھ سمجھ میں نہیں
آتا کیا اس قید و مصیبت سے بھی کوئی
اور سخت سزا تجویز کی گئی ہے نہیں نہیں
ہرگز نہیں بھلا اس اذیت اور اس
ذلت سے اور کونسی سزا زیادہ پر عتاب
ہو سکتی ہے۔

ہائے اگلا سا ہم اسی رنج و غم میں دکھ [illegible]

کر کا تماشا ہو گیا ہے مگر فلک کج رفتار ابھی تک سیر
نہوا خدا جانے اب کونسا شگوفہ کھلانے والا ہے
ہاں اگر میری جان ہی کا دشمن اور خواستگار
ہے تو یہاں بھی کسے انکار ہے مگر اے فلک
کینہ ور مجبور و جفاجو خدا کیلئے اتنا رحم تو میرے حال
پر ضرور کر کہ میری لاش جگر پاش میرے ابا اور
میرے چچا کی تربت کے پاس بنے تا انکے
پہلو میں مجھے آرام ملے اور لحد میں
بیٹھ ملے۔

مگر آہ اگر تجھے یہی منظور ہوتا تو مجھے
یہاں کیوں گھسیٹ لاتے گو دارالخلافہ
سے دوسرے درجہ پر امور ہے اور میری
بھی کا مقدر ہے۔ اور دارالخلافہ کے
بعد یہیں میری خوش قسمتی ہو سکتی ہے کیونکہ
یہی میرا مولد ہے اور یہیں میرا مفر و اثر
بھی ہے مگر والد اور چچا کے پہلو سے آرام
وچین شاید یہاں نصیب نہ ہو۔

ہائے میرا الدمہ کون ستم باقی ہے
جو اب میرے ساتھ ہونے والا ہے۔
کیا میرے ناک کان کاٹیں گے۔ یا
خدانخواستہ میرا منہ کالا کر کے شہر میں
تشہیر کریں گے (خود بخود) اگر یہیں تک میری
قسمت کا فیصلہ ہوتا تو بھی خیریت
تھی مگر نہیں میرا بخت [illegible]
ستم میرے ساتھ بجور و ظلم ہونے والا ہے

جسکی نظیر تاریخ عالم کے صفحات پر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملیگی۔ اے میرے الفت مجرماں الفت ملزماں محبت کے کونسا ایسا قابل عفو قصور سرزد ہوجاتا ہے۔ کہ ترحم ترس انصاف ہمدردی کوئی بھی آڑے نہیں آتا اور بادیہ گردان عشق کو بھی کوئی ایسی اذکھی دنرالی لذت ملتی ہے جس سے انکے لب پر ہروقت یہی رہتا ہے ۔۔۔

لاکھوں ستم کرو کہ تمہیں دیا ہے دل ہلا لاکھوں سزائیں دو کہ کیا ہے گناہ عشق

آہ پیارے شہزادے جور فلک وعتاب شاہی مجھ ہی تک محدود یا محیط نہیں بلکہ تو بھی (گو قدرے ہی سہی) میرا شریک حال ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ تیرے ساتھ رفیق وہمدم ہیں کہ جن سے تیرا دل بہل جاتا ہے۔ اور دوا اس کا سامان پیدا کرتے رہتے ہونگے۔ اے کاش مجھے یہ بھی میسر نہیں کاش تو میرا یہ پُر درد حال اپنی آنکھوں سے دیکھتا کہ میں تیری الفت و محبت کے جرم میں (؟) کس دردناک حالت سے لائی گئی۔ آہ ہائے!! پیارے میرا یہاں لانا خالی ازعلت نہیں ہے۔ ضرور بضرور یہ لوگ میرے ساتھ کچھ ایسا سلوک کرینگے۔ کہ گردون ساسنگدل بھی قیامت تک خون کے اشک بہائیگا زمین کا کلیجہ پاش پاش ہوجائیگا۔

پیارے خدا کیلئے ذرا آکر میری مصیبت واذیت کی کیفیت تو دیکھ اور مجھے تسکین تو دے ورنہ اسی امید و تمنا میں جان دیدونگی اور قیامت پر پر کھا دیا تھا رکھونگی سے۔ میلے

اسیری میں بھی وحشت ہے وہی بگڑے ہوئے لکی ہمارے پاؤں میں تیری ہے ہاتھوں میں گریباں ہے

یہ حزین وغمگین دل ہی دل میں یہی باتیں کررہی ہے اور خیال محبوب سے تسکین حاصل کررہی تھی لیکن جب اسکے دل حسرت منزل نے کسیطرح چین نہ لیا اور الجھن زیادہ ہی ہوتی گئی تو مجبور ہوکر دل کے بخارات نکالنے کیلئے ہمارے استاد حضرت احسان الملت کی یہ غزل آہستہ آہستہ تیرے درد بھرے لہجے میں گنگناتے ہوئے دل بہلانے لگی ۔ غزل حضرت احسان

کھلائے عشق دور روز ہم نے تری خوشی سے کیا کیا ایک آنکھ ہوکر

اور سے تو یاد بہاری کرسکا تو مقتل کا راستہ ہوکر

خاموش اسے بت رہیں گے کب تک تیری جدائی میں تنگ ہوکر
جواب دیدیں گے ضبط کو اب اپنے جینے سے تنگ ہوکر

خیال آیا جو اس ماہ سیما کا تو درد دل نے کہا یہ اٹھ کر
ہمارے پہلو میں تو کوئی دم ہمیں حضور خدنگ ہوکر

جبے جیسے ہو آئینہ تم یہ دیدہ شوق ہے کہ یکسا
کہ شکل تصویر بن گیا ہے کمال حیرت سے خدنگ ہوکر

طرح طرح کے اٹھائے صدمے مگر نہ الفت سے باز آیا
نکال کر دل کو پھینک دینگے ہم اپنے پہلو سے تنگ ہوکر

بھٹکا کس طرح کوئی پھر نکلے مثل غبار ہر سو
رہے گی وحشت ہمارے والیں یوہیں ہر چند سے امنگ ہوکر

کبھی جو تیغ نگاہ قاتل صف مژہ نے کیا اشارہ
شہید الفت کے مرغ دل پر چلیں گے ہم بھی خدنگ ہوکر

خدا بچائے نگاہ بد سے او بھار جوبن کا چلا ہے
سما گیا ہی نوجوانی بتوں کے دل میں امنگ ہوکر

چمن میں بعض قدم سے تیرے خوش شگفتگی میں
عجب نہیں سو جگر سے تیکر سے قبا ہو غنچے کی تنگ ہوکر

نہیں میسر جو وصل جاناں تو ہو گزر دم الم ہمارا ب
یوں ہی نکل جائے دل کی حسرت ہمارے سینہ سے تنگ ہوکر

چھٹے اپنی احسان محنتوں میں زخم سے فرصت نہ دل کو راحت
نصیب سے قید زندگی بھی ملی ہے قید فرنگ ہوکر

حسب الحال مقطع کو بار بار پڑھتی ہے۔ اور سو رہی تھی۔ اور دل پر
کہہ کر بیٹھتی تھی سطر

واجد [illegible]
[illegible]

سولھواں باب

خدائی فیصلہ

ایسے بھیڑ کی پھندوں میں پھنسا پاچیخ نے
کوئی کہتا ہے کہ اس پر کتے چھوڑ دو
اور کوئی بیدار کر کہتا ہے۔ بیدادی سے
اسے اگ تماشا دیکھنا ہو تو ذبح کر سکے
چھوڑ دو۔

تماشا دربار کا خیمہ و خرگاہ منزل بمنزل پہنچ چکا ہے اور اکبری کیمپ لاہور میں خیمہ زن ہے۔ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ شاہنشاہ ایک آرام کرسی پر بیٹھے کسی اہم معاملہ میں غور فرما رہے ہیں۔ جب خیال سے نکلے اپنا فیصلہ پہنچا لینے کا قصد کیا تو گھبرا کر مولانا ابوالفضل کو یاد کیا جو تھوڑی ہی دیر میں حاضر لائے گئے۔ انکے حاضر ہوتے ہی شاہ سکندر جاہ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ کل صبح مجلس مجوزہ سر انارکلی منعقد ہوگی جس میں سب ارکین سلطنت اور مدبرین مملکت کے اور کوئی باریاب نہ ہو پائیگا۔ با سیرت نوٹس جلد بھیج دیں اور اسمیں یہ بھی لکھ دیں کہ یہ مجلس نفاذ آئین کی رازداری ہے۔ اسلیئے اسکی رازداری میں احتیاط کی جائے تاکسی اور کو مطلق اسکے پیش شدہ زیر بحث تنازعات کی خبر نہ ہونے پائے۔

مولانا ابوالفضل یہ حکم پاتے ہی اسکی تعمیل میں مصروف ہوگئے اور فوراً اطلاعی نوٹس جاری کرادیا

صبح وقت مقررہ مشہودہ پر تمام مدبران سلطنت و دبیران مملکت جمع ہوگئے۔

شاہنشاہ اعظم نے ابوالفضل سے ارشاد فرمایا آج کا جلسہ کو معاملے کے واقعات سنا دیجئے تا حضار جلسہ کو اپنی اپنی رائے آزادی سے ظاہر کرنے کا موقع ملے۔

ابوالفضل نے حضرت سے ہو کر یہ روئے دادِ معاملہ کرسی نشینان جلسہ کو سنائی

مدبران سلطنت و دبیران مملکت

معین الملک مرحوم کی نادرہ بیگم یا انارکلی نے شہزادے عالم عالمیان مرزا سلیم عالیجاہ کے خصائل پسندیدہ عادات سنجیدہ کردار خوب رفتار مرغوب پر اپنے نامطبوع حسن نا محمود رعنائی کے منحوس سایہ کا ناپاک دھبہ ڈالنا چاہا تھا۔ مگر غیب سے اس کی پردہ داری کے سامان ہوگئے۔ اور ایک طور اسکا پردہ دور ہوا۔

جیبی۔ بجا ارشاد ہوا آپ کے شہزادہ صاحب سے ہی موسم میں ویڈ کھا رہے تو کچھ جانتے ہی نہیں ساری دکھیا

نادرہ بیگم ہی کی ہے۔ ابھی قبلہ آپ اگر ایسا
نہ فرماویں تو نتھرا دے عالم کا دور سلطنت
آپکے کانوں کیطرف اور زمانہ حکومت
آپکی گردن کی جانب ہاتھ بڑھائے کھڑی ہیں
اور دیدہ صورت اپنا پاپا نابد سنا اور آپکو
دور ہی سے دکھا رہی ہے۔
اسلئے شاہ ظل اللہ آپ اصحاب سے
استفسار فرماتے ہیں۔ کہ معین الملک کی لڑکی
کا جو اسوقت حراست میں ہے کیا تدارک
کیا جائے تا دوسروں کو عبرت وغیرہ حاصل ہو اور آئندہ کسی کو
ایسی جرات ناپاک کی جرات نہ ہو۔
تمام جلسہ ابوالفضل کی یہ تقریر خاموشی سے
سنتا رہا جب تقریر ختم ہوئی تو سب سے پہلے راجہ
ٹوڈرمل نے یہ عرض کی۔ کہ
راجہ ٹوڈرمل۔ میری رائے میں تو ایسی
نادیدہ ذلیل لڑکی کی ایسی بیجا و ناشائستہ
حرکت پر گردن اڑا دی جائے تا دوسروں کو
عبرت ہو اور یہ شجر بے ثمر جیتے جی پاک صاف ہو جائے
پھر مجھے راجہ صاحب کی رائے سے
کلی اتفاق ہے۔ بیشک اس ناپسندیدہ
حرکت کی مکافات سوائے اسکے اور کچھ علاج
نہیں۔
ابوالفضل۔ بیشک راجہ صاحب کی رائے
مدلل و مناسب ہے سزا یابی تو ایسی ہی
ہونی چاہیئے کہ پھر اور کوئی ایسی جرأت
صحبت نہ کرے اور دیکھنے والے فوت
سے محروم ہوں۔ اور اپنے کان پکڑیں
میرے خیال میں قتل سے کافی ابھی سزا ہے
فیضی۔ مجھے دستور اعظم کی رائے
دل سے پسند ہے۔
حکیم ابوالفتح۔ میری رائے بھی
ان سب سے متفق ہے
حکیم ہمام۔ میرے نزدیک جان سے
جلا دینا بہتر
خان خاناں۔ مجھے ابوالفضل کی
رائے پسندیدہ نظر آتی ہے اور مجھے
اس سے اتفاق ہے۔
ملا دو پیازہ۔ بڑے تعجب اور افسوس
کا مقام ہے کہ ابھی مولانا ابوالفضل کی
تقریر بلا غفلت تقریر سے جرم کا مجرم
منکشف نہیں ہوا اور نہ ملزمین نے
حاضر ہو کر بیان دیئے۔ اور شاہ کا پلہ
ایک ہی طرف جھکا ہوا ہے۔ علاوہ
بریں ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔
کہ طوفان جس کا پیدا ہوا۔ وہ
معاملہ کب تھا۔ جب یہ کل معاملات
انکشاف طلب ہیں۔ تو پھر کیونکر ہمارے
دوستوں نے بغیر اس بات کے انتظام
کا انکشاف ہو مقدمہ قتل کا فتویٰ لکھ دیا
[illegible]

ناحق ہوا تو اس خونِ ناحق کا بار کس کی گردن پر
رہیگا۔ اور کون داورِ محشر کے آگے محشر میں
اسکا جواب دہ ٹھہریگا۔ پہلے ابوالفضل
تمام معاملات کو روشنی میں لائیں پھر ہر
صاحب سے صدائے طلب فرماویں
ورنہ اگر بدوں تحقیقات و تفتیش کسی کی
گردن پر ماری جاویگی ۔۔۔ وہ پہلی
قیامت ہے اکبری سلطنت کی تمام
عدل داد و انصاف و دینی عقیدت
شاہی منصب مزاجی میں خاک میں
مل جائیگی ۔ اور اس دور پر خونِ ناحق
کا بدنما دھبہ قیامت تک کے لیے رہ
جائیگا ۔ آیندہ نسلیں ایسی حکومت
کو حکومت جور و ظلم و جفا کی چند ما
نسلوں سے تشبیہ کرینگی اور ہمیشہ
ذلیل و خفیف نظر سے دیکھینگی اگر
اس سے ابی قطع نظر سے دیکھینگی اور اس
لشکر کی گردن حسب دستے مولانا
ابوالفضل کے ماری جا سکے ۔ تو تمام
نمکخواران شاہی کی ہمت پست ہو
جائیگی ۔ اور دلوں سے سلطنت کا
اعتبار بالکل اٹھ جائیگا ۔ اور یہ خیال
پیدا ہوگا شہنشاہ بالکل ایک کٹھ پتلی
ہے ۔ جیسے ہماری طرح چاہیں نچائیں

کیونکہ جب معین الملک سے معزز و محترم کے
بعد اسکی لڑکی سے غماز دل کی غمازیوں
میں پڑکر ایسا نا انصاف سلوک کیا گیا
اور کچھ تحقیق و تفتیش سے کام نہ لیا گیا
تو ہم بیچارے کس شمار و قطار میں ہیں
ہمارے بیں یاد ہوا کے ساتھ بھی ایسا ہی
ہوا تو کچھ حیرت کا مقام نہیں ہے لیکن اسکے
مفتری و شکر کی سب ہر حالت و بیدل
ہو جائینگے اور انکی بیدلی سلطنت
کی گردن کیلئے ایک زہریلی چھری ہو جائیگی
کیونکہ سلطنت کے کارآمد پرزے سلطنت
کے متعلقین ہی ہوتے ہیں ۔ جب
یہی بددل ہو گئے اور اسکے خیر خواہ
کس طرح رہ سکتا ہے ہماری سلطنت
کی جڑیں کیونکر مضبوط رہ سکتی ہیں ۔
اسکے علاوہ یہ بھی معین الملک کی
اکلوتی لاڈلی لڑکی ہے جسکے اعزاز
و احترام کا اس دربار میں خیال ہمیشہ رہتا
اور قلعہ سیاہ کا ستارہ بھی کہلاتا تھا ۔
یا رحضا کیلئے معین الملک سے معظم
و مکرم کی روح کو صدمہ پہنچا ۔ اور یہ
اسکی بے خطا دیکھے تو نظر التفات ہے جسکی
تونا انصافی یا جور ظلم کے تیر کا نشانہ بنا کر تہیں ہی
مٹا اور خاک میں ملاتا ہے اور اپنے پیمانہ
عمر لبریز ۔ ۔۔۔ اس تقریر نے تمام

خفہ چاہیئے کہ سب کو دنگ کر دیا اور تمام حاضرین
وسامعین انگشت بدندان متحیر و حیران بیٹھے
اس عالم میں خاموش دہشت زدہ گویا بت بیٹھے تھے جیسا
آپ اپنی تقریر بلا ارتیاب ختم کر چکا تو تھوڑی دیر تک
کسی کے منہ سے بات نہ نکلتی تھی اور دیر تک
مجلس بالکل شہر خموشاں کا نمونہ بنی رہی۔
دیر کے سکوت کے بعد راجہ ٹوڈرمل نے
اپنی ہوائے تقریر کے جھونکوں سے زمرہ کی مہر
سکوت اسطرح توڑی اور کہا
راجہ ٹوڈرمل۔ صاحبو سچ یہ ہے کہ ملا
صاحب کی فاضلانہ تقریر و عالمانہ بحث نہیں نہیں
منصفانہ و عادلانہ تقریر نے بالکل دودھ
کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ مجھے تو اب کچھ بھی
تفاوت نہیں ہوتا جو ملا کی اس مدلل روایت
کا تقریر میں تاثر نہ ہوا بیشک ایسا ہی ہونا
چاہیئے کہ پہلے پوری پوری تحقیق و تفتیش
ہولے پھر اپنی رائے قائم کی جائے ورنہ یہ بالکل
بے انصافی کہلائیگی۔
بیربر۔ اجی تو میری بھی یہی رائے ہے ورنہ یہ
بہت بڑی ہی غلطی اکبری کی تمام نیکیوں کو خاک
میں ملا دیگی۔ مولانا ابوالفضل ذرا آپ بھی فرمائیں
کہ آیا ملا کا بیان کیسا مدلل و مستند ہے
فیضی۔ اپنے نازک و تنگ خاندانی اعتقادات
کی عامیانہ تحقیقات مناسب نہیں کیونکہ
طرفین معززین سے ہیں۔ لوگ تکلیف سے
اڑانیکا موقع اور انگشت نمائی کا مشغلہ
ملجائیگا میرے نزدیک خاموشی اور زاری
سے کام لیکر ملکہ کی رائے قائم رہنی چاہیئے
حکیم ابوالفتح۔ بدون کامل تحقیقات
کے کبھی رائے قائم نہ ہونی چاہیئے۔
حکیم ہمام۔ مجھے ملکہ کی رائے سے بالکل
اتفاق ہے۔
خانخاناں۔ فیضی کی بالکل بے اندیشی بیجی
ہے۔ مجھے دل و جان سے ملا کی رائے
کا اعتراف ہو کیونکہ ملا سرد و گرم
چشیدہ ہے۔ اور فیضی طفل نا فہمیدہ ہے
ابوالفضل۔ میں نہیں سمجھتا کہ ملا صاحب
کا کیا منشا ہے۔ کیا ملا صاحب یہ
چاہتے ہیں (بقول انہیں کے) معین الملک
معزز و مکرم صاحب کی لڑکی کا پردہ بھری
محفل میں فاش کیا جائے کیا وہ اسکو
پسند فرماتے ہیں۔ کہ نا مبرو لڑکی کی ناگفتہ
بہ کارروائیاں تمام شہر میں مشتہر کی جائیں
کیا وہ خوش ہونگے کہ ایک حد تمیزہ
نا کتخدا لڑکی مطعون روزگار بنائی جائے
کیا حضرات وہ گوارا کریں گے کہ ایک ذی رتبہ و شریف
خاندان کے لئے مردود کی راہ چلیں اس
ننگ خاندان لڑکی کی ناشائستہ حرکات
کی تشہیر سے بھی نہیں کیا اپنی اپنی صفائی سمجھتے
ہیں۔ کہ شہزادہ سلیم کو مجرم ٹھہرا کر تمہاری بھی خفا ندامت

کو صدمہ پہنچایا جائے اور دوسرا کسی کو قیامت تک مورد طعن کیا جائے کیا وہ اسمیں راضی ہیں کہ شہزادہ عالم کو اس نامرغوب کردار بد اسلوب رفتار کا مرتکب تصور کر کے بدف سہام ملام کیا جائے۔ میرے خیال میں فہمیدہ ارکین سلطنت و سنجیدہ مجاہدین مملکت میں سے کوئی بھی اس سلطنت کے عدل و انصاف کے نہ ہونیکا شاکی نہ ہوگا البتہ کج فہموں کی کیفیت شاید ملا صاحب کو معلوم ہو مجھے ان کے خیالات سے بحث نہیں بھلا فاضلان سلطنت کیوں بدظن ہونے لگے کیا وہ ملا صاحب کی طرح حرکات شروع کر کے حامی یا طرفدار ہیں خدا کرے کہ بھلا مانس خاندان میں اسکے بعد ایسی ناشائستہ واردات وقوع میں آئے میں تو خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر اتفاقاً کسی شریف خاندان میں کوئی ایسا ننگ خاندان واقعہ کسی بدچلن خاتون سے سرزد ہو جائے تو یقیناً اس خاندان کے ہر ہر دا اس بدچلن خاتون کے پیاسے ہو جاوینگے۔ پھر ملا صاحب ہی فرمائیں کہ مجاہدین و ارکین کیونکر اس سلطنت و حکومت سے بدظن یا بدگمان ہو سکتے ہیں ہاں اگر کوئی صاحب ملا صاحب کے ہمخیال ہوں اور اپنے خاندان میں کیسی بے حیائی ویسے شری سمجھتے ہوں۔ تو وہ البتہ بدظن و بدگمان ہو سکتے ہیں ورنہ اور تو کوئی نظر نہیں آتا یہ صرف ملا صاحب کی لسانی ہو سکتی ہے۔ میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ جسقدر زرد بیدار و مقدمہ کی بیان کیگئی اسقدر تجویز سزا کیلئے کافی ہے۔ زیادہ وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں۔

ملا۔ واہ مولانا ابوالفضل آپ تو اپنے زعم بلاغت و جوش فصاحت میں بہت کچھ فرما گئے اور بیچے سلطنت کا بدخواہ ثابت کرنے میں بہت ہی زور دے چکے مگر ہم میں کہتا ہوں اور قیامت تک کہتا رہوں گا کہ یہی سلطنت و حکومت قیامت تک نیکی کے ساتھ یاد کی جاویگی جو انصاف قوانین انصاف کی پابند اور پیرو رہیگی۔ آپ نے اس نازک و اہم معاملے میں کرنے قوانین بنتے ہیں دیکھتا ہوں نہ آئین اکبری ہی برتا گیا نہ آئین محمدی سے کام لیا گیا ہاں اندھا دھند اور ہتک ایک بیگناہ کے قتل کا فتوا دیدیا گیا۔ شریعت شرافت کو اور ضابطہ نجابت کو نہیں دیکھتی ہیں بلکہ شاہ و گدا۔ امیر فقیر جوان و پیر سب کیلئے ایک ہوتا ہے اور عدل و انصاف کا جاری رہتا ہے اگر آپ شریعت قانون قدرت یا ضابطہ سلطنت کی پابندی فرض مقدم سمجھیں تو آپ نے جس طرح

باتونکا جبری محفل میں بیان کرنا یا زرشتی میں لانا گو وہ بہ سبب رسم زمان معیوب معیوب ہی سمجھی جاتی ہوں) مذموم و ذلیل خیال فرمایا ہے۔ وہ باتیں آپکو تجویز بتاتی ہونگی ہاں اگر شریعت وغیرہ کو طاق پر دہریں اور اندھیر نگری کا اندھیر رہنا چاہیں تو شوق سے رہیں اور اکبری سلطنت کی تمام نیکنامیوں کو رخصت کریں کہ اسمیں بیچارہ کی شہ بد خدا ہی (نعوذ باللہ) جارہے

اتنے تمام جلسہ ساکت و صامت ستار رہب ملا صاحب اپنی تقریر ختم کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور شاہ ذیجاہ نے دیکھا کہ جلسے کا رنگ اچھا نہیں ہے۔ اختلاف کی گرم بازاری ہے تو فرمایا کہ اچھا ہم سب صاحب اپنی اپنی رائے ظاہر فرمائیں کیونکہ اب لوگ مولانا صاحب کی پر زور تقریریں سن چکے سب نے شاہ ذیجاہ کی اس رائے کو پسند کیا اور اپنی رائے اسیطرح ظاہر کی

راجہ ٹوڈرمل - مجھے ملا کی رائے سے بالکل اتفاق ہے کیونکہ مقدمہ تحقیق و تفتیش ہو کر انصاف ہو کر انصاف ہونا چاہیے ورنہ نیک دور اکبری پر خون ناحق ویسے انصافی کا دھبہ ہمیشہ باقی رہ جائیگا جسکے ساتھ ہم ارکین سلطنت کی نالائقی بھی ہمیشہ یادگار رہیگی مولانا کی تقریر بالکل معقول و خلاف اصول سلطنت ہے

بیربر - میں بالکل راجہ صاحب کا ہمزبان ہوں۔

فیضی - میرے یقین میں کوئی بے انصافی نہیں۔ کیونکہ ایسی بے حیائی کی سزا ہی گردن زدنی ہے۔

حکیم ابوالفتح - میں راجہ صاحب سے متفق ہوں۔

حکیم ہمام - میں اپنے بھائی حکیم ابوالفتح صاحب کا ہم زبان ہوں۔

خان خاناں - مجھے اپنے حکما سے اتفاق ہے۔

اب شاہ ذیجاہ بہت ہی گھبرائے اور مشوش ہوئے کیونکہ ابوالفضل کی ملی بھگت تھی - اور وہ یہ نہ چاہتے تھے - کہ یہ مقدمہ تمام مقدموں کی طرح بیباک اجلاس میں پیش ہوا اور بیباکانہ طور پر پیشیاں ہوں ہو۔ بلکہ وہ چاہتے تھے کہ چپکے چپکے انارکلی کا فیصلہ ہو جائے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ مگر جلسے نے ایک ایسا رنگ پیدا کر دیا جسکی مطلق امید نہ تھی۔ آخر بہت ہی غور و خوض کی۔ شاہ ذیجاہ کو جبھی ایک بات ایسی نایاب و لاجواب سوجھی کہ جس سے شاہ اور شاہ کا دور سلطنت بالکل متہم نہیں ہو سکتا ہے۔ اور فیصلہ بھی مناسب ہوا جاتا ہے۔

اب شاہ ذیجاہ نے بہت خوش و بشاش ہوکر خفدار حبیب سے فرمایا کہ مجھے ایک بات سوجھی ہے۔ اگر آپ اصحاب اس پر متفق ہوں تو میرے نزدیک سب سے اچھی رائے ہے کہ اسمیں عدول انصاف بھی کوئی الزام بھی نہیں آتا اور مولوی ملا بھی کیونکر شک نہیں ہوتی وہ یہ کہ چٹھی ڈالی جائے اور چٹھی کے مطابق عمل کیا جائے جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک دوری چٹھیوں میں ایک چٹھیاں ڈالی جائیں زندہ درگور قتل سولی جلیں خدا چاہے جسکی میعاد ... سال بعلاوطنی - رہائی - پھانسی ان میں سے جو پہلے نکلے وہی نتیجہ سمجھا جائے یہ رائے بالاتفاق خفدار حبیب سے منظور کی گئی اور اسکی پابندی کی گئی -

لیکن ہائے!! جس نے اس اسیر غم انارکلی کی قسمت و زندگی کا فیصلہ کیا وہ قسمت زندہ درگور رہی کی چٹھی تھی -

اب کوئی شاہ ذیجاہ کو اس سے خون ناحق کا ملزم کیونکر ٹھہرا سکتا ہے - یہ فیصلہ لوگوں یا ہمارے تم کشیدہ و ناکردہ گناہ حور وش کا تقدیری یا خدائی فیصلہ تھا۔ اب ہمیں اسکو کیا غدر و چارہ تھا آخر سب صاحبوں سے اس ... سے اتفاق کیا اور ... حکم ... اسکے عمل ... کیلئے تعمیر کی گئی -

الف صبح ہوتے ہی شاہ نصرت پناہ کے حکم سے پردہ نشین و نازنین انارکلی ہائے ہائے!! وہ انارکلی جس نے کبھی شہزادہ عالم کی دلربا صورت یا شاہ ظفر پناہ کی پرغضب شکل کے سوا کسی غیر کفو کا منہ تک کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک صبح عام ہجوم ازدحام میں پا زنجیر کالی گئی تھی - اور ایک فقرہ جملہ پر حکم ہوتے ہی گرد آگرد نئیں چن دی گئیں - ہائے ہائے!! بدنصیب و بدبخت انارکلی کس بےکسی و بےبسی سے حسرت حرم الفت دکھائے محبت کی تقدیر میں ہمیشہ کیلئے زندہ درگور کردی گئی -

ہائے ہائے! جس کے مزار پر دن رات
آرزوئیں رو رہیں بیٹھیں حسرتیں
یہ سوں اسی مرحوم عشق کا ماتم رہا -

ستروان باب

انارکلی کی تربت

... ... یا اندر ... آیا عالم ... ...

دوپہر ڈھل چکی ہے خوشگوار ہوا چل رہی ہے آج تب
کی شدت ہے ... کی گھڑیاں شہزادے میں
چھپے ... مشغول تھے پھر زمین پر اتر کر
اپنے ... کے صندوں میں چھپنے ... سامنے
آفتاب ... پیلا ... آسکے روانہ ہوا ... بہار
... شہزادہ بھی قیلولہ سے فارغ ہو کر
ظہر کی نماز میں مصروف ہوا۔ مگر اسوقت
... بیچین و مضطر نظر آرہا ہے۔ کہ دیکھا
نہیں جاتا۔ مصلے سے اٹھتے ہی درد
دوری و صدمہ ہجر رہی سے بیتاب ہو کر
خواجہ محمود کے بلانے کیلئے آدمی بھیجا۔
اور آپ ایک آرام کرسی پر دالان میں
بیٹھ گیا۔ اور یہ سوچنے لگا کہ خدا ہی خیر کرے
آج تو صبح ہی سے کچھ ایسی الجھن پہنچی ہے کہ
بیتابیاں نہیں پہلو میں درد ہے لبوں پر آہ
سرد ہے جان بیقرار ہے۔ روح کو اضطراب و قلق
گھبرا رہا ہے کلیجہ منہ کو آرہا ہے۔ بائیں آنکھ
بےطرح پھڑک رہی ہے۔ نہیں معلوم
یہ معاملہ کیا ہے۔ یہ اچھے نہیں خیالات
میں غلطاں و پیچاں تھا کہ خواجہ محمود بھی
آگئے اور ان سے یہ باتیں ہونے لگیں۔
شہزادہ۔ صاحب آج ... نہیں
آتی ... باتیں ... صبح ہی
... [illegible]
... [illegible]

خدا ہی خیر کرے کہ یہ شگون اچھے نہیں ...
دریافت حال کیلئے کوئی آدمی بھی روانہ کیا ...
خواجہ محمود بیشک اسوقت آپ کی حالت
بہت ہی غیر ہو رہی ہے خدا خیر کرے آدمی
تو بھیجے اسی روز روانہ کیا ہے پہنچا لیا ...
فرمائیں واپس آجائے یہ بات ابھی پوری نہ ہو
پائی تھی۔ کہ ... ایک
قاصد آتا نظر آیا۔ مرزا نے کہا ...
قاصد واپس آگیا۔
ائے یہ قاصد نہ تھا شہزادہ کا ملک الموت
تھا۔ یہ بریدہ تھا۔ شہزادہ کی جان ...
یہ پیامی نہ تھا شہزادہ کا پیام موت تھا۔
یہ مخبر نہ تھا شہزادہ کا جان لیوا ... تھا
اس نے آتے ہی سلام کیا اور ایک خط خواجہ
محمود کے ہاتھ میں دیا محمود نے ...
اف اف!! یہ خط تھا کہ شہزادہ کا ...
تھا۔ جو شہزادہ کے کسی دوست نے ...
لاہور سے بھیجا تھا اور ... میں ...
لکھی تھی۔ شہزادہ عالم و عالمیان ...
ایسی منحوس خبر کے آپکو سنانے کیلئے ...
قسمت میں لکھا تھا کیا اچھا ہوتا ... اس
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

نہیں معلوم کہ قیامت خیز و محشر انگیز واقعہ
والیکے دل و جگر کے ساتھ کیا سلوک کرے گا
اُف! آج لاہور میں قیامت ٹوٹ پڑی ہے
دیکھئے غمگین جسے دیکھئے اندوہگین نظر آرہے
ہیں کیوں؟ اسلئے کہ شاہزادہ آپکی روح رواں
آپکی جان آپکی دلدار آپکی غمخوار کو
جس کی زبان پر مرتے دم تک آپکے اشتیاق
میں شعر جاری تھے

اس پامالی دہر غریبی سے
رہ گئیں جو مرا ہر دم آہ کی

آج [illegible] زندہ درگور کر دیا اور اسے جیتے
جی [illegible] میں چنوا دیا ہے
اسے کون سا دل ہے جو اس حیرت
انگیز و قیامت خیز سے خوفناک نہ ہوا
ہائے! ہائے!! آگے لکھنے کی تاب نہیں
کلیجہ شق ہے عبرت ہمارا بھی نہیں تمام
عالم اور شاہنشاہ لاہور کا ہر تک شق ہے والسلام
راقم نیاز کیش دلفگار

اس خط کا پڑھنا تھا کہ شہزادہ سلیم بسمل
کی طرح جھٹپٹا کر زمین پر لوٹنے لگا اور صدمہ
رنج و الم سے بیہوش ہو گیا مرنا نصیب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہہ کر اسے سمجھاتا تا کہ مرزا کی وضعداری کا بھی کچھ پاس ہو
پس اسکا رنج و الم سے یہی حال
رہا۔ زندگی میں اسکا غم دوبالا رہا۔ آخر جب
انقضائے زمانے نے آہستہ آہستہ
کچھ دلکو ٹھیرایا اور تاج شاہی بھی اسکے
ہاتھ آیا تو حکم دیا مرحومہ صاحبہ بر دستاک
شاہ سلیم اس مقام پر جہاں [illegible]
انارکلی زندہ درگور کی گئی تھی [illegible]
ہی اسکا غم بہت زیادہ ہو گیا۔ روتا تھا چیختا
چلاتا تھا۔ اور بار بار یہ فقرہ زبان الا
کہتا تھا کہ

تا این جا انارکلی زندہ مدفون شد
اے این جا انارکلی زندہ مدفون شد

اتفاق دیکھئے کہ یہی فقرہ انارکلی کی موت
کا تاریخ نکلا جس سے سنہ [illegible] نکلتا ہو
آخر جب [illegible] سے [illegible]
نہایت عجیب خوشنما مقبرہ بنایا
مسٹر [illegible] صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ اس عمارت کے نقش و نگار [illegible]
تمام عمارتوں سے دلچسپ [illegible]
ہیں۔ اسکے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

است تتار کو تعمیر کردگان خوشنویس را
لیکن یار بختم روے یار خوش [illegible]
ست شمال کی طرف پارٹی تھا لے کے
سامنے کی تحت میں کتبہ ہے
بہ اولسیم اکبر
عمارت میں بینچ پر لشت لگی ہا جو
ہے تاریخ آثار نکلی جسکا نام مشہور
یہ عمارت خانہ خدا [illegible] کی مصداق
پھر گرجا شمال میں آتھ لگی کو انگا
ہوت کل کر بہی عمارت سے ایک دیا ہیں
الی بعد [illegible] تھا [illegible]
[illegible]
مذکور بطرف [illegible]
ہی ١٥٩٩ [illegible] ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبرہ کا
تعمیر ہے کیونکہ شہنشاہ اکبری سے
[illegible] وفات پائی تھی اس صاحب مقبرہ
کی وفات کے دس برس بعد تعمیر ہوا۔
عمارت کی شکل مدور ہے۔ اور
ایک [illegible] گنبد [illegible]
[illegible] جسکی [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب مقبرہ [illegible]

اور عمارت کے نقاشی کی ایک نفیس
تعمیر [illegible] کے زمانے میں اس مقبرہ
کے سامنے کی وضع پر نقشا باغ تھے اور کئی
عالیشان عمارتیں اس سے ملحق تھیں مگر
گردوں نے انکا اتنا نشان باقی [illegible] رونق
تھی اس مقبرہ کے ایک [illegible] کو اپنا [illegible] سمجھ
کر اس کے قریب رہتا تھا مگر اب وہ بھی
اپنا [illegible] کر علیحدہ ہو گیا [illegible]
کے زمانے میں صاحب [illegible]
کا [illegible] رہتا تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہاں [illegible] کی [illegible] چھاونی بھی تھی
اس وقت [illegible] قبرستان ہمارے
تعمیر [illegible] اور اس مقبرہ
کی وضع قطع بھی غالباً کسقدر تبدیل
کر دی گئی ہے۔
اس مقبرہ ہی کی وجہ سے [illegible] دروازہ
[illegible] کا نام [illegible] لکھا گیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسمیں اکثر مکانات نئے اور عمدہ
اور بڑے شان و شوکت سے بنے ہوئے
ہیں جنمیں بڑے بڑے تاجروں کی
دکانیں اور کارخانے ہیں اور انگریزی
ایجادوں اور سامانوں کا گنج ہے۔ اس

عالیشان مقبرے جنکے گنبد بڑے نیلے
پر سرکاری کچہریاں اور عدالتیں اور بڑے
بڑے انگریزی جنرل مرچنٹوں کی کوٹھیاں
لائبریری اور سول لائن کالج اسکول اور
عجائب خانہ اور بیرسٹر وغیرہ ہیں

تمام شد

قطعات تاریخ طبع ناول

نتیجہ طبع جناب ڈاکٹر ابوالحسن محمد عبد الغفور صاحب مبطر شاگرد حضرت احسان

چشم بد دور فوق پر فن کی
ہوگئی کمل کے عطر بار کلی
فوق کے گلشن سخن میں یوں
جو لکھا ہو وہ خوشگوار کلی

لائی تاریخ طبع ہزار ہی
فوق کا غنچہ بلا محنت ہے
جیلو سے تا حشر باہر بار کلی
گلشن اردو کا ماجد لکھا

واہ خوب رسالہ کی گلکشت
یا نشاط کی جب بہار کی
ہو جو نقد وہ ہوا کل یخ
یا کمال ہی ہیں شمار

1310 ... 1897

گلکو تاریخ طبع اسکی مبطر — مخزن لطف سے آنا کلی

CALL No. { ۸۹۱۰۴۳۹ / ف ۲۶۱
ACC. No. ۵۶۲۰۱
AUTHOR شوق، محمد الدین
TITLE انار کلی۔

URDU STACK
MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.